من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین

بعون اللہ الملک الوہاب کتاب مستطاب مطبوع طبائع اولی الالباب مسمی بہ

کشف الظلمة

فی ترجمہ

نور اللمعات

از تالیفات واقف حقائق معقول کاشف دقائق منقول مظہر فیوض ازلی حافظ مولوی محمد علی مرادآبادی

در مطبع مطلع العلوم مرادآباد باہتمام منشی محمد علی طبع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل یوم الجمعۃ عیداً للمومنین و
والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین وخاتم النبیین
الطیبین الطاہرین اما بعد اضعف عباد اللہ الاحد محمد
المراد آبادی کان اللہ لہم فی الآخرۃ والاولے عرض کرتا ہے کہ ورپیولا لعیض
کی کہ رسالہ نور اللمعہ فی خصایص الجمعہ مولفہ امام حافظ جلال الدین
ابی بکر السیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ اُردو زبان میں کیا جاوے تو اُردو خوانوں کو بھی اوس سے
فائدہ ہو ہرچند عاجز کو نہ اس کام کی لیاقت نہ اس اہتمام کی طاقت تھی لیکن جب اونکا اصرار حد سے
گذرا اور راقم نے بھی اوس میں نفع عام دیکھا تو ماہ شعبان سنہ بارہ سو ستانوے ہجریہ مقدسہ میں یہ ترجمہ
تمام کیا اور واقعی جب تمام ہو کہ مقبول خاص وعام ہو تقبل اللہ ذلک منی ومنہ وجعلہ خالصاً لوجہہ الکریم
انہ مجیب رؤف رحیم وسمیتہ بکشف الظلمۃ فی ترجمہ نور اللمعہ امید ناظرین با تمکین سے
یہ ہے کہ مترجم کی بے بضاعتی اور کم استعدادی پر لحاظ فرما کر سہو وخطا کو بذیل عفو وعطا چھپاویں
اور خداوند کریم رحیم سے یہ دعا ہے کہ اہل اسلام کو اس سے فائدہ عام بخشے اور توفیق عمل عطا فرماوے

آمین بحرمۃ نبیہ الامین ۔ تنبیہ واضح ہو کہ اس تمام رسالہ مین خصوصیات روز جمعہ مذکور ہین اور
اونکے ضمن مین فرایض اور سنن اور مستحبات بھی مندرج ہین لیکن استخراج مسائل اور امتیاز
فرض سنت مستحب وغیرہ کا عوام کو بہت دشوار بلکہ بظن غالب مخل مطلب اور باعث فوات اصل
مدعا کا سمجھا علاوہ اسکے کہ شیخ مولف رحمۃ اللہ علیہ شافعی المذہب ہین تو اونہون نے مسائل فقہیہ
برمذہب شافعیہ ایراد کئے اور یہ ظاہر ہے کہ مختلف مقامات پر استخراج مسائل اور بیان اختلاف
حنفیہ اور شافعیہ وغیرہ خالی از دقت اور انتشار طبع نازک ناظرین نہین اور مقصود ترجمہ سے افہام عوام
ہے لہذا مناسب معلوم ہوا کہ مقدمۃ الکتاب مین شرائط اور ضروری مسائل جمعہ کے لکھی جاوین
اور اختلافات ائمہ کی تصریح کردیجاوے تاکہ ناظرین کو بصیرت حاصل ہو اور آیندہ فہم معانی مین دقت
اور کلفت نہ پڑے اور چونکہ اکثر عوام اور بعض خواص بھی بزعم خود بعض شرائط جمعہ کی اس زمانہ مین
مفقود سمجھکر ادا جمعہ مین تہاون اور تکاسل کرتے ہین بلکہ خود جمعہ کے وجوب ہی کے قائل نہین تو
وجوب اور تحقیق جمیع شرائط جمعہ کا کتب فقہ سے ثابت کیا گیا اور اس خصوص مین رسالہ تذکرۃ الجمعہ سے
بہت مدد ملی اور آخر کتاب مین خاتمہ قایم کیا گیا اوسمین باب آداب الجمعہ رسالہ بدایۃ الہدایۃ امام
حجۃ الاسلام ابی حامد بن محمد الغزالی رحمۃ اللہ علیہ سے جو بعض خصوصیات جمعہ پر بھی مشتمل ہے مع
ترجمہ کے لکھا گیا رجاء من اللہ ان ینفعہم و یجعلہم ینتفعون بہا والساعین الیہا بنیل جہدہم وہو
الموفق والمعین وبالاجابۃ جدیر وقمین اللہم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا
اجتنابہ **مقدمۃ الکتاب** اور یہ مقدمہ مشتمل ہے چھ فصلون پر **فصل اول**
وجہ تسمیہ جمعہ کے بیان مین **فصل دوم** فرضیت جمعہ کے بیان مین **فصل سوم**
نماز جمعہ کے بیان مین **فصل چہارم** شرائط جمعہ کے بیان مین **فصل پنجم**
سنت قبل اور بعد جمعہ کے بیان مین **فصل ششم** چار رکعت نماز بعد جمعہ بہ نیت
ظہر ادا کرنے کے بیان مین

فصل اول وجہ تسمیہ جمعہ کے بیان مین ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات سے وجہ تسمیہ

جمعہ کی دریافت کی گئی جواب دیا۔ لان فیہا طبعت طینۃ ابیک آدم وفیہا الصعقۃ والبعثۃ وفیہا
البطشۃ وفی آخر ثلث ساعات منہا ساعۃ من دعا اللہ فیہا استجیب لہ۔ یعنی اس سبب سے کہ
جمعہ کے دن خمیر کی گئی اور جمع کی گئی مٹی تیرے باپ آدم کی اور اوس میں نفخہ موت کا ہے یعنی
پہلا نفخہ جس سے سب اہل دنیا مر جاوینگے اور نفخہ زندہ ہونے کا جس سے سب جی اوٹھینگے
اور اس میں ہوگا سخت پکڑنا یعنی دار وگیر قیامت کی اور تین ساعت آخر میں اسدن کے ایک ساعت
ہے جو کوئی اوس میں کچھ دعا کرتا ہے اللہ سے قبول ہوتی ہے۔ کہا طیبی نے حاصل جواب کا یہہ ہے
کہ جمعہ اسواسطے نام ہوا کہ اس میں ایسے بڑے بڑے امور جمع ہیں اور مخفی نہے کہ معنی جمعیت کی اکثر
امرمین ان امورمین سے موجود ہین قطع نظر ہیئت مجموعی سے اور بعضوں نے کہا کہ بسبب کثرت خصائل خیر کے
جو اس دن میں اللہ صاحب نے جمع کی ہین اور ابن سیرین سے روایت ہو کہ اہل مدینہ نے اسکا نام
جمعہ رکہا اور جمع ہوئی قبل قدوم میمنت لزوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور قبل نازل ہونے
سورہ جمعہ کے اور شرح سفر السعادت میں ہے کہ بعض کے نزدیک جمعہ اسواسطے نام ہوا کہ اجتماع
آفرینش عالم اور تمام ہونا اوسکا اسیدن ہوا پیدایش عالم کی روز یکشنبہ کو شروع اور جمعہ کے دن
تمام ہوئی۔ اور ایسا ہی ذکر کیا ہے ابو حذیفہ نے ابن عباس سے۔ اور بعض کہتے ہین اس سبب سے
کہ پیدایش آدم علیہ السلام کی جمعہ کے دن جمع اور تمام ہوئی روایت کیا یہ قول احمد اور ابن خزیمہ نے حدیث
سلمان سے اور ابن ابی حاتم اور احمد نے ابوہریرہ سے اور یہ قول صحیح ترین اقوال کا ہے۔ اور
حدیث ابوہریرہ جو اوپر مذکور ہوئی کہ تسمیہ بسبب جمع ہونے بڑے بڑے امور کے ہے جنمین سے
ایک پیدایش آدم کی ہے انسب ہے۔ اور بعض نے کہا اسواسطے کہ کعب بن لوی جمع کرتا تھا اسدن
اپنی قوم کو اور اونکو نصیحت کرتا تھا اور تعظیم حرم کا حکم اور نبی آخر الزمان کی خبر دیتا تھا۔ اور ابن حزم
نے کہا التسمیہ بسبب جمع ہونے لوگونکے ہے اوس مین نماز کے واسطے اور یہ نام اسلامی ہے
جاہلیت میں اسکا عروبہ نام تھا۔

فصل دوم فرضیت جمعہ کے بیان مین

شرح سفر السعادت
مین ہے کہ تعیین روز جمعہ کے اس امت کی اجتہاد سے ہوئی اور شاہد اسکا حدیث عبد الرزاق ہے

کہ باسناد صحیح ابن سیرین سے روایت کی۔ اور شیخ ابن حجر نے شرح صحیح بخاری مین لکہا ہے کہ
جمعہ کیا انصار نے مدینہ مین قبل تشریف آوری جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی اور قبل
نزول قرآن شریف کے درباب جمعہ کے اور کہا انصار نے جیسا کہ یہود کے واسطے ایکدن ہے جسمین
جمع ہوتے ہین ہر ہفتہ مین اور نصاری کو بھی ایسا ہی اک دن ہی تو ہم بھی مقرر کرتے ہین اک دن جسمین
جمع ہون اور خدا کا ذکر کرین اور نماز پڑہین اور وظیفہ شکر اور عبادت کا بجالاوین پس یوم عروبہ کو جو نام
قدیم روز جمعہ کا ہے اوسواسطے متعین کیا اور اسعد بن زرارہ کے پاس آئے جو رؤسا انصار سے تھے
اور قبل قدوم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مدینہ مین مشرف باسلام ہوئے تھے اور اسعد
بن زرارہ نے اونکے ساتھ نماز جمعہ پڑھی اور اجتماع کیا بعد اسکے قرآن نازل ہوا کہ اذا نودی للصلوۃ
من یوم الجمعۃ الایۃ تو یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ صحابہ نے روز جمعہ کو اپنے اجتہاد سے متعین
اور اختیار کیا انتہی۔ اور اکثر اسپر ہین کہ فرضیت جمعہ کے مدینہ طیبہ مین اول قدوم برکت لزوم آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم مین ہوئی اور آپ نے تین روز قبا مین قیام فرماکے جمعہ کے دن قصد داخل
ہونے مدینہ مطہرہ کا کیا اور راہ مین نماز جمعہ ادا کی شیخ ابن حجر نے کہا کہ دور نہین کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے جمعہ کو مکہ معظمہ مین وحی سے جانا ہو لیکن اوسکے قایم کرنے اور لوگونکے جمع ہونے پر
جمعہ کے لیے مکہ مین قادر نہوئے۔ چنانچہ نزدیک دارقطنی کے ایک حدیث اس باب مین بھی ابن عباس سے
آئی ہے اور صحابہ نے اہل مدینہ مین سے اوسکو نہ سنا اور نہ پایا اور اوسکو اپنے اجتہاد سے پیدا کیا اور
اجتماع کیا اور ذکر اور عبادت اور نماز کی انتہی ملخصاً

فصل سوم نماز جمعہ کے بیان مین۔

نماز جمعہ فرض عین ہے مستقل ظہر سے زیادہ موکد اور اوسکا بدل نہین اور منکر اوسکا کافر اور فرضیت
اوسکی نص قطعی سے ثابت ہے یا ایہا الذین امنوا اذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ
الایۃ۔ یعنے اے ایمان والو جب ندا کیجاوے واسطے نماز کے جمعہ کے دن تو دوڑو طرف ذکر خدا
اور مراد ذکر سے نماز جمعہ ہے یا خطبہ اور بعض مفسرین کے نزدیک خطبہ اور نماز دونو مراد ہین اور حدیث سے
بھی فرضیت ثابت ہے عن جابر بن عبد اللہ رض قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فقال یا ایہا الناس توبوا الی اللہ قبل ان تموتوا الی ان قال واعلموا ان اللہ قد افترض علیکم
الجمعۃ مکتوبۃ فی مقامی ہذا فی یومی ہذا فی شہری ہذا فی عامی ہذا الی یوم القیامۃ من وجد الیہ سبیلا
فمن ترکہا فی حیوتی او بعدی من جحود بہا او استخفافا بہا ولہ امام جائر او عادل فلا جمع اللہ شملہ ولا
بارک لہ فی امرہ الا ولا صلوۃ لہ الا ولا صوم لہ الا ولا زکوۃ لہ الا ولا حج لہ الا ولا بر لہ حتی یتوب فمن تاب
تاب اللہ علیہ۔ الحدیث رواہ ابن ماجہ۔ یعنی فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اے لوگو توبہ کرو
گناہوں سے اور رجوع کرو ساتھ طاعت خدا کے پہلے مرنے سے اور جان رکھو کہ خداوند تعالے نے
فرض کی ہے نماز جمعہ ایسا فرض کہ لکھا ہوا ہے کتاب مجید میں اور سب مسلمانوں پر لازم اور موکد کیا گیا ہے
اس مقام میں میرے اس دن میں میرے اس مہینہ میں میرے اس سال میں میرے قیامت کے دن
تک اوسپر جو راہ پاوے اوسکی طرف اور پہونچ سکے اوسکو اور واجب ہوا اوسپر سب شرائط کے جمع
ہونے سے پھر جو کوئی ترک کرے جمعہ کو میری زندگی میں یا بعد میرے اوسکے انکار کر کے یا اوسکو خفیف
اور سہل جانکر اور اوسکے واسطے بادشاہ ظالم یا عادل ہو تو جمع نکرے اللہ پریشانی اوسکی اور برکت
نہ دے اوسکے کام میں آگاہ ہو اور جان کہ تارک جمعہ کی نماز قبول نہیں اور نہ روزہ اوسکا اور نہ زکوۃ
اوسکی اور نہ حج اوسکا نہ کوئی نیکی اوسکی مقبول ہے تا آنکہ توبہ کرے سو جسنے رجوع کی توبہ رجوع کرے گا
اللہ اوسپر رحمت اور عفو کے ساتھ۔۔ اس حدیث سے بھی ثابت ہوا کہ جمعہ قیامت تک فرض
رہے گا اور حاکم ظالم ہو یا عادل ہر تقدیر ادا کیا جاوے۔ فصل چہارم شرائط جمعہ کے
بیان میں۔ نماز جمعہ کی ادا کی چھ شرطیں ہیں پہلی شرط مصر جامع یا اوسکا [illegible] یعنی شہر
یا شہر کا کنارہ ہدایہ میں ہے لاتصح الجمعۃ الا فی مصر جامع او فی مصلی المصر ولا تجوز فی القری
لقولہ علیہ السلام لا جمعۃ ولا تشریق ولا اضحی الا فی مصر جامع والمصر الجامع کل موضع لہ امیر وقاض
ینفذ الاحکام ویقیم الحدود وہذا عند ابی یوسف رحمہ وعنہ انہم اذا اجتمعوا فی اکبر مساجدہم لم یسعہم
والاول اختیار الکرخی والثانی اختیار الثلجی یعنی جمعہ صحیح نہیں مگر شہر جامع میں اور دیہات میں
جائز نہیں ہے بدلیل قول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کہ جمعہ اور تشریق اور اضحی نہیں مگر مصر

جامع ہین اور مصر جامع وہ جگہ ہے جہان کوئی حاکم حکم جاری کرتا ہو اور قاضی ہو کہ حدود شرعی
کو رایج رکھتا ہو اور یہ نزدیک امام ابو یوسف کی ہے اور ایک روایت اونسے یہ ہے کہ مصر جامع
وہ ہے جسکے بڑی سے بڑی مسجد مین شہر کے رہنے والے جو نماز جمعہ کے مکلف ہون نہ سما سکین
اور تفسیر اول کو کرخی نے اختیار کیا اور وہ ظاہر مذہب ہے او تفسیر ثانی کو ثلجی نے اختیار کیا اور
ارکان اربعہ مین ہے اختلفت الروایات فی مذہبنا ففی ظاہر الروایۃ ہو بلدۃ بہا امام و قاض یصلح
لاقامۃ الحدود و فی فتح القدیر بلدۃ فیہا سکک و اسواق و وال ینتصف المظلوم من الظالم و عالم
یرجع الیہ فی الحوادث و ہذا اخص و حملوا قول امیر المومنین علی رضہ لا جمعۃ و لا تشریق الا فی مصر جامع
علی احد ہذین الروایتین فان المصر الجامع لا یکون الا ہذا شانہ و علی التفسیر الاول المصر الذی الیہ
کافر لا تجب فیہ الجمعۃ و علی التفسیر الثانی لا تجب فی المصر الذی والیہ ظالم لا ینتصف المظلوم من الظالم
و یرد ہذین الروایتین ان الصحابۃ و التابعین لم یترکوا الجمعۃ فی زمان یزید الشقی مع انہ لا شبہۃ فی انہ کان
من اشد الناس ظلما بالاجماع لانہ ہتک حرمۃ اہل البیت رضی ... علیہ و لم یحر علیہ وقت الامکان حبو
بصدد الظلم من اباحۃ و مار الصحابۃ الاخیار و اما انتصاف المظلوم من الظالم فبعید منہ کل البعد و فی روایۃ
الامام ابی یوسف المصر موضع یبلغ المقیمون فیہ حدا لا یسع اکبر مساجدہم ایاہم فی الہدایۃ ہو اختیار الثلجی
و بہ افتی کثیر من المشایخ لما راوا فساد اہل الزمان و الولاۃ فان شرطا اقامۃ الحدود و انتصاف المظلوم
من الظالم ینفی وجوب الجمعۃ مع انہ من شعایر الاسلام و نحن نقول قد وقع التہاون فی اقامۃ الحدود و
انتصاف المظلوم من الظالم فی امارۃ بنی امیۃ بعد وفات معاویۃ الا فی زمان عمر بن عبد العزیز قدس سرہ
و فی امارۃ بعض العباسیۃ و لم یترک الجمعۃ احد من الصحابۃ و التابعین و من تبعہم فعلم انہما لیسا بشرطین
فان قابل الفتوے فی زماننا الروایۃ المختارۃ للثلجی ۔ یعنے روایتین مختلف ہین مذہب حنفی مین
سو ظاہر روایت مین مصر جامع وہ ہے جسمین امام اور قاضی ہو کہ صلاحیت رکھتا ہو حدود شرعی کی قایم
کرنے کی ۔ اور فتح القدیر مین ہے کہ مصر وہ ہے جسمین کوچہ اور بازار ہون اور حاکم ہو کہ انصاف پاوے
مظلوم ظالم سے اور عالم ہو جسکی طرف حوادث مین رجوع کیا جاوے اور انہون نے قول امیر المومنین

علی رہنم کو کہ جمعہ اور تشریق اور فطر و اضحی نہین مگر مصر جامع مین انہین دونون روایت مین سے ایک پر
حمل کیا ہے اسواسطے کہ مصر جامع وہی ہے جسکی یہ شان ہو اور بموجب تفسیر اول کے جس شہر کا حاکم
کافر ہو اور بموجب تفسیر ثانی کے جس شہر کا حاکم ظالم ہو کہ مظلوم کے دادرسی نہو اوس مین جمعہ واجب
نہوگا اور یہ دونون روایتین رد ہوتی ہین اسطرح کہ صحابہ اور تابعین نے زمانہ یزید شقی مین جمعہ ترک نکیا
حالانکہ وہ سب سے زیادہ ظلم کرنے مین سخت تہا بالاتفاق کیونکہ اوس نے ہتک حرمت اہل بیت
کی کی ۔ اور اسی فعل پر اصرار کرتا رہا اور کوئی وقت اوسپر ایسا نگذرا جسمین وہ درپے ظلم کے نہ تہا مباح
سمجہتے تہے خون صحابہ اخیار ستم ۔ رہا امر دادرسی مظلوم کا سو یہ تو اوس سے بہت ہی دور تہا ۔ اور
امام ابو یوسف کی روایت مین مصر وہ ہے جسکے رہنے والے اس حد تک پہونچین کہ بڑی مسجد مین
شہر کی نہ سماوین ۔ ہدایہ مین ہے کہ اسکو ثلجی نے اختیار کیا اور اسپر اکثر مشایخ نے فتوے دیا جبکہ
اونہون نے فساد اہل زمانہ اور حاکمون کا دیکہا اسواسطے کہ شرط اقامت حدود اور دادرسی مظلوم کے
جمعہ کے وجوب کو کہوتی ہے باوجودیکہ جمعہ شعائر اسلام سے ہے اور ہم کہتے ہین اقامت حدود اور
دادرسی مظلوم مین بیشک سستی واقع ہوئی امارت بنی امیہ مین بعد وفات امیر معاویہ کے اور نیز
امارت مین بعض عباسیہ کے لیکن صحابہ اور تابعین مین سے کسی نے جمعہ ترک نکیا تو اس سے معلوم ہوا کہ
اقامت حدود اور دادرسی مظلوم کی شرط نہین پس لایق فتوے ہمارے مذہب مین وہی روایت ہے
جسکو ثلجی نے اختیار کیا ۔ **مترجم** اس تقریر سے واضح ہوا کہ دوسری روایت امام ابو یوسف کی
کہ مصر جامع وہ ہے جسکی بڑی مسجد مین سب شہر کے لوگ نہ سماوین جسکو ثلجی نے اختیار کیا قوی اور
مرجح اور مطابق عمل سلف صالح صحابہ اور تابعین کے ہے اور یہ تفسیر ہر جگہ شہر اور قصبات پر صادق
آتی ہے اور اسیواسطے اکثر فقہا حنفیہ نے تفسیر اول امام ابو یوسف سے جو ضعیف اور خلاف عمل سلف
کے تہی اور جسکو کرخی نے اختیار کیا تہا رجوع کرکے تفسیر ثانی کو مفتی بہ قرار دیا ۔ اور درمختار مین ہے

ویشترط لصحتہا سبعۃ اشیاء الاول المصر وہو ما لا یسع اکبر مساجدہ اہلہ المکلفین بہا وعلیہ فتوے اکثر
الفقہاء مجتبی لظہور التوانی فی الاحکام ۔ یعنی اور شرط ہین صحت جمعہ کے واسطے سات چیزین پہلی شرط

مصر ہے اور مصر وہ ہے جسکی شہر کی مسجدوں میں مکلفین جمعہ کے نہ سماوین اور اسپر فتوے اکثر فقہا کا
بسبب ظہور سستی کے احکام میں اور بحر رائق میں ہے وعلیہ فتوے اکثر الفقہاء وقال ابو شجاع
ہذا احسن ما قیل فیہ وفی الولوالجیۃ وہو صحیح یعنی اسپر فتوے اکثر فقہا کا ہے اور کہا ابو شجاع نے
کہ یہ تفسیر مصر کی سب تفسیر وں سے بہتر ہے اور ولوالجیہ میں ہے کہ یہ صحیح ہے اور شرح وقایہ
میں ہے انما اختار ہذا دون التفسیر الاول لظہور التوانی فی الاحکام لاسیما فی اقامۃ الحدود
فی الامصار یعنی تفسیر ثانی کو اختیار کیا نہ اول کو بسبب ظہور سستی کے احکام میں خصوصا حدود
شرع کے قایم کرنے میں — اور صاحب رد المحتار نے شارح وقایہ کے اس قول پر کہ تفسیر
ثانی بسبب ظہور سستی کے اختیار کی گئی یہ اعتراض کیا ہے — وتزییف صدر الشریعۃ لہ عند اعتذارہ
عن صاحب الوقایۃ حیث اختار الحد المقدم بظہور التوانی فی الاحکام مزیف بان المراد القدرۃ علی
اقامتہا علی ما صرح بہ فی التحفۃ عن ابی حنیفۃ رح انہ بلدۃ کبیرۃ فیہا سکک واسواق ورساتیق وفیہا
وال یقدر علی انصاف المظلوم من الظالم بحشمتہ وعلمہ او علم غیرہ ویرجع الناس الیہ فیما یقع من الحوادث
وہذا ہو الاصح الا ان صاحب الہدایۃ ترک ذکر السکک والرساتیق لان الغالب ان الامیر والقاضی
الذی شانہ القدرۃ علی تنفیذ الاحکام واقامۃ الحدود لا یکون الا فی بلد کذلک قولہ یقدر الخ وفی التعبیر
بیقدر رد علی صدر الشریعۃ کما علمتہ وفی شرح الشیخ اسمعیل عن الدہلوی لیس المراد تنفیذ جمیع الاحکام
بالفعل اذ الجمعۃ اقیمت فی عہد اظلم الناس وہو الحجاج وانہ ما کان ینفذ جمیع الاحکام بل المراد
واللہ اعلم اقتدارہ علی ذلک — خلاصہ اسکا یہ ہے کہ مراد اقامت حدود شرعی سے یہ ہے کہ
قدرت رکہتا ہو اوسکے قایم کرنے پر اور انصاف مظلوم پر نہ یہہ کہ جملہ احکام شرع بالفعل نافذ کرے
چنانچہ حجاج کے عہد میں جو سب سے زیادہ ظالم تہا جمعہ قایم کیا گیا حالانکہ وہ سب شرع کے احکام
نافذ نکرتا تہا بلکہ مراد واللہ اعلم قادر ہونا ہے احکام کے نافذ کرنے اور حدود کے قایم کرنے پر اور
شرح سفر السعادت میں ہے وصحیح آنست کہ جمعہ صحیح است اگرچہ سلطان جابر باشد وتنفیذ جمیع احکام
بالفعل صورت نہ بندد — دوسری جگہ ہے یعنی بہر وجہ وبہر تقدیر جمعہ از دست نباید داد اینجا راہ

اعتذار دوقت کہ در تفصیح شرط عدالت واقامت حدود واجراے احکام در حد مصر معتبرست کنند

نسبۂ شتو و شعار اسلام ست بہر تقدیر یاد اباید کرد و خود در آخر زمان چہ جای آن است ۔ حاصل کیہ ہے کہ صاحب ارکان اربعہ وغیرہ نے جو اقامت حدود شرعی اور انصاف مظلوم بالفعل مراد لیکر مذہب بلخی کو اختیار کیا اور وہ یہ کہ مصر جامع وہ ہی جسکے بڑی مسجد مین شہر کے رہنے والونکی گنجایش نہو اقوی واصح نہ تہا کیونکہ صاحب رد المحتار کی توجیہ مذہب کرخی بہی کہ مصر جامع وہ ہے جہان کوئی حاکم ہو کہ حکم شرعی جاری کر سکے اور قاضی ہو کہ حدود شرعی رایج رکہہ سکے قوی صحیح ومطابق عمل سلف ٹہرا ۔ اسواسطے کہ زمانہ سلف مین سب والیان شہر اقامت حدود شرعی اور انصاف مظلوم پہ قدرت رکہتے تہے اگرچہ بالفعل احکام ایسے جاری نہوئے ہون اور اس زمانہ مین بہی والیان ملک جو اقامت حدود وغیرہ پہ قادر ہین ملک عرب وعجم مین موجود ہین ۔ درین صورت امام ابو یوسف کی دونون روایتین یعنی مذہب کرخی و نیز مذہب بلخی عمل ہو سکتا ہے اسطرح کہ جہان نماز جمعہ بدون سلطان اور امر ولی کے ممکن نہو مذہب کرخی اختیار کیا جاوے نہین تو جمعہ مین نقصان وخلل واقع ہوگا کیونکہ سلطان اور امر سلطان شرط صحت جمعہ کی ہے علماے حنفیہ کے نزدیک اور جہان حاجت سلطان اور امر سلطان کی نہین مذہب بلخی پر عمل کیا جاوے ۔ اور شہر کے کنارہ کی یہ تفسیر ہو کہ جو مقامات شہر کے متصل ہون اور شہر کے فائدہ کیواسطے مقرر ہون جیسے گہوڑ دوڑ اور لشکر ونکے اوترنے کی جگہ اور مقام تیراندازی اور مردونکے دفن کرنے کے اور نماز جنازہ وغیرہ کی یہ سب شہر کا کنارہ ہے ۔ **مسئلہ** جمعہ پڑہنا حج کے موسم مین منا مین خلیفہ کے واسطے اور امیر حجاز کے واسطے درست ہے اور امیر موسم کے واسطے اور عرفات مین درست نہین ہے ۔

دوسری شرط اداکی حضور سلطان یا نائب سلطان کا حنفیہ کے نزدیک ۔ اور نائب کے معنی محیط مین یہہ لکہے ہین کہ امیر ہو یا قاضی اور دونون ایک بات ہے کیونکہ امیر اور قاضی اور خطیب ایک ہے اور امام شافعی کے نزدیک یہ شرط نہین بلکہ اذن سلطان مستحب ہے اور اجماع مسلمانان شہر ادا جمعہ کے واسطے کافی ہے چنانچہ ارکان اربعہ مین ہے ۔ ومنہا السلطان او امرہ باقامۃ الجمعۃ عند الحنفیۃ خاصۃ لا عند الشافعیۃ فانہم یقولون اذا اجتمع مسلمو بلدۃ وقدموا اماما وصلوا الجمعۃ خلفہ

جازت الجمعة والمأمور من قبل السلطان بالقتل ولم اطلع على دليل يفيد اشتراط امر السلطان وما في الهداية

لانها تقام بجماعة فعسى ان تقع المنازعة في التقدم والتقديم لان كل انسان يطلب لنفسه رتبة فلا بد من

امر السلطان ليدفع هذه المنازعة فهذا راى لا يثبت به الاشتراط لاطلاق نصوص وجوب الجمعة

ثم هذه المنازعة تندفع باجماع المسلمين على تقديم واحد كما ان مرتبة السلطان يطلبها كل احد من

الناس فعسى ان تقع المنازعة فلا يصح نصب السلطان لكن تندفع هذه المنازعة باجماع المسلمين فكذا

في الجمعة ثم الصحابة اقاموا الجمعة في زمان بلوى امير المؤمنين عثمان رض وكان هو اماما حقا محصورا ولم يعلم

انهم طلبوا الاذن في اقامة الجمعة بل الظاهر عدم الاذن لان هؤلاء الاشقياء من اصحاب الشر لم يعطوا

ذلك فعلم ان اقامة الجمعة غير مشروطة عندهم بالاذن ولعل بهذا الوجه رجع المشائخ عن هذا الشرط

فيما تعذر الاستيذان وافتوا بانه ان تعذر الاستيذان فاجتمع الناس على رجل يصلي بهم كما في العالمگيرية

ناقلا عن التهذيب ۔ خلاصہ اسکا یہ ہے کہ حضور سلطان یا اذن سلطان جو حنفیہ کے نزدیک شرط
اقامت جمعہ کی ہے اوسکی کوئی دلیل ہمارے علم مین نہین ہے (حالانکہ حدیث ابن ماجہ وله امام عادل
او جائر دلیل واضح ہے) اور یہ جو صاحب ہدایہ کی کہ مقتدی اور امام بننے مین جھگڑا پڑے تو
اوسکے واسطے امر سلطان ضرور ہے یہ فقط رائے ہے اس سے اشتراط امر سلطان کا ثابت نہین
ہوتا اسواسطے کہ دفع ہونا اس نزاع کا کچھ امر سلطان ہی پر منحصر نہین ہے بلکہ اتفاق مسلمانون سے
بھی دفع ہو سکتا ہے کہ کسیکو امام بنا لیوین اور ایسا جھگڑا سواے نماز جمعہ کے اور امور مین بھی واقع
ہو سکتا ہے چنانچہ رتبہ سلطان کا ہر شخص چاہتا ہے تو یہ جھگڑا امر سلطان سے دفع نہین ہو سکتا کیونکہ
یہان سرے سے سلطان ہی نہین لیکن لوگون کے اتفاق سے دفع ہو سکتا ہے ایسے ہی نماز جمعہ ہے
علاوہ اس کے صحابہ رض نے جمعہ پڑھا ہے زمانہ فتنہ امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ مین کہ وہ امام
حق اور بقیہ تھے اور یہ معلوم نہوا کہ اونھون نے یعنی صحابہ نے اذن طلب کیا ہو بلکہ ظاہر اذن کا نہونا ہے
کیونکہ اون شقیون نے اسکی رخصت ہی نہ دی تھی تو اس سے معلوم ہوا کہ اقامت جمعہ مین اذن سلطان
شرط نہین اور اسی سبب سے مشائخ حنفیہ نے اس شرط سے رجوع کیا درصورتیکہ اذن کا حاصل کرنا

دشوار ہو اور یہ حکم اور فتوے دیا کہ اگر ایسا ہو تو مسلمان لوگ جمع ہوکر کسیکو امام بنالیں جو انکو جمعہ پڑہاوے
اور دیگر روایات بھی اسکی موید ہیں - چنانچہ جامع الرموز میں ہے والسلطان ای الخلیفۃ ای الوالی
الذی لیس فوقہ وال عادلا کان او جائرا وقیل یشترط العدالۃ کما فی قاضیخان والاطلاق مشعر بان الاسلام
لیس بشرط وہذا اذا امکن استیذانہ والا فالسلطان لیس بشرط فلو اجتمعوا علی رجل وصلوا جاز کما فی
الجلالی وغیرہ - اور عالمگیری میں ہے فان لم یکن ثمہ واحد منہم واجتمع الناس علی رجل فصلی بہم جاز
کذا فی السراجیۃ - اور فتاوی قاضیخان میں ہے الامام اذا منع اہل مصر ان یجمعوا لم یجمعوا - الی ان
قال - فاما اذا نہی متعنتا او اضرارا بہم فلہم ان یجتمعوا علی رجل یصلی بہم الجمعۃ - اور درمختار میں ہے
ونصب العامۃ الخطیب غیر معتبر مع وجود من ذکر اما مع عدمہم فیجوز للضرورۃ - اور کفایہ میں ہے
وقال الشافعی السلطان لیس بشرط لما روی عن عثمان رضہ حین کان محصورا صلی علی رضہ الجمعۃ
بالناس ولم یرو انہ صلی بامر عثمان قلنا یحتمل انہ فعل بامر عثمان والمحتمل لا یصلح حجۃ ولو فعل بغیر اذنہ
انما فعل لان الناس اجتمعوا علیہ وعند ذلک یجوز لان الناس احتاجوا الی اقامۃ الفرض فاعتبر اجماعہم
خلاصہ ان سب روایتوں کا یہ ہے کہ دشوار ہونا حصول اذن کا چند وجوہ سے - اول یہ کہ
سلطان یا نائب سلطان سرے سے موجود ہے تو جس سے اذن طلب کیا جاوے - دوسرے
یہ کہ سلطان براہ عناد اور ضرر رسانی مانع اقامت جمعہ کا ہو - تیسرے یہ کہ سلطان ایام فتنہ
میں محصور یعنی قید ہو سوان تینوں صورتوں میں مسلمانونکو یہ تخیل ہے کہ بلا اذن سلطان کے جمعہ
قایم کریں اور صحت ادائے جمعہ کے لیے یہ اجماع کافی اور معتبر ہوگا - علاوہ اس کے اذن طلب کرنا
اوس صورت میں متصور ہوسکتا ہے جبکہ اوسکا دستور ہو اور اس زمانہ میں بلکہ اس سے پہلے زمانہ دراز سے
دستور طلب اذن کا بالکل موقوف ہے مسلمان اپنے اتفاق سے شہر اور قصبات میں جمعہ قایم کرتے
ہیں سلاطین اور حکام وقت کو کچھ مزاحمت نہیں ہے پھر سلطان اور اذن سلطان کی کیا حاجت
رہی - چنانچہ مولانا رفیع الدین دہلوی قدس سرہ نے ایک استفتا میں بعد تحقیق دار الحرب کے
یہ لکھا ہے - با قیماند سخن در جواز جمعہ تحقیقش آنست کہ در اصل جمعہ بکجا شے باید و در شہر ہائے بسیار کلان

دو جا تجویز کردہ اند پس بنا برین دستور اذن حاکم لازم آمد زیرا کہ در تعیین مکان و امام اہل جاہ و عزت
منافقت میکنند و چون این دستور را مسلمانان از صدہا سال برہم زوند حاجتی باذن امام و اذن او نیست
ومعہذا در فتاوے عالمگیری تعمیم امام نمودہ کہ اگر مسلمانان شہر یکے را در امور دینی مطاع و متبوع
سازند در اقامت جمعہ کفایت ست و از روے تواریخ دریافت میشود کہ اہل ماوراء النہر و عراق و عجم
در وقت چنگیزی نماز جمعہ بعد ازین ترک نکردہ اند بنا برین در جائیکہ شرط دیگر متحقق باشد از قصاص
والی اہل اسلام جمعہ باطل نگردد۔ واضح ہو کہ عبارت ارکان اربعہ اور استفتا سے یہ امر بھی ظاہر ہوا کہ
زمانہ سابق میں اہل جاہ و حشمت امر امامت اور اقتدار وغیرہ میں منافقت اور نزاع کرتے تھے تو بنا بر
مصلحت دفع اس فتنہ کے حق امامت جمعہ کا سلطان اور امیر سے مفوض ہوا تھا اور موید اسکا
قول صاحب بحر رائق اور ہدایہ اور کفایہ کا ہے۔ حیث قال۔ انما کان شرطا للصحۃ لانہا تقام
بجمع عظیم وقد تقع المنازعۃ فی التقدم والتقدیم وقد تقع فی غیرہ فلا بد منہ تتمیما لامرہا۔
قولہ فی التقدم ای لنفسہ التقدیم ای لغیرہ وقد تقع المنازعۃ فی غیرہ من نحو امن سبق الی الجامع
ومن الاداء فی اول الوقت و آخرہ ومن نصب الخطیب۔ لہذا اب جو یہ امور متنازع فیہا مفقود
ہو گئے حاجت سلطان اور امیر کی اصلا نہیں فقط اجماع مسلمانون کا اسکی تکمیل کے واسطے
کافی ہے۔ اور میزان علامہ شعرانی میں بعد بیان شرائط کے یہ لکھا ہے وقال بعض العارفین
ان ہذہ الشروط انما جعلہا الائمۃ تخفیفا علی الناس ولیس بشرط فی الصحۃ فلو صلی المسلمون فی غیر مدینۃ
ومن غیر حاکم جاز لہم ذلک لان اللہ قد فرض علیہم الجمعۃ وسکت عن بیان ما ذکرہ الائمۃ۔ یعنی
یہ شرطین اماموں نے تخفیف کے واسطے مقرر کی ہیں شرط صحت جمعہ کی نہیں ہیں کہ جمعہ بدون
ان شرائط کے صحیح نہ ہو سو اگر مسلمان نماز جمعہ کی پڑھیں شہر اور قصبات کے سوا اور جگہہ بھی اور بدون
حاکم کے تو بھی اونکو جائز ہے کیونکہ اللہ صاحب نے جمعہ اونپر فرض کیا اور سکوت کیا اون شرطوں سے
جو اماموں نے ذکر کیں۔ الحاصل تحریر سابق سے یہ امر بخوبی ثابت ہو گیا کہ سلطان یا امر سلطان
کے نہونے سے فرضیت جمعہ میں کچھ خلل واقع نہیں ہوتا ہے۔ مسئلہ کفار کی عملداری میں

اور ایام فتنہ مین جمعہ صحیح اور جائز ہے اور قاضی مسلمانونکی رضامندی سے قاضی ہو سکتا ہے عالمگیری
مین ہے بلاد علیہا ولاۃ کفار یجوز للمسلمین اقامۃ الجمعۃ ویصیر القاضی قاضیا بتراضی المسلمین ویجب
علیہم ان یلتمسوا والیا مسلما کذا فی معراج الدرایۃ - اور در مختار مین ہے ولو مات الوالی اولم یحضر
لفتنۃ ولم یوجد احد ممن لہ حق اقامۃ الجمعۃ نصب العامۃ لہم خطیبا للضرورۃ کما سیاتی مع انہ لا امیر
ولا قاضی ثمہ اصلا وبہذا ظہر جہل من یقول لا تصح الجمعۃ فی ایام الفتنۃ مع انہا تصح فی البلاد التی
استولی علیہا الکفار **تیسری شرط** ادا کر ظہر کا وقت ہو تو اوس کے نکلجانے سے
جمعہ باطل ہو جاویگا - **مسئلہ** ہدایہ اور قاضیخان مین ہے کہ اگر نماز جمعہ مین وقت ظہر کا نکلگیا
تو ظہر کیطرف متوجہ ہو جاوے یعنی نماز ظہر قضا پڑھی - **چوتھی شرط** خطبہ ہے نماز سے
پہلے زوال کے بعد - علما کا اتفاق ہے کہ خطبہ جمعہ کا فرض ہے سو امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک
ایکبار الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ یا سبحان اللہ بہ نیت خطبہ کہنے سے فرض ادا ہو جاوے گا اور صاحبین
کے نزدیک ذکر طویل فرض ہے اور مقدار اوسکی تین آیۃ ہین کرخی کے نزدیک اور بعض کے نزدیک
بقدر تشہد یعنے عبدہ ورسولہ تک اور امام شافعی کے نزدیک دو خطبہ فرض ہین اور سنت امام اعظم
کے یہان یہہ ہے کہ امام دو خطبہ طہارت کے ساتھہ کہڑا ہوکر پڑہے اور دونون کے درمیان مین
کچہہ بیٹھے اسقدر کہ ہر عضو اپنی جگہ پر قرار پکڑے اور یہ جلسہ بقدر سورہ اخلاص یا بقدر تین آیت کے ہو
در مختار مین ہے کہ دونون خطبہ خفیف ہون اور طوال مفصل کی ایک سورہ سے زیادہ نہون کہ
مکروہ ہے اور پہر دوسرے خطبہ مین پہلے خطبہ سے کم ہو اور جاڑے کے موسم مین خطبہ لنبا پڑہنا
اور بیٹھکر بغیر طہارت کے خطبہ پڑہنا مکروہ ہے طوال مفصل سورہ حجرات سے والسماء ذات البروج تک
ہین - شرح سفر السعادت مین ہے کہ عادت شریف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یہی تہی کہ غالباً
خطبہ کو تاہ پڑہتے اور نماز ہمیشہ بہ نسبت خطبہ کے دراز کرتے - انتہی - **مترجم** مسلم نے جابر
رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کانت صلوتہ قصداً وخطبتہ قصداً - یعنی نماز آپکی متوسط درجہ کی
تہی اور خطبہ متوسط درجہ کا تہا - دوسری روایت عمار رض سے یہہ ہے یقول ان طول صلوۃ الرجل

وقصر خطبته مئنة من فقهه فاطيلوا الصلوة واقصروا الخطبة — یعنے آپ فرماتے تھے درازی نماز کی
اور کوتاہی خطبہ کی علامت ہے دانشمندی اور فقہ کے سو تم دراز کرو نماز اور کوتاہ کرو خطبہ — امام نووی نے
جمع بین الحدیثین یون کی ہے کہ دوسری حدیث کے یہ معنی ہین کہ خطبہ سے نماز دراز ہو نہ ایسے دراز کہ
لوگون پر شاق ہو اور یہی معنی متوسط ہونے نماز کو ہین جو پہلی حدیث کا حکم ہے اور وجہ اسکی یہ معلوم ہوتی ہے کہ خطبہ مین مخلوق کیطرف
توجہ ہوتی ہے اور نماز مین خالق کیطرف تو مقتضاے دانشمندی کا یہ ہے کہ جسمین توجہ جانب خالق کی
ہو وہ دراز ہو اور جسمین خلق کیطرف توجہ ہو وہ کوتاہ ہو **مسئلہ** شرح اوراد اور عالمگیری مین ہے
کہ مناسب نہین جمعہ مین خطیب کے سوا کوئی دوسرا امام ہو **پانچوین شرط** جماعت ہے
اور وہ امام اعظم کے نزدیک سوا امام کے تین مرد ہین آزاد ہون یا غلام مقیم ہون یا مسافر صحیح یا مریض
قاری یا امی بولنے والے یا گونگے مگر بچے اور عورتین بکار نہین سو اگر سجدہ سے پہلے جماعت کے لوگ
بھاگ جاوین یا تین سے کم رہ جاوین جمعہ امام اور باقیماندونکا باطل ہو جاویگا ورنہ بدرست نماز ظہر
سر سے پڑہے امام اعظم کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک جمعہ تمام کرے اور اگر تین مرد
جماعت مین باقی رہ جاوین یا بعد سجدہ امام کے بھاگین تو ان دونون صورتون مین امام جمعہ تمام کرے
کذا فی شرح الوقایہ اور امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک چالیس مرد آزاد و مکلف مقیم ہین اس سے
کم مین اونکے نزدیک جمعہ نہین ہوتا اور امام ابو یوسف کے نزدیک دو شخص سواے امام کے کافی ہین
اور امام مالک کے نزدیک چالیس سے کم مین جمعہ صحیح ہے مگر تین یا چاہیے درست نہین وجہ قول
امام شافعی اور امام احمد کے یہ ہے کہ اول جو جمعہ پڑہا تہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ
چالیس کے ساتھ تہا اور دیگر اماموں کے قول کی یہ وجہ ہے کہ کوئی دلیل صحیح واجب ہونے عدد
معین کے نہین ہے اور چالیس کے ساتھ جمعہ پڑہنا آپ کا اس بنا پر تہا کہ اوسوقت چالیس موجود تہے
اگر چالیس سے کم ہوتے تو بہی آپ اونکے ساتھ جمعہ پڑہتے واسطے قیام شعار جمعہ کے اور اسیواسطے
کہا حافظ ابن حجر وغیرہ نے کہ جمعہ صحیح ہے ہر جماعت کے ساتھ جس سے شعار جمعہ کا قایم ہو
کذا فی میزان الشعرانی — **چھٹی شرط** اداکی اذن عام ہے اور اوسکے معنی ہین کہ تمام

لوگون کو مسجد مین جانے کا حکم ہو کہ ہر کوئی جانے پاوے یہان تک کہ اگر ایک جماعت مسجد مین
جمع ہو اور دروازہ مسجد کا بند کر دے اور جمعہ ادا کرے تو اوسکا جمعہ درست نہوگا اسیطرح اگر
بادشاہ اپنے لشکر کے ساتھہ اپنے گہر مین جمعہ پڑہنا چاہے سو اگر دروازہ قلعہ یا اپنے گہر کا کہلا
رکہے اور اذن عام دے کہ جو چاہے آوے تو نماز اوسکی درست ہو جائیگی عوام لوگ آوین یا نہ آوین
اور اگر دروازہ قلعہ یا مکان کا بند کر دے یا دربان بٹھلا دے تا کسیکو اندر آنے ندین تو جمعہ اوسکا
درست نہوگا کذا فی المحیط اور جمعہ کے وجوب کی نو شرطین ہین پہلی مقیم ہونا کہ مسافر پر جمعہ
واجب نہین دوسرے مرد ہونا کہ عورت پر واجب نہین تیسرے تندرستی کہ بیمار پر
واجب نہین ۔ چوتھے آزاد ہونا کہ غلام پر جمعہ نہین پانچوین آنکہونکا سلامت ہونا کہ
اندہے پر واجب نہین اگرچہ اوسکو راہبر ملجاوے امام اعظم کے نزدیک چھٹے پاؤن کا درست
ہونا کہ لنگڑے اور اپاہج پر جمعہ نہین ۔ ساتوین بالغ ہونا کہ لڑکون پر جمعہ واجب نہین ۔
آٹھوین عاقل ہونا کہ دیوانے پر جمعہ نہین نوین مسلمان ہونا اور یہ خود ظاہر ہے ۔
مسئلہ قاضیخان مین ہے شیخ فانی یعنے بہت بوڑہا جو چلنے پہرنے سے عاجز ہے مثل
مریض کے ہے اوسپر جمعہ لازم نہین ۔ مسئلہ جن لوگون پر جمعہ واجب نہین اگر وہ بشرائط مذکورہ
جمعہ ادا کرین تو یہ جمعہ فرض وقت یعنے ظہر کے بدلے مین ادا ہو جاویگا ۔ مسئلہ مسافر اور غلام
اور مریض کو جائز ہے کہ جمعہ مین امام ہو جاوین اور جمعہ ان لوگون سے بہی ہو جاتا ہے یعنے اگر
سب ایسے ہی ہون اونکے سوا اور نہو اور جمعہ پڑہین تو جائز ہے مسئلہ غیر معذور کو جمعہ کی نماز سے
پہلے شہر مین ظہر پڑہنا قطعاً حرام ہے کذا فی البحر مسئلہ ہدایہ وغیرہ مین ہے کہ نماز ظہر جمعہ سے
پہلے ادا ہو جاویگی بکراہت تحریمی پہر اگر ظہر پڑہ کے بہ نیت نماز جمعہ گہر سے باہر نکلا درحالیکہ امام
نماز مین ہے تو ظہر اوسکے باطل ہو گئے اگر جمعہ پالیا تو خیر ورنہ ظہر پہر پڑہے امام اعظم کے نزدیک
اور صاحبین کے نزدیک اس صورت مین جمعہ کے نپانے سے ظہر باطل نہوگی ۔ مسئلہ بعد ہو چکنے
نماز جمعہ کے ظہر پڑہنا بالاتفاق جائز ہے مسئلہ عالمگیری اور درمختار اور ہدایہ اور بحرالرائق میں ہے

اور صاحب عذر اور قیدی کو نماز ظہر جمعہ کے دن جماعت کے ساتھ پڑھنا مکروہ تحریمی ہے جمعہ
سے پہلے پڑھے یا پیچھے **مسئلہ**۔ سراجیہ مین ہے کہ جمعہ کے دن نماز ظہر بجماعت پڑھنا مکروہ
ہے مریض ہون یا مسافر **مسئلہ** قاضیخان اور شرح اوراد مین ہے کہ گانوں اور جنگل
کے رہنے والے جنپر جمعہ واجب نہین اونکو چاہیے کہ نماز ظہر جماعت کے ساتھ جمعہ کے دن
اذان واقامت سے پڑہین۔ **مسئلہ**۔ درمختار اور سراجیہ مین ہے کہ جب گانوں کا رہنے والا
جمعہ کے دن شہر مین داخل ہوا اگر نیت قیام روز جمعہ کی ہے تو اوسپر جمعہ لازم ہے اور اگر یہ نیت ہے
کہ اوسیدن شہر سے نکل جاویگا جمعہ کے وقت سے پہلے یا پیچھے تو اوسپر جمعہ نہین پہر اگر جمعہ
پالیا تو اجر پاویگا۔ **مسئلہ** جسنے نماز جمعہ مین امام کو التحیات یا سجدہ سہو مین پایا اور نماز مین داخل ہوا
تو وہ نماز جمعہ تمام کر لے یعنے بعد سلام امام کے دو رکعت جمعہ کی پوری کرلے اور امام محمد کے نزدیک اگر
دوسری رکعت کا رکوع نہین پایا ہے تو چار رکعت ظہر کی اوسی تحریمہ پر تمام کرے اور یہی مذہب امام شافعی
اور امام مالک کا ہے **مسئلہ** قاضیخان اور محیط مین ہے کہ مسافر جو جمعہ کے دن شہر مین داخل ہون
تو وہ علیحدہ علیحدہ نماز ظہر پڑہین اور ایسے ہی شہر والے جنکا جمعہ فوت ہو جاوے الگ الگ پڑہین۔
مسئلہ۔ قاضیخان مین ہے کہ اگر مسافر شہر مین آیا جمعہ کے دن اس ارادہ پر کہ جمعہ کے دن نہ نکلیگا
تو اوسپر جمعہ لازم نہین تاوقتیکہ پندرہ روز کے قیام کی نیت نکرے **مسئلہ** جب جمعہ کی پہلی اذان
کہی جاوے تو سعی جمعہ کے واسطے واجب ہے اور بیع اور شرا اور جو چیز مانع ہو توجہ نماز سے حرام
ہے امام اعظم کے نزدیک بقول اصح اور امام شافعی کے نزدیک دوسری اذان سے جو خطیب کے
سامنے ہوتی ہے **مسئلہ** درمختار اور سراجیہ مین ہے کہ جب جمعہ کی اذان سنے اور کھانا کھاتا ہو تو
اوسکو چھوڑ دے اگر خوف فوت جمعہ کا ہو مگر اور نمازون مین کھانا نچھوڑے جب تک خوف خروج وقت
نماز کا نہو۔ **مسئلہ** شرح وقایہ مین ہے کہ جب امام خطبہ کے واسطے اوٹھے نماز اور کلام حرام ہے
جبتک خطبہ تمام نہو جاوے مگر نماز فجر جو فوت ہوگئی ہو اور وقت خطبہ کے یاد آوے تو اوسکو قضا
پڑھ لے۔ اور جب امام منبر پر بیٹھے تب دوسری بار اذان امام کے آگے کہی جاوے اور لوگ

امام کیطرف متوجہ ہوکر خطبہ سنیں اور جب خطبہ تمام ہوا اقامت کہی جاوے اور امام آدمیون کے ساتھ دو
رکعت نماز پڑھے۔ مسئلہ جو شخص جمعہ کے سواے نمازونمین امامت کے لائق ہے وہ جمعہ مین
بھی امامت کے لائق ہے۔ مسئلہ عالمگیری مین ہے کہ شدت سے برسنا مینہ کا فرضیت
جمعہ کو ساقط کرتا ہے۔ **فصل پنجم** سنت قبل اور بعد جمعہ کے بیان مین۔ امام ابوحنیفہ
اور امام محمد کے نزدیک نماز جمعہ سے پہلے اور پیچھے چار رکعت بیک سلام پڑھنا سنت ہے اور
امام شافعی کے نزدیک بعد جمعہ کے دو رکعت اور امام ابویوسف کے نزدیک چھ رکعت اسطرح کہ اول
چار رکعت سنت بیک سلام اور بعد اوس کے دو رکعت پیچھے بغوی نے کہا یہ اختلاف من قبیل اختلاف
مباح ہے۔ قسطلانی شرح صحیح بخاری مین ہے وینبغی ان یفصل بین الصلوۃ التی بعد الجمعۃ
وبینہا ولو بنحو کلام او تحول لان معاویۃ انکر علی من صلی سنۃ الجمعۃ فی مقامہا وقال لہ اذا صلیت الجمعۃ
فلا تصلہا بصلوۃ حتی تخرج او تتکلم فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرنا بذلک ان لا توصل صلوۃ بصلوۃ
حتی نخرج او نتکلم رواہ مسلم ۔ یعنے سزاوار ہے کہ فصل کیا جاوے درمیان اوس نماز کے جو بعد جمعہ کے
ہے اور درمیان نماز جمعہ کے کلام کے ساتھہ یا جگہ بدلنے کے ساتھہ کیونکہ معاویہ نے انکار کیا اوسپر
جسنے سنت جمعہ کی مقام نماز جمعہ مین پڑھی اور کہا اوسکو کہ جب تو نماز جمعہ کی پڑھے تو اوسکو مت ملا دوسری
نماز کے ساتھ تا آنکہ تو باہر ہوجاوے نماز سے یا بات کرے پس تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
ہمکو حکم دیا ہے کہ نملاوین ہم ایک نماز کو دوسری نماز سے یہانتک کہ ہم باہر ہوجاوین نماز سے یا بات
کرین۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔ **فصل ششم** چار رکعت نماز بعد جمعہ بہ نیت ظہر ادا
کرنے کے بیان مین۔ واضح ہو کہ چار رکعت نماز جو بعد جمعہ کے بہ نیت ظہر پڑھے جاتے ہین ظاہرا
اوسکی دو وجہ معلوم ہوتی ہین۔ **وجہ اول** روایت نہ جائز ہونے جمعہ کے ایک شہر مین کئی جگہہ
وجہ دوم واقع ہونا شک کا شرائط صحت جمعہ مین۔ **بیان وجہ اول** کا یہ ہے کہ
مذہب راجح ایک شہر مین کئی جگہ نماز جمعہ جائز ہے امام اعظم اور امام محمد کے نزدیک واسطے دفع
حرج کے۔ شرح صغیر منیۃ المصلے مین ہے۔ وعندہ کقول محمد انہا تجوز فی مواضع متعددۃ وقیل

ہو الاصح ۔ اور شمنی شرح مختصر وقایہ میں ہے ۔ فی المذہب اربع روایات اولہا عن ابی حنیفۃ و محمد
وہو اصحہا الجواز سواء کان التعدد فی موضعین او اکثر ۔ عینی شرح کنز میں ہے تودی الجمعۃ فی مصر
واحد فی مواضع متعددۃ عند ابی حنیفۃ فی الصحیح وہو قول محمد والشافعی ومالک وعن ابی حنیفۃ لا یجوز الا فی
موضع واحد وہو قول احمد ۔ اور برہان شرح مواہب الرحمن میں ہے تعددہا اے الجمعۃ فی مواضع
کثیرۃ فی مصر واحد جائز عند ابی حنیفۃ قال السرخسی فی الصحیح من مذہبہ وبہ قال محمد وفی روایۃ لا یجوز
فی مصر واحد الا فی جامع واحد ۔ فتح القدیر میں بعد روایت تو تعدد کے وارد ہے وعن محمد یجوز تعددہا
مطلقا ورواہ عن ابی حنیفۃ ولہذا قال السرخسی الصحیح من مذہب ابی حنیفۃ جوازا قامتہا فی مصر واحد فی مسجدین
واکثر اور درر غرر میں ہے جازت الجمعۃ فی مواضع من مصر وہو قول ابی حنیفۃ ومحمد وہو الاصح لان فی الاجتماع
فی موضع واحد فی مدینۃ کبیرۃ حرجا بینا وہو مدفوع ۔ بحر الرائق میں ہے تودی فی مصر واحد فی مواضع ای
یصح اداء الجمعۃ فی مصر واحد بمواضع کثیرۃ وہو قول ابی حنیفۃ ومحمد وہو الاصح ۔ اور نہر فائق میں ہے ۔
وتودی ای الجمعۃ فی مصر واحد فی مواضع منذ رواہ محمد عن الامام وہو الصحیح وفی باب الامامۃ من فتح القدیر
وعلیہ الفتوے دفعا للحرج اللازم من الزام الاجتماع فی موضع واحد خصوصا اذا کان المصر کبیرا کمصرنا
اور منح الغفار میں ہے تودی الجمعۃ فی مصر واحد بمواضع کثیرۃ وبہ جزم فی الکبیر وہو قول ابی حنیفۃ ومحمد وہو الاصح
اور فاضل چلپی نے ذخیرۃ العقبی میں لکھا ہے ۔ قال مفتی الثقلین من الاعظم والربانی ان تودی فی
مصر واحد فی مواضع کثیرۃ ۔ اور زیلعی میں ہے ۔ ای تودی الجمعۃ فی مصر واحد فی مواضع متعددۃ عند
ابی حنیفۃ ومحمد وہو الاصح لان فی الاجتماع فی موضع واحد فی مدینۃ کبیرۃ حرجا وہو مدفوع وروی عن ابی حنیفۃ
انہ لا یجوز الا فی موضع واحد فان ادیت فی موضعین او اکثر فالجمعۃ للاولین سبق تحریمۃ وقیل فراغا وقیل فیہما جمیعا
وان لم یعلم ایہا الاول تبطل صلوۃ الکل ۔ اور در مختار میں ہے وتودی فی مصر واحد بمواضع کثیرۃ
مطلقا علی المذہب وعلیہ الفتوی شرح المجمع للعینی وامام فتح القدیر دفعا للحرج وعلی المرجوح فالجمعۃ
لمن سبق تحریمۃ وتفسد بالمعیۃ والاشتباہ فیصلی بعدہا آخر ظہر وکل ذلک خلاف المذہب فلا یعول علیہ
پس روایات مذکورہ سے ثابت ہو گیا کہ مذہب اور مفتی بہ اور معتمد اور اصح اصحیح اور ماخوذ بہ جواز

تعدد مطلقاً ہے اور مذہب ضعیف اور مرجوح یعنی عدم جواز تعدد کے اگر تعدد واقع ہو تو جمعہ اون لوگونکا صحیح ہوگا جنکا تحریمہ سب سے پہلے ہوا اور جبکہ سب جگہ ایک ہی وقت تحریمہ واقع ہو یا اشتباہ ہوا ہمین کہ کہان پہلے تحریمہ ہوا کہان پیچھے سب کی نماز فاسد اور باطل ہوگی در ینصورت بعد جمعہ کے نماز ظہر بہ نیت آخر وقت پڑہے اور یہہ سب خلاف مذہب ہے لہذا ویسا اعتبار نہین کیاجاتا اور بحر الرائق مین ہے —

وقد افتیت مراراً بعدم صلوۃ الاربع بعدہا بنیۃ آخر ظہر خوف اعتقاد عدم فرضیۃ الجمعۃ وہو الاحتیاط فی زماننا وامن لا نخاف علیہ مفسدۃ منہا فالاولی ان یکون فی بیتہ خفیۃ — یعنی مین بارہا فتوے دیچکا ہون نہ پڑہنے چار رکعت کا بعد جمعہ بہ نیت آخر ظہر بسبب خوف اعتقاد عدم فرضیت جمعہ کے اور یہہ ہے احتیاط ہمارے زمانہ مین اور جسپر خوف فساد کا نہو تو اولے یہہ ہے کہ اپنے گہر خفیۃ پڑہے —

واضح ہو کہ اعتقاد عدم فرضیت جمعہ کا اس زمانہ مین اس حد تک پہونچگیا ہے کہ اکثر عوام اور بعض خواص نے بھی جمعہ کو عمداً ترک کردیا ہے اور یہہ مفسدہ اسی چار رکعت سے پیدا ہوا ہے جو بعد جمعہ کے بہ نیت ظہر پڑہتے جاتے ہے — شرح سفر السعادت مین ہے — و بعضے گفتہ اند کہ این چہار رکعت کہ بعد از جمعہ احتیاطاً بہ نیت ظہر بگذارد بہتر آن ست کہ پیش از جمعہ بگذارد زیرا کہ چون جمعہ را با جماعت گزاردیس از اداء بہ نیت ظہر بگذارد اسارۃ ظنی بمسلمانان لازم آید کہ نمازیکہ گزاردہ اند فاسد بود — یعنے یہ چار رکعت جو جمعہ کے بعد بہ نیت ظہر احتیاطاً ادا کیجاتی ہین جمعہ سے پہلے پڑہنا چاہیئے کیونکہ بعد جمعہ کے اوسکے پڑہنے مین بدگمانی مسلمانونکے ساتھہ ہوتی ہے کہ نماز جمعہ جو پڑہی وہ فاسد تھی —

مترجم یہہ بدظنی مسلمانونکے ساتھہ بصورت ادا کرنے ان چار رکعت کے قبل جمعہ کے بھی متصور ہے کیونکہ یہہ بھی تو اسی خیال سے ہوگا کہ جو نماز کہ پڑہی جاویگی فاسد ہوگی اور بحر الرائق مین ہے ولہذا طال ما فی فتح القدیر فی بیان ولا بہا ثم قال انما اکثرنا فیہ نوعا من الاکثار لما نسمع من بعض الجہلۃ انہم ینسبون الے مذہب الحنیفۃ عدم افتراضہا ومنشاء غلطہم ماسیاتی من قول القدوری ومن صلے الظہر فالجمعۃ متعد لترک الفرض وصحت الظہر لما نذکرہ وقد صرح اصحابنا بانہا فرض آکد من الظہر ویکفر جاحدہا انتہی اقول قد کثر ذلک من جہلۃ زماننا ایضاً ومنشاء غلطہم صلوۃ الاربع بعد الجمعۃ بنیۃ الظہر

وانما وضعها بعض المتاخرین عند الشک فی صحۃ الجمعۃ بسبب روایۃ عدم تعددہا فی مصر واحد ولیست

ہذہ الروایۃ بالمختارۃ ولیس ہذا القول یعنی اختیار صلوۃ الاربع بعدہا مرویا عن ابی حنیفۃ وصاحبیہ۔

خلاصہ اسکا یہ کہ صاحب فتح القدیر نے جو دلائل فرضیت جمعہ کو طول دیا ہے وہ اس سبب سے

ہے کہ بعض جاہل فرض ہونا جمعہ کا حنفیہ کیطرف منسوب کرتے ہیں اور بے شک [illegible] کی

ہے۔ ہمارے اصحاب نے اس امر کی کہ جمعہ فرض ہے ظہر سے زیادہ موکد اور منکر اسکا کافر ہے

کہتا ہوں کہ یہ جہلہ ہمارے زمانہ میں بھی بہت ہے اور منشاء انکی جہالت کا پڑھنا چار رکعت کا ہے

بعد جمعہ بہ نیت ظہر اور اسکو پیدا کیا ہے بعض متاخرین نے جب انکو شک واقع ہوا صحت جمعہ میں

بسبب روایت عدم جواز تعدد کے حالانکہ یہ روایت مختار نہیں اور نہ یہ قول یعنی اختیار کرنا چار رکعت

نماز ظہر کا بعد جمعہ کے مروی ابو حنیفہ اور صاحبین سے ہے۔ مگر صاحب رد المحتار نے بحر رائق

کے اس قول پر (لا احتیاط فی فعلہا) یعنی اس چار رکعت کے پڑھنے میں کچھ احتیاط نہیں ہے۔

یہ کلام کیا ہے۔ اقول فیہ نظر بل ہو الاحتیاط بمعنی الخروج عن العہدۃ بیقین لان جواز التعدد وان کان

ارجح واقوی دلیلا لکن فیہ شبہۃ قویۃ لان خلافہ مروی عن ابی حنیفۃ ایضا واختارہ الطحاوی والتمرتاشی

وصاحب المختار وجعلہ العتابی الاظہر وہو مذہب الشافعی والمشہور عن مالک واحدی الروایتین

عن احمد کما ذکرہ المقدسی فی رسالتہ نور الشمعۃ فی ظہر الجمعۃ بل قال السبکی من الشافعیۃ انہ قول اکثر العلماء

ولا یحفظ عن صحابی ولا تابعی تجویز تعددہا اہ وقد علمت قول البدائع انہ ظاہر الروایۃ وفی شرح المنیۃ عن جوامع

الفقہ انہ اظہر الروایتین عن الامام قال فی النہر وفی الحاوی القدسی وعلیہ الفتوی وفی التکملۃ

للرازی وبہ ناخذ اہ فہو حینئذ قول معتمد فی المذہب لا قول ضعیف ولذا قال فی شرح المنیۃ الاولی

ہو الاحتیاط وفی الحدیث المتفق علیہ فمن اتقی الشبہات استبرأ لدینہ وعرضہ وکذا قال بعضہم فیمن

یقضی صلوۃ عمرہ انہ لم یفتہ منہا شیء لا یکرہ لانہ اخذ بالاحتیاط وذکر فی القنیۃ انہ احسن ان کان فی صلوتہ

خلاف المجتہدین ویکفینا خلاف ما مر وفی القنیۃ لما ابتلی اہل مرو باقامۃ الجمعتین فیہا مع اختلاف العلماء فی

جوازہما امر ائمتہم بالاربع بعدہا حتما احتیاطا اہ ونقلہ کثیر من شراح الہدایۃ وغیرہا وتداولوہ وفی الظہیریۃ واکثر مشایخ

سجاراعلیہ لیخرج عن العہدۃ بیقین ثم نقل المقدسی عن الفتح انہ ینبغی ان یصلی اربعا ینوی بہا اٰخر
فرض ادرکت وقتہ ولم اودہ ان تردد فی کونہ مصرا او تعددت الجمعۃ وبالجملۃ فقد ثبت انہ ینبغی الاتیان
بہذہ الاربع بعد الجمعۃ لکن بقی الکلام فی تحقیق انہ واجب او مندوب قال المقدسی ذکر ابن الشحنۃ عن
جدہ التصریح بالندب وبحث فیہ بانہ ینبغی ان یکون عند مجرد التوہم اما عند قیام الشک والاشتباہ
فی صحۃ الجمعۃ فالظاہر الوجوب وانما اطلنا فی ذلک لدفع ما یوہمہ کلام الشارح تبعا للبحر من عدم فعلہا مطلقا
نعم ان ادی الی مفسدۃ لا یفعل جہارا والکلام عند عدمہا ولذا قال المقدسی نحن لا نامر بذلک امثال
ہذہ العوام بل ندل علیہ الخواص ولو بالنسبۃ الیہم — اس عبارت سے بطور خلاصہ یہہ امر ظاہر ہوا کہ روایت
جواز تعدد کی کسی صحابی اور تابعی سے محفوظ نہیں ہے اور اگرچہ یہہ روایت دلیل کی رو سے زیادہ
قوی اور راجح ہے لیکن اوسمین شبہ قوی پیدا ہوا اسواسطے کہ اوس کے خلاف بہی ابو حنیفہ اور دیگر
ائمہ سے مروی ہے درصورت روایت عدم جواز تعدد کی معتمد ٹہری نہ قول ضعیف پس اس بنا پر ادا
کرنا چار رکعت کا بعد جمعہ درصورت توہم کے مستحب اور درصورت شک اور اشتباہ کے واجب ہے
تاان اگر ادا کرنا اس چار رکعت کا منجر بفساد ہو تو برملا ادا نکرے اور کلام درصورت نہونے مفسدہ
کے ہے کیونکہ مقدسی نے کہا ہے کہ ہم عوام کو ان چار رکعت کے پڑہنے کا حکم نہیں دیتے بلکہ خواص
کو دلالت کرتے ہین مستدرجہم ظاہرا استدلال ان بزرگون کا عدم جواز تعدد پر بجز اس کے
کہ تجویز تعدد کی کسی صحابی اور تابعی سے محفوظ نہیں اور کچہہ معلوم نہیں ہوتا حالانکہ کوئی صاف حکم
منع تعدد مین بہی وارد نہیں ہوا۔ چنانچہ صاحب رد المحتار لکہتے ہین ولم یوجد دلیل علی عدم
جواز التعدد یعنے کوئی دلیل تعدد کے نجائز ہونے پر نہیں پائی گئی پس یہ استدلال ضعیف اور ناتمام ہے
بلکہ در باب جواز تعدد کے ایک روایت حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے وارد ہوئی ہے ارکان اربعہ
سے قال الامام محمد ورواہ عن الامام ابی حنیفۃ وہذہ الروایۃ ہی المختارۃ وعلیہ الفتوی انہ یجوز تعدد الجمعۃ
مطلقا اثنین او اکثر وقولہم الجمعۃ جامعۃ للجماعات ان ارادوا الجماعات التی بغیر الجمعۃ فمسلم ولا یلزم منہ
نفی التعدد وان ارادوا انہا جامعۃ للجماعات کلہا باسرہا بان لا یصح لہا الا جماعۃ واحدۃ فہو ممنوع

لابد لابانتہ من دلیل ولنا ما صح عن امیر المومنین علی رضی اللہ تعالے عنہ انہ امر بتعدد الجمعۃ وہذا الاثر صحیح صححہ ابن تیمیۃ فی منہاج السنۃ اور علاوہ اس کے زمانہ سابق میں بخوف فتنہ کے تعدد جمعہ کا تجویز نہ کیا گیا تہا اور اب جو وہ خوف نہ رہا تو تعدد اپنی اصل پر جائز ٹہرا لیکن جواز تعدد سے یہ مراد نہیں ہے کہ عموماً بلا ضرورت اور بلا لحاظ اہلیت اور قابلیت امام کے جابجا ہر ایک مسجد میں جمعہ پڑہا جاوے اور جاہل لوگ امام بنائے جاویں (جو موجب تقلیل جماعت اور فساد نماز کا ہے) جیسا کہ اس زمانہ میں کثرت غیر ضروری نماز جمعہ کی اور لیاقت امام صاحبوں کی مشاہدہ کیجاتی ہے بلکہ بقدر حاجت اور بحفظ شرائط امامت تعدد جائز ہے چنانچہ اقوال فقہا ابحر پر بالتحقیق پر غور کرنے سے یہ امر بخوبی ظاہر ہوتا ہے اور میزان شعرانی میں ہے وقال الطحاوی یجوز تعدد الجمعۃ فی البلد الواحد بحسب الحاجۃ ولو اکثر من جمعتین وقال داود الجمعۃ کسائر الصلوات یجوز لاہل البلدان یصلوہا فی مساجدہم فالاول وما عطف علیہ فیہ تخفیف وقول داود مخفف فرجع الامر الی مرتبتی المیزان ووجہ الاول ان امامۃ الجمعۃ من منصب الامام الاعظم فکانت الصحابۃ لا یصلون الجمعۃ الا خلفہ وتبعہم الخلفاء الراشدون علی ذلک فکان کل من جمع بقوم فی مسجد آخر خلاف المسجد الذی فیہ الامام الاعظم یلعب الناس بہ ویقولون ان فلانا ینازع فی الامامۃ فکان یتولد من ذلک فتن کثیرۃ فسد الائمۃ ہذا الباب الا لعذر یرضی بہ الامام الاعظم کضیق مسجدہ عن جمیع اہل البلد فہذا سبب قول الائمۃ انہ لا یجوز تعدد الجمعۃ فی البلد الواحد الا اذا عسر اجتماعہم فی مکان واحد فبطلان الجمعۃ الثانیۃ لیس لذات الصلوۃ وانما ذلک لخوف الفتنۃ وقد کتب الامام عمر بن الخطاب الی بعض عمالہ اقیموا الجماعۃ فی مساجدکم فاذا کان یوم الجمعۃ فاجتمعوا کلکم خلف امام واحد انتہی ۔ ولعل ذلک مراد داود بقولہ ان الجمعۃ کسائر الصلوات ویؤیدہ عمل الناس بالتعدد فی سائر الامصار من غیر مبالغۃ فی التفتیش عن سبب ذلک ولعلہ مراد الشارع ولو کان التعدد منہیا عنہ لا یجوز فعلہ بحال لورد ذلک ولو فی حدیث واحد لہذا ادت ہمۃ الشارع صلی اللہ علیہ وسلم فی التسہیل علی امتہ فی جواز التعدد فی سائر الامصار حیث کان اسہل علیہم من الجمع فی مکان واحد فافہم فان قلت فما وجہ اعادۃ بعض الشافعیۃ ظہرا بعد السلام من الجمعۃ مع ان اللہ تعالی لم یفرض علیہم الا الجمعۃ

صلوٰۃ الظہر وانما فرض الجمعۃ فلا یصلی الظہر الا عند العجز عن تحصیل شروط الجمعۃ مثلا فالجواب ان

وجہ ذلک الاحتیاط والخروج من شبہۃ الخلاف ومنع الائمۃ التعدد وبقطع النظر عما ذکرناہ من خوف الفتنۃ

او خوف وقوع التعدد بغیر حاجۃ کما ہو مشاہد فی مساجد مصر وغیرہا لقد صار الصبیان الذین یقرؤن علی

قبور الاموات والابواب بفلوس یخطبون ویصلون بالناس الجمعۃ من غیر نکیر مع ان مذہبنا الائمۃ

یقتضی ان جواز التعدد مشروط بالحاجۃ فکان صلوتہا ظہرا الی غایۃ الاحتیاط وان کانت الجمعۃ صحیحۃ

علی مذہب داود فافہم — خلاصہ اسکا یہ ہے کہ وجہ منع تعدد کی یہ ہے کہ امامت جمعہ کی شعبہ
بڑے امام کا ہے سو صحابہ اوسکے پیچھے جمعہ پڑھتے تھے اور خلفا راشدین نے انکا اتباع کیا
تو جب کوئی جمعہ پڑہاتا تو قوم کو دوسری مسجد میں سوا اوس مسجد کے جسمیں بڑا امام تہا تو لوگ اوس کے ساتھ
بازی کرتے اور کہتے کہ فلانا جہگڑا کرتا ہے امامت میں تو اس سبب سے بہت فساد ہوتے تھے
لہذا ابو حنیفہ و ابو یوسف نے اس دروازہ کو بند کر دیا مگر بسبب عذر کے جیسے بڑا امام راضی ہو تعدد جائز رکھا
جیسے اوسکی مسجد کا تنگ ہونا سب شہر والوں سے سو یہی سبب ہے اماموں کے کہنے کا کہ ایک شہر
میں دو جگہ جمعہ جائز نہیں مگر جبکہ جمع ہونا سب کا ایک مسجد میں دشوار ہو سو باطل ہونا دوسرے جمعہ کا
بوجہ ذات نماز کے سبب نہیں بلکہ خوف فتنہ سے پس تحقیق لکھا تہا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے
بیچ بعض ملکوں کو کہ قایم کرو جماعت اپنی اپنی مسجد میں پہر جب جمعہ کا دن ہو تو سب جمع ہو جاؤ
ایک امام کے پیچھے پہر جب سبب جاتا رہا یعنی خوف فتنہ کا تو تعدد اپنی اصل پر جائز ہو گیا اور اسی سے
یہی مراد داود کی ہو اس قول سے کہ جمعہ مثل اور نماز کے ہے اور اسکی تائید ایک ہے عمل لوگوں کا
تعدد پر سب شہروں میں اور شاید یہی مراد شارع کی ہو اور اگر تعدد ممنوع ہوتا اور کسی حال میں جائز نہوتا
تو شارع سے یہ حکم وارد ہوتا اگرچہ ایک ہی حدیث میں ہوتا پس اسواسطے نافذ ہوئی ہمت شارع صلی اللہ
علیہ وسلم کی اپنی امت پر آسانی کرنے میں منع از تعدد کیا اور وجہ پڑہنے بعض شافعیہ کی ظہر کو جمعہ کے بعد
احتیاط ہے اور خارج ہونا شبہ خلاف سے قطع نظر کرکے خوف فتنہ یا خوف وقوع تعدد سے
بغیر حاجت جیسے اکثر مصر وغیرہ کے مسجدوں میں دیکہا گیا کہ انسے جو مردوں کی قبروں یا دروازوں پر پڑہتے ہیں

کلام مجید پڑھتے ہیں وہ خطیب ہیں اور نماز جمعہ کی پڑھاتے ہیں اور کوئی انکار نہیں کرتا۔ الحاصل تقریر سابق
سے دریافت ہوا کہ روایت عدم جواز تعدد کی وجہ سے احتیاطاً اعادہ ضعیف پر مبنی ہے اور چونکہ پڑھنا چار رکعت ظہر کا بعد
جمعہ کو اسی بنا ضعیف پر مبنی تھا وہ بھی ضعیف اور بے اصل ہو گیا اور یہ بھی ظاہر ہوا کہ اس چار رکعت کے پڑھنے میں خوف
مفسدہ اعتقاد عدم فرضیت جمعہ کا امر مجمع علیہ ہے چنانچہ صاحب بحر رائق نے اس خوف سے مطلقاً اونکا اخفا
کیا اور صاحب رد المحتار نے پہلا پڑھنے کو اور بعضوں نے جمعہ کے بعد پڑھنے کو منع کیا اور مقدسی نے
عوام کو حکم نہ دیا بلکہ خواص کو دلالت سے کہیں کہتا ہوں کہ بعد غور کے دونوں قول اخیر (قول رد المحتار اور
قول بعض) مقدسی کے قول کیطرف رجوع کرتے ہیں اور مقدسی کا قول تائید کلام بحر کے کرتا ہے
واللہ اعلم وبہرحال قدر مشترک اور متفق علیہ ان اقوال میں خوف مفسدہ کا ہے بلا اختلاف (حال آنکہ یہ مفسدہ جیسا کہ عوام کے
پڑھنے میں ہے خواص کے پڑھنے میں بھی ہے کیونکہ خواص بھی اسی خیال سے پڑھینگے کہ جمعہ ہمنے پڑھا ہے فرض ادا ہوا یا نہوا عام
اس سے کہ علانیہ پڑھیں یا خفیہ جمعہ کے بعد یا قبل اسواسطے کہ یہ امر اعتقادی ہے قلب سے تعلق رکھتا ہے خواص عوام
جہر و خفیہ یہاں حاضر ہیں ہاں اسقدر فرق ہے کہ جہر میں یہ فساد اور بد نیکیطرف متعدی ہوتا ہے اور خفیہ میں فقط اپنے اوپر
عائد ہوتا ہے) پس جب ان بزرگوارونکو اس چار رکعت کے پڑھنے میں خوف اعتقاد عدم فرضیت جمعہ کا تہا ہمکو بطریق اولیٰ
ہے اور جب اونکے زمانہ میں بعض جاہل عدم فرضیت جمعہ کی حنفیہ کیطرف منسوب کرتے تھے (بحر ناقلاً عن فتح القدیر)
ہمارے زمانہ میں اکثر عوام بلکہ خواص بھی مطلقاً ایسا اعتقاد رکھتے ہیں۔ اور بر تقدیر تسلیم جنہوں نے اس چار رکعت
کے پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ اخذ بالاحتیاط کیا ہے اور مامورین اوسکے خواص ہیں (مقدسی) اور فی الحقیقت اخذ
بالاحتیاط کا کار خواص ہے نہ کار عوام اور یہاں خطاب عوام سے ہے نہ خواص فاین ہذا من ذاک بل ہذا تخبط بالبال
واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ **بیان وجہ دوم** یعنی ادا کرنا ان چار رکعت ظہر کا بعد جمعہ کے بسبب وقوع شک کے
متحقق نہ ہونا شرائط جمعہ میں سو واضح ہو کہ جملہ شرائط جمعہ علی الخصوص شرط مصر جامع اور شرط سلطان میں جتنے شکوک تھے وہ سب
فصل چہارم میں بدلائل کتب معتبرہ رفع کر دئے گئے تو پھر توہم فقدان شرط من الشروط توہم فاسد ہے قابل اعتبار نہیں علی الخصوص
توہم عوام۔ پس اب کوئی عذر بعد جمعہ ظہر کے احتیاطاً پڑھنے میں اس رسالہ کے مخاطبین کو باقی نہ رہا کما لا یخفی اور بصورت
ظہر کے پڑھنے میں بعد جمعہ کے بسبب اسکے کہ دو وقت یا ایک وقت میں جمع ہو جاوینگے کچھ حاصل نہیں الا اعتقاد عدم فرضیت جمعہ کا

مزید براں کیونکہ جب نماز جمعہ بشرائط واقع ہوئی تو نماز ظہر ساقط ہو گئی فلا تکونن من الممترین اور مولوی محمد قاسم رحمۃ اللہ علیہ نے
بجواب خط مولوی محمد صادق صاحب سیالکوٹی کے یہ لکھا ہے کہ جب وجوب جمعہ کا قطع نظر شرائط سے ہے تو اگر بعد جمعہ کے ظہر پڑھنے سے نماز جمعہ میں سستی
اور کاہلی واقع ہو اور کم فہم لوگ بسبب کوتہ فہمی کے شرائط جمعہ کو مفقود سمجھ کر جمعہ کو ترک کر دیں درصورت مفتی وقت کو یہ چاہیے کہ جمعہ کی
تاکید کرے اور ظہر سے باز رکھے تا جمعہ پر مستقیم ہوں اور جمعہ کو قایم کریں۔ حیث قال چون وجوب نفس جمعہ قطع نظر از شرائط است
وہم از شعائر اسلام اگر از ادا نماز ظہر تہاون در ادایش وہ بد مردمان کم فہم را بوجہ کوتہ فہمی و سستی کاہلی و مفقود
شدن شرائط موجب ترک جمعہ شود نہ باعث افزایش ظہر اندرین صورت بایں ہمہ آن مفتی وقت را تاکید جمعہ و ممانعت
از ادا ظہر بعد است و امید کہ ظہر باز دارد تا جمعہ مستقیم شوند و جمعہ را قایم کنند۔ بالجملہ ہر مسلمان کو لازم ہے کہ نماز جمعہ کو
ہر طرح اور ہر تقدیر پر ادا کرے کہ فرضیت اسکی حدیث اور قرآن سے ثابت ہے اور حدیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ تا قیامت
اسکی فرضیت رہیگی اور منکر اسکا کافر اور صرف کسی شرط کے نہ پائے جانے سے جمعہ کی فرضیت میں کچھ خلل واقع نہیں ہوتا
کما سبق مسئلہ نیت نماز جمعہ کی یوں کرے۔ نویت ان اسقط فرض الظہر عن ذمتی باداء رکعتی صلوٰۃ فرض الجمعۃ۔
نیت کرتا ہوں کہ اوتاروں فرض ظہر کا اپنے ذمہ سے باداء دو رکعت فرض جمعہ کے ولیکن ہذا آخر ما اردنا ایرادہ
فی مقدمۃ ہذا الکتاب واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

شروع رسالہ النور اللمعۃ فی خصائص الجمعۃ

قال الشیخ رحمۃ اللہ علیہ بعد التسمیۃ

الحمد للہ الذی خص ہذہ الامۃ المحمدیۃ بما ادخر لہا من الفضائل السنیۃ والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد خیر البریۃ وبعد فقد ذکر
الاستاذ شمس الدین ابن القیم فی کتاب الہدی لیوم الجمعۃ خصوصیات بضعا وعشرین وفاتہ اضعاف ما ذکر وقد رایت
استیعابہا فی ہذہ الکراسۃ مبتہلا علیہا ونبہت علی سبیل الایجاز وتتبعتہا فتحصلت منہا علی مائۃ خصوصیۃ واللہ الموفق
اور بعد حمد و صلوٰۃ کے پس تحقیق ذکر کیں استاذ شمس الدین ابن قیم نے کتاب الہدی میں واسطے جمعہ کے کچھ اوپر بیس خصوصیتیں اور چھوٹ گئیں ان سے
بہت زیادہ اور مجھے مناسب دکھائی دیا ان سب کا لانا اس مختصر میں آگاہ کر کے ان کی دلیلوں پر بطریق اختصار اور میں نے تلاش کیا تو پائیں سو خصوصیتیں
اور اللہ توفیق دینے والا۔ **الخصوصیۃ الاولی** انہ عید ہذہ الامۃ پہلی خصوصیت یہ ہے کہ وہ جمعہ اس امت کی عید ہے اخرج ابن ماجہ
عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ہذا یوم عید جعلہ اللہ للمسلمین فمن جاء الی الجمعۃ فلیغتسل وان کان طیب

فلیمس منہ وعلیکم بالسواک۔ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ عید کا دن ہے مقرر
کیا ہے اسکو اللہ نے مسلمانوں کے لیے سو جو کوئی آوے نماز جمعہ کی طرف تو اوس کو چاہیے کہ
نہاوے اور خوشبو ہو تو لگاوے اور لازم پکڑو مسواک کرنے کو۔ **ف** صاحب سفر السعادت
نے یہ خصوصیت ان الفاظ سے لکھی ہے کہ روز جمعہ عید ہے کہ ہر ہفتہ میں مکرر آتی ہے
اور بیان غسل روز جمعہ کا ۲۳ خصوصیت میں ہوگا **واخرج** الطبرانی فی الاوسط عن
ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی جمعۃ من الجمع معاشر المسلمین ان ہذا یوم
جعلہ اللہ لکم عیدا فاغتسلوا وعلیکم بالسواک۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جمعہ میں جمعوں سے اے گروہ مسلمانان یہ دن ہے
کہ مقرر کیا اللہ نے اسکو تمہارے لئے عید سو نہاؤ اور لازم پکڑو مسواک۔ **الخصوصیۃ الثامنۃ**
انہ یکرہ صومہ منفردا۔ دوسری خصوصیت یہ کہ روزہ جمعہ کا تنہا مکروہ ہے۔ **ف** سفر السعادت
میں ہے کہ روزہ جمعہ کا تنہا جمہور علما کے نزدیک مکروہ ہے کراہت تنزیہی اور امام ابو حنیفہ
اور امام مالک رح سے روایت ہے کہ مکروہ نہیں ہے اور ظاہر یہ ہے کہ طالب کو چاہیے کہ ہمیشہ
طاعت اور عبادت میں مشغول رہے تخصیص بعض اوقات کی اگرچہ متبرک ہوں کوئی چیز نہیں **اخرج**
الشیخین عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یصومن احدکم یوم الجمعۃ
الا ان یصوم قبلہ او بعدہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہرگز نہ روزہ رکھے کوئی تم میں سے فقط جمعہ کے دن مگر یوں کہ جمعہ سے پہلے روزہ رکھے
یا بعد **ف** یعنی صرف جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے خواہ پنجشنبہ اور جمعہ روزہ رکھے خواہ جمعہ اور
ہفتہ رکھے یعنی دو ملا کر رکھے۔ **واخرجا** عن جابر قال نہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن
صوم یوم الجمعۃ۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا جابر نے کہ منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فقط روز جمعہ سے **واخرج** البخاری عن جویریۃ ام المومنین رضی اللہ عنہا
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علیہا یوم الجمعۃ وہی صائمۃ فقال اصمت امس فقالت لا قال اتریدین

ان تصومی غدا قالت لا قال فافطری جویریہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اونکے پاس جمعہ کے دن اور وہ روزہ سے تہین پوچہا آپ نے
کیا تو نے کل روزہ رکہا تہا عرض کیا نہین پوچہا کیا کل روزہ رکہنے کا ارادہ ہے عرض کیا نہین
فرمایا تو افطار کر۔ واخرج الحاکم عن جنادة بن ابی امیة الازدی قال دخلت علی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم فی نفر من الازد یوم الجمعة فدعانا الی طعام بین یدیہ فقلنا انا صیام فقال اصمتم
امس قلنا لا قال فتصومون غدا قلنا لا قال فافطروا ولا تصوموا یوم الجمعة منفردا - عبادة بن ابی امیہ ازدی
سے روایت ہے کہا عبادة نے مین حاضر ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک
گروہ مین ازدسی جمعہ کے دن سو بلایا ہمکو آپ نے کہانے کو جو آپکے سامنے تہا ہمنے عرض کیا کہ ہم
روزہ دار ہین فرمایا کیا تمنے کل روزہ رکہا تہا عرض کیا نہین فرمایا کیا کل روزہ رکہو گے عرض کیا نہین
فرمایا تو افطار کرو نہ رکہو روزہ جمعہ کا تنہا۔ واخرج مسلم عن ابی ہریرة عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال لا تختصوا لیلة الجمعة بقیام من بین اللیالی ولا تختصوا یوم الجمعة بصیام من بین الایام
الا ان یکون فی صوم یصومہ احدکم - ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا آپ نے سب
راتوں مین سے جمعہ کی رات کو شب بیداری کے واسطے خاص نکرو اور دنون مین سے جمعہ کے دن کو
روزہ رکہنے کے واسطے خاص نکرو مگر اسطرح کہ اور دنون مین جنمین تم روزہ رکہتے ہو جمعہ کا دن
آپڑے۔ **ف** یعنے جن روزونکی تمکو عادت ہے اور رکہا کرتے ہو اونمین جمعہ کا دن آپڑے
تو مضائقہ نہین اوس جمعہ کے دن روزہ رکہنے کا سبب یہ ہے کہ عبادت کے واسطے سب
دن یکسان ہین اور بدون حکم شرع کے کسیوقت کو فضیلت نہین اور کسیکو درست نہین کہ اپنی طرف سے
کسیدن مین خصوصیت لگا دے۔ قال النووی الصحیح من مذہبنا وبہ قطع الجمہور کراہتہ صومہ منفردا
وفی وجہ انہ لا یکرہ الا لمن لو صامہ منعہ عن العبادة واضعفہ لحدیث احمد والترمذی والنسائی وغیرہم
عن ابن مسعود ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قلما کان یفطر یوم الجمعة واجابوا الاول عنہ بانہ صلی اللہ
علیہ وسلم کان لیصومہ الخمیس فوصل الجمعة بہ - کہا نووی نے ہمارا صحیح مذہب یہی ہے کہ روزہ جمعہ کا

تنہا مکروہ ہے اور اسی پر یقین کیا ہے جمہور نے اور دوسری وجہ مین یہ ہے کہ روزہ جمعہ کا
اوسکو مکروہ ہے کہ اگر روزہ رکھے گا تو اور عبادت سے مانع ہوگا یعنے روزہ اوسکو ناتوان کردیگا
تو اور عبادت نکر سکے گا اور ضعیف کیا ہے وجہ اول کو بدلیل حدیث احمد اور ترمذی اور نسائی وغیرہا
کے ابن مسعود سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کم تر روزہ چھوڑتے تھے جمعہ کا اور جواب دیا اس
دلیل کا قائلین وجہ اول نے اسطور پر کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم پنجشنبہ کا روزہ رکھا کرتے
تھے سو جمعہ کا دن بھی اوسکے ساتھ ملا لیتے تھے ۔ واختلف فی الحکمۃ التی کرہ صومہ لاجلہا والصحیح

کما قال النووی انہ کرہ لانہ شرع فیہ عبادات کثیرۃ من الذکر والدعاء والقراءۃ والصلوۃ علی النبی

صلی اللہ علیہ وسلم فاستحب فطرہ لیکون اعون علی اداء ہذہ الوظائف بنشاط من غیر ملل ولاسآمۃ

وہو نظیر الحاج بعرفات فان الاولی لہ الفطر بہذہ الحکمۃ اور اختلاف ہوا ہے حکمت مین جسکے
سبب روزہ جمعہ کا مکروہ ہوا اور صحیح موافق قول نووی کے یہ ہے کہ اسواسطے مکروہ ہے کہ جمعہ
کے دن بحکم شرع بہت سی عبادتین مقرر ہوئی ہین ذکر اور دعا اور پڑھنا قرآن شریف کا اور درود بھیجنا
نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر لہذا مستحب ہوا روزہ نرکھنا جمعہ کا تاکہ زیادہ قوت ہوان وظائف
کے ادا کرنے پر خوشی کے ساتھ بغیر تکان اور تکلیف کے اور یہ نظیر حج کرنے والی کی ہے عرفات
مین کہ اوسکو افطار بہتر ہے اسی حکمت سے قال فان قیل لو کان کذلک لم تزل الکراہۃ بصوم

قبلہ او بعدہ لبقاء المعنی المذکور فالجواب انہ یحصل لہ بفضیلۃ الصوم الذی قبلہ او بعدہ ما یجبر ما قد

یحصل من فتور او تقصیر فی وظائف یوم الجمعۃ بسبب صومہ کہا نووی نے اگر کوئی یہ کہے کہ اگر ایسا ہے
تو ایکدن قبل یا بعد جمعہ کے روزہ رکھنے سے بھی کراہت نہ دور ہو کیونکہ وہ وقت اب بھی موجود ہے
تو جواب اوس کا یہ ہے کہ جمعہ سے ایکروز قبل یا بعد روزہ رکھنے سے جو فضیلت حاصل ہوتی ہے
اوس سے وہ نقصان جو جمعہ کے روزہ سے جمعہ کے وظائف مین واقع ہوتا ہے جاتا رہتا ہے ۔

وقیل الحکمۃ خوف المبالغۃ فی تعظیمہ بحیث یفتتن بہ کما افتتن قوم بالسبت قال وہذا باطل منتقض

بصلوۃ الجمعۃ وسائر ما شرع فیہ من انواع الشعائر والتعظیم قال المیس فی غیرہ وقیل الحکمۃ خوف اعتقاد

وجوبہ قال وہذا استقض بغیرہ من الایام التی ندب صومہا وہذا ماذکرہ النووی وحکی غیرہ قولاً آخر

ان علتہ کونہ عیداً والعید لا یصام واختارہ ابن حجر وایدہ بحدیث الحاکم عن ابی ہریرۃ مرفوعاً یوم الجمعۃ

یوم عید فلا تجعلوا یوم عیدکم یوم صیامکم الا ان تصوموا قبلہ او بعدہ اور بعض نے کہا کہ حکمت کراہت

جمعہ کے روزہ کی خوف مبالغہ کا ہے تعظیم میں جمعہ کی کہ اوسکے سبب سے لوگ فتنہ میں پڑجاوین

جیسے کہ ایک قوم روز شنبہ کی تعظیم سے فتنہ میں پڑگئی (یعنی یہود) کہا نووی نے یہ باطل اور

نادرست ہے اسواسطے کہ نماز جمعہ اور تمام احکام شرع اور عبادات اسلام اور تعظیم جو جمعہ کے واسطے

ہے اوروں کے لیے نہین اور بعض نے کہا حکمت خوف اعتقاد واجب ہونے جمعہ کی روزہ کا ہے

کہا نووی نے یہ بھی نادرست ہے کیونکہ جمعہ کے سوا اور ایام مین بھی روزہ مستحب ہے یہ وہ ہے

جو نووی نے ذکر کیا اور نووی کے سوا اوروں نے یہ کہا ہے کہ علت کراہت روزہ جمعہ کی جمعہ کا عید ہونا ہے

اور عید کے دن روزہ نہین اور اسکو اختیار کیا ابن حجر نے اور تائید کی اسکی حدیث حاکم سے کہ روایت

کی اوسنے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً کہ روز جمعہ روز عید ہے سو مت مقرر کرو اپنے عید کے

دن کو روزہ کا دن مگر یون کہ ایکدن اوس سے پہلے یا پیچھے روزہ رکھو وروی ابن ابی شیبہ

عن علی قال من کان منکم متطوعاً من الشہر فلیصم یوم الخمیس ولا یصوم یوم الجمعۃ فانہ یوم طعام وشراب

وذکر - اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ جو کوئی تم مین سے نفل روزہ رکھے مہینہ

مین تو روزہ رکھے پنجشنبہ کو اور نہ رکھے جمعہ کو کہ وہ کھانے اور پینے اور ذکر کا دن ہے - وقال الاخرون

بل الحکمۃ مخالفۃ الیہود فانہم یصومون یوم عیدہم ای یفردونہ بالصوم فنہی عن التشبہ بہم کما خولفوا فی یوم

عاشوراء بالصیام یوم قبلہ او بعدہ وہذا القول ہو المختار عندی لانہ لا ینتقض بشئی - اور اوروں نے کہا ہے کہ علت

نہین بلکہ حکمت مخالفت یہود کی ہے کہ وہ روزہ رکھتے ہین اپنی عید کے دن فقط سو منع کیا گیا اونکی

مشابہت سے جیسے مخالفت اونکی کی گئی عاشورہ کے دن مین ایک دن پہلے یا پیچھے روزہ رکھنے

سے اور میرے نزدیک یہی قول مختار ہے کہ اوسپر کوئی اعتراض نہین ہوتا - الخصوصیۃ الثالثۃ

انہ یکرہ تخصیص لیلتہا بالقیام للحدیث السابق لکن اخرج الخطیب فی الروایۃ عن مالک من طریق اسمٰعیل

بن ابی اویس عن زوجۃ بنت مالک ابن انس ان اباہا مالکا کان یحیی لیلۃ الجمعۃ۔ تیسری خصوصیت یہ ہے کہ مکروہ ہے خاص کرنا جمعہ کی رات کا قیام کے ساتھ بدلیل حدیث سابق کے مگر بنت مالک ابن انس سے روایت ہے کہ باپ اوسکا مالک زندہ رکھتا تھا شب جمعہ کو یعنے جاگتا تھا قیام اور عبادت کے ساتھ) **الخصوصیۃ الرابعۃ** قراءۃ الم تنزیل وہل اتے علی الانسان فی صبحہا چوتھی خصوصیت پڑھنا الم تنزیل اور سورہ ہل اتے علے الانسان کا نماز صبح مین جمعہ کی۔ **اخرج** الشیخان عن ابی ہریرۃ قال کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم یقرأ یوم الجمعۃ فی صلوۃ الفجر الم تنزیل السجدہ وہل اتے علی الانسان وفی الباب عن ابن عباس وابن مسعود وعلی وغیرہم ولفظ ابن مسعود عند الطبرانی یدیم ذلک قیل والحکمۃ فی قرائتہما الاشارۃ علے ما فیہما من ذکر خلق آدم واحوال یوم القیامۃ لان ذلک کان ویقع یوم الجمعۃ ذکرہ ابن وحیۃ وقال غیرہ بل قصد السجدۃ الزاید۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے جمعہ کے دن فجر کی نماز مین الم تنزیل السجدہ اور ہل اتے علے الانسان اور اس باب مین ایک روایت ہے ابن عباس اور ابن مسعود اور علی وغیرہم رضی اللہ عنہم سے اور لفظ ابن مسعود کا نزدیک طبرانی کے یہ ہے (ہمیشہ کرتے تھے آپ اسکو) کہا گیا حکمت ان دونون سورہ کے پڑھنے مین اشارہ ہے پیدایش آدم علیہم اور احوال روز قیامت پر جو ان دونون سورہ مین مذکور ہے کیونکہ پیدایش آدم ہوئی اور قیامت ہوگی جمعہ کے دن ذکر کیا اسکو ابن وحیہ نے اور کہا اورون نے یون نہین بلکہ سورہ سجدہ کا قصد سجدہ زائد کی آپ پڑھتے تھے **واخرج** ابن ابی شیبۃ عن ابراہیم النخعی انہ قال یستحب ان یقرأ فی صبح یوم الجمعۃ بسورۃ فیہا سجدہ **واخرج** ایضا عنہ انہ قرأ سورہ مریم **واخرج** ابن عون قال کانوا یقرؤن فی الصبح یوم الجمعۃ بسورۃ فیہا سجدۃ۔ اور ابن ابی شیبہ نے روایت کی ابراہیم نخعی سے کہ مستحب ہے جمعہ کی نماز صبح مین ایسی سورہ پڑھنی جسمین سجدہ ہو اور انہین سے یہ بھی روایت ہے کہ انہون نے پڑھی سورہ مریم اور ابن عون سے روایت کی کہ پڑھتے تھے لوگ نماز صبح مین جمعہ کے دن کوئی سورہ جسمین سجدہ ہوتا۔ **ف** [illegible]

اور ہل اتے علی الانسان کے پڑھنے سے کچھ تخصیص روز جمعہ کی نہتھی سجدہ کے ساتھ جیسا کہ
بعضون نے گمان کیا ہے کہ اگر ان سورتون کا پڑھنا میسر نہو تو بعوض انکے اور کوئی سورہ پڑھے
جسمین سجدہ ہو یا اول رکعت مین سورہ سجدہ سجدہ تک پڑھے اور دوسرے مین بقیہ صورت
پڑھے حاصل یہ ہے کہ سورہ سجدہ اور ہل اتے علی الانسان کا پڑھنا جمعہ کے خواص سے ہے اور قسطلانی
مین ہے کہ ابن ماجہ مین لفظ یدیم ذلک نہین ہے اور بالجملہ یہ لفظ دلالت کرتا ہے مسنون ہونے پر
اور اسکو اخذ کیا ہے کوفیون اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور اکثر اہل علم نے صحابہ اور تابعین سے
اور مکروہ سمجہا ہے امام مالک نے بوجہ کراہت کی خوف سے اسکا کہ عام لوگ وجوب کا اعتقاد کرنے
لگین سگے تو چاہیے کہ کبھی کبھی ترک بھی کیجاوے واسطے دفع اس شبہہ کے اور ایسا ہی کہا ہے
صاحب محیط نے حنفیہ مین سے اور یہ کہ سوائے سورہ الم سجدہ کے اور کوئی سورہ سجدہ والی پڑھی
جاوے سو اسکو ابن سلام نے منع کیا ہے اور کہا یہ نماز کو باطل کرنیوالی ہے —

الخصوصیۃ الخامسۃ ان صلوۃ صبحہا افضل الصلوات عند اللہ - پانچویں خصوصیت
یہ ہے کہ نماز صبح جمعہ کی اللہ کے نزدیک سب نمازون سے افضل ہے **اخرج** سعید بن منصور
فی سننہ عن ابن عمر انہ فقد حمران فی صلوۃ الصبح فلما جاء قال ما شغلک عن ہذہ الصلوۃ اما علمت ان
اوجہ الصلوۃ عند اللہ صلوۃ الغداۃ من یوم الجمعۃ فی جماعۃ المسلمین - سعید بن منصور نے ابن عمر سے
روایت کی کہ انہون نے نہ پایا حمران کو نماز صبح مین پھر جب آیا حمران اوس سے پوچھا کس چیز نے
روکا تجکو اس نماز سے کیا تو نہین جانتا کہ زیادہ قدر و منزلت والی نماز اللہ کے نزدیک نماز صبح
ہے جمعہ کی مسلمانونکی جماعت مین **واخرجہ** البیہقی فی الشعب مرفوعا بلفظ ان افضل الصلوات
عند اللہ صلوۃ الصبح یوم الجمعۃ فی جماعۃ - اور بیہقی نے یہ حدیث اس لفظ کے ساتھ روایت کی
کہ بیشک افضل سب نمازون مین اللہ کے نزدیک نماز صبح ہے جمعہ کے دن جماعت مین
واخرج البزار والطبرانی عن ابی عبیدۃ بن الجراح قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ما من الصلوات صلوۃ افضل من صلوۃ الفجر یوم الجمعۃ فی الجماعۃ وما احسب من شہدہا منکم الا مغفورا لہ

اور روایت کی بزار اور طبرانی نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے نمازون مین کوئی نماز افضل نہین نماز فجر سے جمعہ کی جماعت کے ساتھہ اور مین نہین
گمان کرتا اوسکو جو حاضر ہو تم مین سے اس نماز مین مگر بخشا گیا - الخصوصیۃ السادسۃ
صلوۃ الجمعۃ واختصاصہا برکعتین وہی فی سائر الایام اربع - چھٹی خصوصیت نماز جمعہ ہے -
اور اوس کا خاص ہونا دو رکعت کے ساتھہ حال آنکہ وہ نماز اور سب دنون مین چار رکعت ہے
ف یعنے نماز جمعہ بجاے ظہر کے نماز کے ہے اور ظہر کی نماز اور دنون مین چار رکعت ہے
الخصوصیۃ السابعۃ انہا تعدل حجۃ - ساتوین خصوصیت یہ ہے کہ نماز جمعہ برابر ہے
ایک حج کے ثواب مین - اخرج حمید بن زنجویہ فی فضائل الاعمال والحافظ ابن ابی اسامۃ فی مسندہ
عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الجمعۃ حج المساکین - ابن عباس رض سے
روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جمعہ مسکینون کا حج ہے واخرج ابن
زنجویہ عن سعید بن المسیب قال الجمعۃ احب الی من حجۃ التطوع اور سعید بن مسیب سے روایت ہے
کہا اونہون نے البتہ جمعہ مجکو دوست زیادہ ہے حج نفل سے - الخصوصیۃ الثامنۃ الجہر فیہا
وصلوات النہار سریۃ - آٹھوین خصوصیت قرارت بالجہر ہے نماز جمعہ مین اور سب نمازین دن کی
سریہ مین (یعنے چپکے پڑہی جاتی ہین) الخصوصیۃ التاسعۃ قراءۃ الجمعۃ والمنافقین
نوین خصوصیت پڑہنا سورہ جمعہ اور منافقون کا نماز جمعہ مین - اخرج مسلم عن ابی ہریرۃ
قال سمعت النبی صلے اللہ علیہ وسلم یقرا فی الجمعۃ لسورۃ الجمعۃ واذا جاءک المنافقون واخرجہ
الطبرانی فی الاوسط بلفظ بالجمعۃ یحرض بہا المومنین وفی الثانیۃ لسورۃ المنافقین یقرع بہا المنافقین
مسلم نے ابو ہریرہ رض سے روایت کی کہا سنا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہتے تہے آپ نماز
جمعہ مین سورہ جمعہ اور اذا جاءک المنافقون اور روایت کیا اسکو طبرانی نے اوسط مین اس لفظ
کے ساتھہ (پڑہتے تہے آپ سورہ جمعہ کو آمادہ کرتے تہے مسلمانونکو جمعہ کی نماز پر اوس کے پڑہنے
سے اور دوسری رکعت مین پڑہتے تہے سورہ منافقون ڈراتے تہے اوسسے منافقون کو

لئے سورہ جمعہ کے پڑھنے سے مسلمان لوگ آمادہ اور مستعد ہوجاتے تھے نماز جمعہ پر اور سورہ
منافقون کے پڑھنے سے منافق لوگ خائف ہوجاتے تھے۔ ف مسوی میں ہے کہ سنت ہے
پہلی رکعت میں نماز جمعہ کی سورہ جمعہ اور دوسری میں هل اتاک یا سبح اسم یا منافقون پڑھنا اور کہا
محلی نے شرح موطا میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے سورہ جمعہ اور منافقون ایک وقت
میں اور سبح اسم اور غاشیہ دوسرے وقت میں جیسا کہ صحیح مسلم میں ہے اور حنفیہ کے نزدیک مکروہ
ہے معین کر لینا کچھ قرآن میں سے کسی نماز کے واسطے اور عالمگیریہ میں ہے کہ کراہت جب ہے
کہ دوسری شے کا پڑھنا مکروہ سمجھے اور اگر آسانی کے واسطے یا بغرض حصول برکت ساتھ قرأت
صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑھے تو کچھ کراہت نہیں مگر چاہئے کہ گاہ گاہ کوئی اور چیز بھی پڑھ لیا کرے
تاکہ جاہل یہ نہ سمجھیں کہ دوسری چیز کا پڑھنا جائز ہی نہیں ہے اور شرح سفر السعادت میں ہے
کہ پوری سورہ جمعہ یا منافقون نہ پڑھنا اور ایک ایک رکوع پڑھنا جیسا کہ بعض امام مساجد کرتے ہیں
یہ بھی مکروہ ہے اور خلاف سنت **الخصوصیۃ العاشرۃ والحادیۃ عشر والثانیۃ عشر**
والثالثۃ عشر اختصاصہا بالجماعۃ وباربعین وبمکان واحد من البلد وباذن السلطان
ندباً او اشتراطاً کما ہو مسطور فی کتب الفقہ واقوی ما رأیتہ للاختصاص باربعین ما اخرجہ الدارقطنی
فی سننہ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال مضت السنۃ ان فی کل اربعین فما فوق ذلک جمعۃ
دسویں خصوصیت خاص ہونا نماز جمعہ کا جماعت کے ساتھ۔ گیارھویں چالیس آدمی کا ہونا۔
بارھویں شہر میں ایک جگہ ہونا جمعہ کا۔ تیرھویں اذن سلطان کا جیسا کہ کتب فقہ میں بیان کیا
گیا ہے اور زیادہ قوی دلیل درباب اختصاص نماز جمعہ کی چالیس کے ساتھ روایت دارقطنی کی ہے جابر
بن عبد اللہ سے کہا جاری ہوئی سنت اس پر کہ چالیس اور اوس سے زیادہ میں جمعہ ہے۔
ف واضح ہو کہ گیارھویں اور تیرھویں خصوصیت کا بیان بذیل شرط دوم اور پنجم اور بارھویں
خصوصیت کا بیان وجہ اول اداے چار رکعت ظہر بعد الجمعہ میں مقدمۃ الکتاب سے تفصیل وار
لکھا گیا ہے کہ حنفیہ کے نزدیک چار پر سے نماز جمعہ ہوجاتی ہے اور مذہب راجح اور مفتی بہ

ایک شہر مین کسی جگہ نماز جمعہ درست ہے اور اذن سلطان کی کچھ ضرورت نہین اتفاق مسلمانان شہر واسطے ادا ے جمعہ کے قایمقام اذن سلطان ہے ۔ فلینظر تمہ **الخصوصیۃ الرابعۃ عشر**
اختصاصہا بارادۃ تحریق من تخلف عنہا چودہوین خصوصیت ارادہ جلا دینے گہر اون لوگون کا جو جمعہ کو ترک کرتے ہین **اخرج** الحاکم وقال صحیح علے شرط الشیخین عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لقوم یتخلفون عن الجمعۃ لقد ہممت ان آمر رجلا یصلی بالناس ثم احرق علے قوم یتخلفون عن الجمعۃ بیوتہم ۔ ابن مسعود رض سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اون لوگون کے حق مین جو پیچہے رہجاتے تہے جمعہ سے کہ بیشک ارادہ کیا کہ حکم کرون کسی شخص کو کہ لوگون کو جماعت کی نماز پڑہا دے پہر مین اون لوگون کے گہر جلا دون جو جمعہ کی نماز سے پیچہے رہجاتے ہین (یعنے بغیر ضرورت نماز چہوڑتے ہین) **ف** اس حدیث سے بکمال تاکید فرض ہونا نماز جمعہ کا ثابت ہوا اور اسیواسطے فقہ مین لکہا ہے کہ جو تین بار جمعہ ترک کرے اوسکی عدالت ساقط ہے گواہی کے لائق نہین ۔ **الخصوصیۃ الخامسۃ عشر**
الطبع علے قلب من ترکہا ۔ پندرہوین خصوصیت مہر ہو جانا تارک جمعہ کے دل پر **اخرج** مسلم عن ابن عمر و ابی ہریرۃ قالا قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لینتہین اقوام عن ودعہم الجمعات او لیختمن اللہ علے قلوبہم ثم لیکونن من الغافلین ابن عمر اور ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ضرور باز رہین لوگ جمعہ کے چہوڑنے سے نہین تو خدا اونکے دلون پر مہر کردیگا پہر بیشک وہ غافلون مین ہوجاوینگے ۔ **واخرج** ابوداود والترمذی وحسنہ والحاکم وصححہ وابن ماجۃ عن ابی الجعد الضمری ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال من ترک ثلاث جمع تہاونا بہا طبع اللہ علے قلبہ ۔ اور ابو الجعد ضمری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص چہوڑدے تین جمعہ سستی سے مہر کریگا اللہ اوس کے دل پر **ف** لمعات مین ہے کہ تہاون سے مراد ترک اہتمام جمعہ کا اور سستی ہے نہ استخفاف اور اہانت کیونکہ یہ تو خود کفر ہے بلکہ بیان اوس کے معصیت عظیمہ ہونے کا ہے جو حد طبع اور رین تک پہنچتی

واخرج الحاکم وابن ماجۃ عن جابر بن عبداللہ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال من ترک الجمعۃ ثلاثا من غیر ضرورۃ طبع اللہ علے قلبہ۔ اور جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص چھوڑ دے تین جمعہ بے ضرورت مہر کریگا اللہ اوسکے دل پر ف ضرورت یہ ہے کہ ظالم وغیرہ کا خوف ہو یا مینہ یا برف پڑتا ہو یا کیچڑ وغیرہ تو ان صورتوں میں تارک جمعہ منافق نہیں۔ واخرج سعید بن منصور عن ابی ہریرۃ قال من ترک ثلاث جمع من غیر علۃ طبع اللہ علے قلبہ وہو منافق۔ اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہا جو چھوڑ دے تین جمعہ بغیر مرض کے مہر کریگا اللہ اوس کے دل پر اور وہ منافق ہے۔ واخرج عن ابن عمر قال من ترک ثلاث جمع متوالیات من غیر علۃ ختم اللہ علے قلبہ بخاتم النفاق اور ابن عمر رض سے روایت ہے جو چھوڑ دے تین جمعہ قصداً بدون مرض کے مہر کرے گا اللہ اوسکے دل پر نفاق کی۔ واخرج الاصبہانی فی الترغیب عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من ترک الجمعۃ من غیر عذر لم یکن لہا کفارۃ دون یوم القیامۃ اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو چھوڑ دے جمعہ بدون عذر کے نہوگا کفارہ اوسکا ورے روز قیامت کے یعنے کوئی عمل خیر دنیا مین کفارہ اوس معصیت کا نہین ہوسکتا مگر روز قیامت مین خداوند کریم رحیم اپنی رحمت واسعہ سے بخشدے۔ واخرج عن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم احضروا الجمعۃ وادنوا من الامام فان الرجل یتخلف عن الجمعۃ حتی یتخلف عن الجنۃ وانہ لمن اہلہا۔ اور سمرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حاضر ہو تم جمعہ مین اور قریب ہو امام سے مقرر ایک شخص چھوڑتا ہے جمعہ سو وہ پیچھے ہو جاتا ہے جنت سے حال آنکہ وہ ہوتا ہے اہل جنت سے ف مہر کرنا دلپر کنایہ ہے غفلت ڈالنے سے دلوں پر یعنے باز رکھے گا قبول نصیحت سے کہا قاضی نے متکلمین نے اسمین بہت اختلاف کیا ہے سو بعضون نے کہا مراد مہر سے پیدا کرنا لطف کا ہے اور بعضون نے کہا مراد پیدا کرنا کفر کا ہے اونکے دلوں میں۔ الخصوصیۃ السادسۃ عشر وعشرۃ

الکفارۃ لمن ترکہا ۔ سولوین خصوصیت حکم اداکرنے کفارہ کا جمعہ کے ترک کرنیوالے کو

اخرج احمد وابوداؤد والنسائی والحاکم وابن ماجہ عن سعید بن جبیر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ترک الجمعۃ بغیر عذر فلیتصدق بدینار فان لم یجد فبنصف دینار سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ترک کرے جمعہ بغیر عذر کے تو چاہئے کہ صدقہ دے ایک دینار اور اگر نہ پاوے تو آدھا دینار ۔ واخرج ابوداؤد عن قدامۃ بن وبرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فاتتہ الجمعۃ من غیر عذر فلیتصدق بدرہم او نصف درہم او صاع حنطۃ او نصف صاع اور قدامہ بن وبرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکا جمعہ فوت ہو جاوے بغیر عذر کے وہ صدقہ دے ایک درہم یا آدھا درہم یا ایک صاع گیہون یا آدھا صاع ف دینار ساڑھے چار ماشہ سونیکا ہوتا ہے اور درہم چودہ قیراط اور قیراط پانچ جو تو درہم ستر جو کے برابر ہوا اور صاع ایک پیمانہ ہے جسمین آٹھ رطل سو ربا او ثُرو سما دے جسکے ایکہزار چالیس درہم ہوتے ہین مرقاۃ مین ہے کہ کہا ابن حجر نے اس صدقہ دینے سے گناہ ترک جمعہ کا بالکل رفع نہین ہوتا بلکہ البتہ تخفیف گناہ کی ہے ۔

الخصوصیۃ السابعۃ عشر الخطبۃ ۔ سترھوین خصوصیت خطبہ ہے ۔ الخصوصیۃ الثامنۃ عشر الانصات ۔ اٹھارھوین خصوصیت چپکا بیٹھا رہنا ۔ ف احادیث مین کہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک جب سے امام خطبہ کے لئے خروج کرے چپ رہنا واجب ہے اور کلام حرام اور صاحبین کے نزدیک خطبہ سے قبل اور بعد کلام جائز ہے اور مصفی مین ہے کہ چپ رہنا خطبہ کے وقت امام شافعی کے قول جدید مین سنت موکدہ ہے اور قول قدیم مین فرض اور کلام مکروہ تحریمی اور مواہب لدنیہ مین ہے کہ امام شافعی سے وجوب اور استحباب سکوت کے دونون روایتین ہین اور قاضیخان مین ہے کہ مستحب ہے قوم کو متوجہ ہونا امام کیطرف خطبہ کے وقت اور خطبہ کا سننا افضل ہے جواب سلام اور جواب چھینک سے اور درود شریف کے پڑھنے سے اور سراجیہ مین ہے کہ چھینکنے والے کو الحمد للہ رب العالمین کہنا چاہئے

اور درمختار مین ہے کہ جب خطیب یہ آیہ پڑہے (یاایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما)
تو بقول حسام الدین سننے والا اس آیہ کا درود شریف دلمین پڑہے اور شمس الائمہ سرخسی نے کہا کہ
نہ پڑہے اور میزان مین ہے کہ امام اعظم کے نزدیک خطبہ کے وقت کلام حرام ہے خطبہ سنے
یا نہ سنے یعنے دور بیٹہا ہوا ور خطبہ نہ سن سکتا ہو اوسکو بھی حرام ہے اور امام شافعی کے نزدیک
جو خطبہ نہ سنتا ہو اوسکو کلام کرنا جائز ہے مگر چپ رہنا مستحب ہے روی الشیخان عن ابیہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا قلت لصاحبک انصت یوم الجمعۃ والامام یخطب
فقد لغوت ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب
تو نے کہا اپنے ساتھی سے جمعہ کے دن چپ رہ درحالیکہ امام خطبہ پڑہتا ہو تو بیشک تو نے
لغو حرکت کی ف تو چاہیے کہ اشارہ سے منع کرے نہ زبان سے واخرج مسلم عن ابیہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من توضأ یوم الجمعۃ فاحسن الوضوء ثم اتی الجمعۃ فاستمع
وانصت غفر لہ ما بینہ وبین الجمعۃ وزیادۃ ثلثۃ ایام ومن مس الحصی فقد لغا۔ اور ابوہریرہ رضہ سے
روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے وضو کیا اچھی طرح سے
جمعہ کے دن (یعنے وضو کے فرض سنت مستحب سب بجا لایا) پہر مسجد مین آیا پہر خطبہ سنا کیا
اور چپکا بیٹہا رہا تو اوسکے گناہ صغیرہ بخشے گئے اوس وقت سے پچھلے جمعہ تک اور تین روز
زیادہ اور جو خطبہ کے وقت کنکریان ہٹا لا کیا (یعنے برابر کیا زمین کو سجدہ کے لئے) تو اوسنے
بیہودہ کام کیا واخرج ابوداود عن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال
من اغتسل یوم الجمعۃ ومس من طیب امرأتہ ان کان لہا ولبس من صالح ثیابہ ثم لم یتخط رقاب الناس
ولم یلغ عند الموعظۃ کانت کفارۃ لما بینہما ومن لغا وتخطی رقاب الناس کانت لہ ظہرا۔
اور عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جو نہایا جمعہ کے
دن اور خوشبو لگائی اپنی عورت کے پاس سے اگر تہی اوسکے پاس اور پہنی ستہرے
کپڑے پہر نہ پہلانگا لوگونکی گردنونپر اور نہ بک بک کی خطبہ کے وقت تو یہ افعال کفارہ ہین

صغیرہ گناہ ہوتے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور جسنے باتیں کی اور پھلانگا لوگوں کی گردنیں
اوس کے واسطے نماز ظہر ہے (یعنی جمعہ کے ثواب سے محروم رہا) ف بعض لوگوں کی عادت ہے
کہ جمعہ کے دن دیر کر آتے ہیں اور لوگوں کو پھلانگتے اور صفوں میں پہونچتے تکلیف دیتے اول صف میں جا
بیٹھتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ پھلانگنا اور صف چیرنا درست نہیں ہاں چاہئے کہ اول صف میں بیٹھ رہے
اور پیچھے آوے تو جہاں جگہ پاوے بیٹھ جاوے مگر امام کے واسطے تخطی روا ہے یعنی پھلانگنا
گردنوں کا مضائقہ نہیں بنا بر ضرورت - واخرج ابن ماجہ وسعید بن منصور عن ابی بن کعب ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرا یوم الجمعۃ سورۃ تبارک وہو قائم یذکر بایام اللہ وابو الدرداء
وابو ذر یغمزنی فقال متی انزلت ہذہ السورۃ انی لم اسمعہا الا الان فاشار الیہ ان اسکت فلما
انصرفوا قال سالتک متی انزلت ہذہ السورۃ فلم تخبرنی فقال ابی لیس لک من صلوتک الیوم
الا مالغوت فذہب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ واخبرہ بالذی قال ابی فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدق ابی - اور ابی بن کعب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے پڑھی جمعہ کے دن سورہ تبارک اور آپ کھڑے نصیحت دیتے تھے ساتھ ایام خدا کے
اور ابو الدرداء اور ابو ذر مجکو آنکھ مارتے تھے - پوچھا ابو ذر نے یہ سورہ کب نازل ہوئی میں نے
اسکو اسیوقت سنا سو اشارہ کیا اوسکو ابی نے کہ چپ رہ پھر جب لوٹے لوگ نماز جمعہ سے کہا ابو ذر نے
میں نے پوچھا تھا کہ یہ سورہ کب نازل ہوئی تو تو نے مجکو نہ بتلایا کہا ابی نے تجکو اپنی نماز سے
آج کچھ ثواب نہیں مگر یہی ہے بیہودہ بکنا پھر گیا ابو ذر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
اور یہ ماجرا ذکر کیا آپ سے اور خبر دی آپکو ابی کے قول سے تو فرمایا آپ نے سچ کہا ابی نے
ف فوز الکبیر میں ہے کہ ایام خدا سے مراد احوال گذشتہ ہیں انعام مطیعان اور تعذیب عاصیان
سے جیسے قصے حضرت ابراہیم اور انبیاء بنی اسرائیل وغیرہ کے واخرج سعید بن منصور عن ابی ہریرۃ
قال لا تقل سبحان اللہ والامام یخطب یوم الجمعۃ - اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہا ابو ہریرہ نے
مت کہہ سبحان اللہ اوسوقت میں کہ امام خطبہ جمعہ کا پڑھتا ہو - واخرج عن ابن عباس قال قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تکلم یوم الجمعۃ والامام یخطب فہو کالحمار یحمل اسفارا والذی یقول لہ انصت

لیس لہ جمعۃ اور ابن عباس رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کلام کرے اوس

حال میں کہ امام خطبہ پڑھتا ہو تو وہ مانند گدہے کی ہے کہ پیٹ پر لیے جاتا ہے کتابیں اور جو کہے اوس سے چپ رہ تو نہیں اوسکو

ثواب جمعہ کا ف (بسبب جاہل رہنے یعنو کو جو منع ہے اور گدہے کی مانند یہ کہ باوجود مشقت اور رنج اوٹھانے علم سے کچھ نفع نہیں اور یہ کنایہ ہے بے علم سے

الخصوصیۃ التاسعۃ عشر - تحریم الصلوۃ عند جلوس الامام علی المنبر - اونیسویں خصوصیت

حرام ہونا نماز کا وقت بیٹھنے امام کے منبر پر اخرج سعید بن منصور عن سعید بن المسیب قال خروج

الامام یقطع الصلوۃ وکلامہ یقطع الکلام - سعید بن مسیب سے روایت ہے کہا اونہوں نے خروج

امام کا قطع کرتا ہے نماز کو اور کلام امام کا (یعنے خطبہ) قطع کرتا ہے کلام کو واخرج عن ثعلبۃ ابن

ابی مالک قال کنا علی عہد عمر بن الخطاب یوم الجمعۃ نصلی فاذا خرج عمر تحدثنا فاذا تکلم سکتنا - اور

ثعلبہ بن ابی مالک سے روایت ہے کہا ہم تھے بعہد عمر بن الخطاب رض کے جمعہ کے دن نماز پڑہتے

تھے پھر جب حضرت عمر نکلتے (یعنے بارادہ خطبہ پڑہنے کے) تو ہم بات کرتے پھر جب وہ کلام کرتے

(یعنے خطبہ پڑہنے لگتے) تو ہم چپ ہوجاتے قال النووی فی شرح المہذب فاذا جلس الامام علی

المنبر حرم ابتداء صلوۃ النافلۃ وان کان فی صلوۃ خففہا بالاجماع نقلہ الماوردی وغیرہ قال البغوی

سواء کان صلی السنۃ ام لا قال النووی ویمنع بمجرد جلوس الامام علی المنبر لا یتوقف علی الاذان

نص علیہ الشافعی واصحابہ کہا نووی نے شرح مہذب میں جب بیٹھا امام منبر پر تو حرام ہوگیا شروع

کرنا نماز نفل کا اور اگر وہ نماز میں ہو تو نماز ہلکی کردے (یعنے قرات میں تخفیف کردے

یا بجاے چار رکعت کے دو پڑھے) اسمین سب کا اتفاق ہے نقل کیا یہ قول ماوردی وغیرہ نے

کہا بغوی نے نماز سنت ہو یا نفل برابر ہے کہا نووی نے نماز منع ہے بمجرد بیٹھنے امام کے منبر پر

اور اذان پر موقوف نہیں اسکی تصریح کی شافعی اور اونکے اصحاب نے ف کتب فقہ میں ہے کہ جب

امام خطبہ کے لیے نکلے تو نماز نفل اور سنت اور تحیۃ المسجد امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک حرام ہے

اگر سنت پڑہتا ہو اور امام خطبہ شروع کردے تو دو رکعت پر ختم کردے اور ایک روایت میں نماز تمام کرے

اگر تیسری رکعت کو کھڑا ہو گیا ہے مگر قراءت مین تخفیف کرے اور فتاوی سراجیہ مین ہے
کہ دو رکعت پر ختم کرے اور یہ قول مختار شمس الائمہ سرخسی کا ہے اور قاضی امام ابو عاصم
عامری نے کہا نماز تمام کرلی اور یہ قول مختار برہان الائمہ عبد العزیز بن عمر رح کا ہے فایدہ قال

سعید بن منصور حدثنا ہشام انبانی ابو معشر عن محمد بن قیس ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
لما امر سلیکا ان یصلے رکعتین مسک عن الخطبة حتی فرغ منہا - محمد بن قیس سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حکم دیا سلیک کو کہ پڑھنے دو رکعت نماز تو آپ خطبہ سے
رک گئے تھے تا آنکہ فارغ ہو گیا سلیک نماز سے **ف** واضح ہو کہ عنوان خصوصیت ہذا اور روایات
سابقہ سے حرمت نماز کے وقت خطبہ کے عموماً ثابت ہوتی ہے حال آنکہ امام شافعی اور امام احمد کے
نزدیک دو رکعت تحیۃ المسجد واجب ہے کہ بمجرد داخل ہونے مسجد کے پڑھے اگرچہ خطبہ ہوتا ہو
اور اس سے پہلے بیٹھنا مسجد مین مکروہ ہے لہذا شیخ مولف رح اس مقام پر یہ حدیث ظاہرا واللہ اعلم
واسطے رفع اوس شبہ کے لاتے ہین اور شافعیہ اس حدیث اور دیگر احادیث سے تحیۃ المسجد کے
تاکید وجوب پر استدلال کرتے ہین کہ خطبہ کے وقت بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
اس نماز کے پڑھنے کا حکم دیا اور اوپر مذکور ہو چکا ہے کہ حنفیہ کے نزدیک خطبہ کے وقت کوئی نماز
درست نہین بلکہ حرام ہے اور یہی مذہب امام مالک اور سفیان ثوری اور جمہور صحابہ اور تابعین کا
ہے اور یہی مروی ہے عمر و عثمان رضی اللہ عنہما سے کذا فی النووی اور ان حدیثون کا جواب اول
یہ ہے کہ یہ حکم خاص سلیک کے واسطے تھا کیونکہ یہ شخص برہنہ تھا اسواسطے اوسکو حکم ہوا تھا کہ
کھڑا ہو کر نماز پڑھے تا لوگ اوسکو برہنہ دیکھکر اوسکو کچھ کپڑا وغیرہ دین - چنانچہ ایسا ہوا ہے کہ
لوگون نے اوسکو کپڑا دیا شیخ عبد الحق قدس سرہ نے سفر السعادت مین لکھا ہے کہ یہ وجہ خالی
بعد سے نہین - دوم یہ کہ جب آپ نے اوس کو حکم نماز پڑھنے کا دیا تھا تو خطبہ موقوف کر دیا
تھا اور جب نماز سے فارغ ہوا تو خطبہ شروع کیا - سویم یہ کہ ہنوز خطبہ شروع ہی نہین ہوا تھا -
چنانچہ ان دونون امر پر خود سیاق حدیث دلالت کرتا ہے - چہارم یہ واقعہ پہلے منع ہونے نماز سے

وقت خطبہ تھا کذا فی عمدۃ القاری - پنجم شرح سفر السعادت میں ہے کہ بعض نے کہا ہے
کہ یہ نماز جسکے ادا کرنے کا حکم صادر ہوا نماز صبح کی تھی جو اس شخص سے فوت ہوگئی تھی آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے کشف یا وحی سے دریافت کر لیا تھا اور کلام اس باب میں بہت طویل ہے
اور فتح الباری میں تفصیل مذکور ہے اس مختصر کے لائق نہیں - **الخصوصیۃ العشرون**
النہی عن الاحتباء وقت الخطبۃ - بیسوین خصوصیت منع ہونا گوٹ مارنا خطبہ کے وقت -
احتبا اوس نشست کو کہتے ہین کہ رانین پیٹ سے ملا کر کپڑے یا ہاتھون سے باندہ دے
اور صحیفہ میں اسکو گوٹ مارنا کہتے ہین - روی ابو داود والترمذی وحسنہ والحاکم وصححہ وابن ماجۃ
عن معاذ بن انس ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نہی عن الحبوۃ یوم الجمعۃ والامام یخطب -
واخرجہ ابن ماجۃ من حدیث ابن عمر معاذ بن انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے منع فرمایا گوٹ مارنے سے جمعہ کے دن اوس حال مین کہ امام خطبہ پڑہتا ہو اور روایت
کیا اوسکو ابن ماجہ نے حدیث ابن عمر سے وقال ابو داود کان ابن عمر یحتبی والامام یخطب وکذلک
انس وجل الصحابۃ والتابعین قالوا لاباس بہا ولم یبلغنی ان احدا کرہہ الا عبادۃ بن نسی وقال الترمذی
کرہ قوم الحبوۃ وقت الخطبۃ ورخص فیہا آخرون وقال النووی فی شرح المہذب لاتکرہ عند الشافعی
ومالک واحمد والاوزاعی واصحاب الرای وغیرہم وکرہہا بعض اہل الحدیث للحدیث المذکور وقال الخطابی
والمعنی فیہا انہا تجلب النوم فیعرض طہارتہ للنقض ویمنع من استماع الخطبۃ اور کہا ابو داود نے کہ ابن عمر
گوٹ مارتے تھے بحالت خطبہ امام کے اور ایسے ہی انس اور بڑے بڑے صحابہ اور تابعین نے کہا
کہ اسمین کچھ مضائقہ نہین اور مجکو یہ خبر نہین پہونچی کہ کسینے اسکو مکروہ سمجھا ہو سواے عبادۃ بن
نسی کے اور کہا ترمذی نے مکروہ سمجہا ہے ایک قوم نے گوٹ مارنے کو خطبہ کے وقت اور دوسرون
نے رخصت دی ہے اور کہا نووی نے شرح مہذب مین گوٹ مارنا مکروہ نہین شافعی اور
مالک اور احمد اور اوزاعی اور مجتہدین وغیرہم کے نزدیک اور بعض اہل حدیث نے اسکو مکروہ
سمجہا ہے بدلیل حدیث مذکور کے اور کہا خطابی نے کہ سبب اسکا یہ ہے کہ گوٹ مارنے سے

نیند آجاتی ہے تو قریب ہے کہ وضو ٹوٹ جاوے اور خطبہ سننے سے مانع ہو —

الخصوصیة الحادیة والعشرون لنفی کراہة النافلة وقت الاستواء - اکیسوین خصوصیت

نہ مکروہ ہونا نماز نفل کا دوپہر کے وقت جمعہ کے دن - **اخرج** ابوداود عن ابی قتادة

عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم انہ کرہ الصلوة نصف النہار الا یوم الجمعة وقال ان جہنم تسجر الا یوم الجمعة

ابو قتادہ نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مکروہ ہے نماز دوپہر کی وقت مگر جمعہ کے دن

مکروہ نہین اور کہا ابو قتادہ نے کہ دوزخ جھونکا جاتا ہے دوپہر کے وقت ہر روز مگر جمعہ کے دن نہین

جھونکا جاتا - **ف** واضح ہو کہ اس مسئلہ مین علما کے تین قول ہین اول نہ مکروہ ہونا نماز کا وقت استوا

کسی حال مین خواہ نماز فوت شدہ قضا کرے یا نفل یا نذر یا نماز جنازہ اور خواہ جمعہ کے دن ہو یا غیر

جمعہ مین اور یہ مذہب امام مالک کا ہے - دوسرا قول مکروہ ہونا نماز کا وقت استوا کے جمعہ ہو یا غیر جمعہ

فرض یا نفل اور یہ مذہب امام اعظم رح کا ہے - تیسرا قول مکروہ ہونا سب دنون مین مگر جمعہ کے دن

وقت استوا کے نماز مکروہ نہین اور یہ مذہب امام شافعی اور ابو یوسف اور سب محققین کا ہے اور

تفصیل اسکی کتب فقہ مین مذکور ہے - **الخصوصیة الثانیة والعشرون** لا تسجر جہنم فی یومہا

للحدیث المذکور - بائیسوین خصوصیت یہ کہ دوزخ جھونکا نہین جاتا جمعہ کے دن بحدیث مذکور -

ف اسواسطے کہ گناہ باعث گرم کیے جانے دوزخ کے ہوتے ہین اور یہ دن سب دنون سے

افضل ہے اور محل ورود رحمت کا اور عبادات اور طاعات اسدن اور دنون سے زیادہ واقع ہوتے

ہین اور گناہ کمتر صادر ہوتے ہین یہانتک کہ بہت سے اہل فجور جمعہ کے دن بالکل مرتکب معاصی

نہین ہوتے - **الخصوصیة الثالثة والعشرون** استحباب الغسل لہا تئیسوین

خصوصیت مستحب ہونا غسل کا جمعہ کے دن نماز کے واسطے **روی الشیخان** عن ابن عمر قال

قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من جاء منکم الجمعة فلیغتسل - ابن عمر رض سے روایت ہے

کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی تم مین سے جمعہ کو آوے تو نہاوے —

واخرجا عن ابی سعید الخدری عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال غسل الجمعة واجب علی کل محتلم

اور ابو سعید خدری رض سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہانا جمعہ کا واجب ہے ہر بالغ پر واخرج الحاکم عن ابی قتادۃ قال سمعت رسول اللہ علیہ وسلم یقول من اغتسل یوم الجمعۃ کان فی طہارۃ الی الجمعۃ الاخری اور ابو قتادہ رض سے روایت ہے کہا سنا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے جو نہاوے جمعہ کے دن رہیگا طہارت مین دوسرے جمعہ تک واخرج الطبرانی عن ابی بکر الصدیق وعمران بن حصین قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اغتسل یوم الجمعۃ کفرت عنہ ذنوبہ وخطایاہ فاذا اخذ فی المشی کتب لہ بکل خطوۃ عشرون حسنۃ فاذا انصرف من الصلوۃ اجیز بعمل مائتی سنۃ اور ابو بکر صدیق اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے غسل کیا جمعہ کے دن اوتار دیے گئے اوسکے گناہ صغیرہ اور خطائین پہر جب چلنے لگا جمعہ کی نماز کے واسطے لکہی گئین ہر قدم پر بیس نیکیاں اور جب پہرا نماز سے بدلا دیا گیا برابر عمل نیک دوسو برس کے واخرج بسند رجالہ ثقات عن ابی امامۃ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال ان غسل یوم الجمعۃ لیسل الخطایا من اصول الشعر استلالا اور ابو امامہ نے روایت کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے غسل جمعہ کا بیشک کہینچ لیتا ہے خطاؤن کو بالونکی جڑون سے ف فتاوی قاضیخان مین ہے کہ غسل جمعہ کا سنت ہے اور مصفی اور مسوی مین ہے کہ علما کا اتفاق ہے کہ غسل جمعہ کا مستحب ہے اور حافظ ابن حجر نے ابن عباس اور حضرت عائشہ صدیقہ رض سے استحباب روایت کیا ہے اور اسی پر عمل جمہور صحابہ اور تابعین کا ہے اور لفظ وجوب جو حدیث مین مذکور ہے وہ محمول تو کید اور ترغیب پر ہے۔ اور شرح سفر السعادت مین ہے کہ امام ابو حنیفہ اور شافعی کے نزدیک غسل جمعہ کا سنت اور مستحب ہے اور امام احمد کے مذہب مین مختار استحباب ہے اور ایک روایت مین واجب اور امام مالک اور بعض حنبلیہ کے نزدیک واجب لیکن شرط صحت جمعہ نہین کہ بدون غسل کے نماز صحیح نہو اور شرح موطا ملا علی قاری سے مفہوم ہوتا ہے کہ پہلے مستحب تہا پہر سنت ہوا۔ منہاج مین ہے کہ وقت غسل جمعہ کا صبح سے ہے مگر قریب جانے مسجد کے افضل ہے اب رہا یہ امر کہ غسل جمعہ کا

واسطے ہے یا نماز جمعہ کے واسطے صحیح یہ ہے کہ نماز کے واسطے ہے جیسا کہ ہدایہ اور قاضیخان
مین ہے اور ملا علی قاری کا بھی یہی مذہب ہے - عالمگیریہ مین ہے کہ جسنے غسل کیا بعد فجر کے
پھر وضو ٹوٹ گیا اور وضو کرکے نماز جمعہ پڑھ لے تو سنت غسل کی ادا نہوگی - قسطلانی مین ہے جس شخص
کو خوف ہو کہ بعد غسل کے وہ امر پیش آویگا جو اوس کے نظافت یعنی صفائی کو مضر ہوگا تو اوسکو
مستحب ہے کہ غسل وقت جانے جمعہ کے کرے اور اسکی تصریح روضہ مین ہے اور جسنے غسل کیا
بعد فجر کے تو وہ کافی ہے نزدیک شافعیہ اور حنفیہ کے نزدیک مالکیہ اور اوزاعی کے اور
مراد یہ ہے کہ قریب نماز کے غسل بہتر ہے احیاء العلوم مین ہے کہ جسنے غسل کیا جمعہ کے دن
جنابت سے اوسکو چاہئے کہ اور ایکبار پانی اپنے بدن پر بہا دے بہ نیت غسل جمعہ اور اگر
اوسی پر اکتفا کی تو بھی صحیح ہے بشرطیکہ اس غسل سے نیت دونون غسل کی ہے یعنی جنابت
اور غسل جمعہ کے کنز العباد مین صلوٰۃ مسعودی سے لکھا ہے کہ ہمارے علما کے قول کے موافق
حدث حدث مین ملجاتا ہے یعنی اگرچہ کئی حدث ہون لیکن ایک ہی مین داخل ہین جسطرح ایک شخص
کو حدث ہوا یعنے وضو ٹوٹ گیا اور پھر نہلانے کی حاجت بھی ہوئی اور عید کا روز تہا یا عرفہ کا یا جمعہ کا
تو جب وہ ایک غسل کریگا تب سب غسل اوس سے ادا ہو جاوین گے -

الخصوصیۃ الرابعۃ والعشرون للجماع فیہ اجرین - چوبیسوین خصوصیت جمعہ کے
دن جماع کرنے مین دو اجر ہین - اخرج البیہقی فی الشعب بسند ضعیف عن ابی ہریرۃ قال
قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایعجز احدکم ان یجامع اہلہ فی کل جمعۃ فان لہ اجرین اثنین
اجر غسلہ واجر غسل امرأتہ - بیہقی نے ابوہریرہ رضہ سے بسند ضعیف روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا عاجز ہے کوئی تم مین سے کہ جماع کرے اپنی بی بی سے ہر جمعہ کے
دن سو مقرر اوسکے واسطے دو ثواب ہین ایک ثواب اپنے نہانے کا دوسرا ثواب اپنی بی بی کے
نہلانے کا - واخرج سعید بن منصور فی سننہ عن مکحول انہ سئل عن الرجل یغتسل من الجنابۃ
یوم الجمعۃ قال من فعل ذلک کان لہ اجران - اور روایت کی سعید بن منصور نے مکحول سے کہ اوسنے

پوچھا حال اوس شخص کا جو نہاتا ہے جنابت سے جمعہ کے دن کہا جو ایسا کرے اوسکو دو اجر ہین
صحبت کرلی جمعہ کو اسلئے بہتر ہے کہ اس سے خطرہ زنا کا نہین ہوتا اور حضور قلب سے نماز ہوتی
ہے اور کسر شہوت ہوتا ہے

الخصوصیۃ الخامسۃ والعشرون الی الثالثۃ والعشرین

استحباب السواک والطیب والدہن وازالۃ الظفر والشعر۔ پچیسوین خصوصیت اونتیسوین تک مستحب ہونا مسواک کرنا اور خوشبو لگانا۔ اور تیل لگانا اور ناخن۔ اور بال دور کرنا

اخرج الشیخان عن ابی سعید الخدری قال اشہد علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغسل یوم الجمعۃ واجب علی کل محتلم وان یستن وان یمس طیبا ان وجد۔ ابوسعید خدری رض سے روایت ہے کہا ابوسعید نے مین گواہی دیتا ہون رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر کہ نہانا روز جمعہ کا واجب ہے ہر بالغ پر اور مسواک کرنا اور خوشبو لگانا اگر میسر ہو۔ واخرج ابن ابی شیبۃ فی المصنف عن رجل عن الصحابۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلاث حق علی کل مسلم الغسل یوم الجمعۃ والسواک ویمس من طیب ان کان۔ اور روایت کی ابن ابی شیبہ نے ایک شخص سے صحابہ سے اونے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا آپ نے تین حق ہین ہر مسلمان پر نہانا جمعہ کے دن اور مسواک کرنا اور خوشبو لگانا اگر ہو۔ واخرج البخاری عن سلمان قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یغتسل رجل یوم الجمعۃ ویتطہر ما استطاع من طہر ویدہن من دہنہ ویمس من طیب بیتہ ثم یخرج فلا یفرق بین اثنین ثم یصلی ما کتب لہ ثم ینصت اذا تکلم الامام الا غفر لہ ما بینہ وبین الجمعۃ الاخری اور سلمان سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نہاوے جمعہ کے دن اور طہارت کرے جسقدر ہو سکے اور تیل لگاوے اور خوشبو لے اپنی گہر کی خوشبو سے پہر نکلے مسجد کیطرف پہر نہ فرق کرے دو شخصون مین پہر نماز پڑہے جو اوسکے مقدر ہتی یعنی سنت جمعہ یا قضا یا نوافل پہر چپ رہے جبکہ امام خطبہ پڑہے بخشے جاوینگے اوسکے گناہ اوس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک **ف** پاکی حاصل کرے یعنی لبین لواوے اور ناخن کترواوے اور زیر ناف کے بال اور بغلون کے بال دور کرے اور نہ فرق کرے دو شخصون مین یعنے اگر مسجد مین

باپ بیٹا اور بہائی یا دو شخص بیٹھے ہون کہ آپس مین محبت رکہتے ہون اونکے درمیان مین نہ ہو بیٹھے
یا یہ کہ جگہ ہو اونکے درمیان مین تو اونکو اوٹہانا ہوگی یا یہ کہ نہ فرق کرے قدم رکہنے سے یعنے
جیر پہاڑ کر جانے کا ارادہ نہ کرے بلکہ جہان جگہ پاوے رہین بیٹھ جاوے اور درحقیقت اس
حدیث مین اشارہ ہے اول وقت مسجد مین جانے کا تا حاجت فرق کرنے اور پہلانگنے کی نہ پڑے
واللہ اعلم ۔ واخرج الحاکم عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم الجمعۃ ایہا الناس
اذا کان ہذا الیوم فاغتسلوا ولیمس احدکم اطیب ما یجد من طیبہ او دہنہ اور ابن عباس رض سے روایت
ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن اے لوگو جب ہو یہ دن تو نہاؤ اور چاہیے کہ
لگاوے کوئی تم مین سے زیادہ خوشبودار چیز یا تیل واخرج البزار والطبرانی فی الاوسط والبیہقی
فی الشعب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقلم اظفارہ ویقص شاربہ یوم الجمعۃ قبل ان یخرج
الی الصلوۃ ۔ اور روایت کی بزار اور طبرانی نے اوسط مین اور بیہقی نے شعب الایمان مین کہ مقرر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ناخن کترواتے تہے اور لبین لواتے تہے جمعہ کے دن نماز سے پہلے ۔
واخرج فی الاوسط عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قلم اظفارہ یوم الجمعۃ
وقی من السوء الی مثلہا ۔ اور روایت کی اوسط مین عائشہ رض سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے جسنے ناخن کتروائے جمعہ کے دن نگاہ رکہا جاویگا برائی سے اگلے جمعہ تک واخرج
سعید بن منصور فی سننہ عن راشد بن سعد قال کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقولون
من اغتسل یوم الجمعۃ واستاک وقلم اظفارہ فقد اوجب ۔ اور راشد بن سعد سے روایت ہے کہا
اونہون نے تہے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تہے جسنے غسل کیا جمعہ کے دن
اور مسواک کی اور کتروائی ناخن تو مقرر واجب کی (یعنے جنت یا مغفرت) واخرج عن مکحول قال من
قص اظفارہ وشاربہ یوم الجمعۃ لم یمت من الماء الاصفر اور مکحول سے روایت ہے اور کہا مکحول نے جسنے
کتروائے اپنے ناخن اور مونچہین جمعہ کے دن نہ مریگا زرد پانی سے واخرج سعید بن منصور وابن ابی
شیبۃ عن حمید بن عبد الرحمن الحمیدی قال کان یقال من قلم اظفارہ یوم الجمعۃ اخرج اللہ منہ دا ر

وادخل فیہ شفاء ۔ اور حمید بن عبد الرحمن حمیری سے روایت ہے کہا حمید نے کہا جاتا تھا یہہ کہ جسنے کتروائے اپنے ناخن جمعہ کے دن دور کریگا اللہ اوس سے بیماری اور داخل کریگا اوسمین شفا

ف طحطاوی اور در مختار مین ہے کہ بال مونڈانا اور ناخن کتروانا بعد نماز جمعہ کے افضل ہے کہ جمعہ کے دن اوسکی نماز کے گواہ ہونگے ۔ **الخصوصیۃ الثلاثون استحباب لبس احسن الثیاب**

تیسوین خصوصیت مستحب ہونا پہنا اچھے کپڑونکا ۔ اخرج احمد وابو داود والحاکم عن ابی سعید وابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اغتسل یوم الجمعۃ واستن ومس من طیب ان کان عندہ ولبس من احسن ثیابہ ثم خرج حتی یاتی المسجد ولم یتخط رقاب الناس ثم رکع ماشاء اللہ ان یرکع وانصت اذا خرج الامام کانت کفارۃ لما بینہا وبین الجمعۃ التی قبلہا واخرج احمد عن ابی ایوب الانصاری وابی الدرداء والحاکم اخرجہ عن ابی ذر ابو سعید وابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نہاوے جمعہ کے دن اور مسواک کرے اور لگاوے خوشبو اگر ہو اوسکے پاس اور پہنے اچھے کپڑے پھر نکلے یہانتک کہ آوے مسجد مین اور نہ پہلانگے لوگون کی گردنین پھر پڑھے نماز جو اوسکے نصیب مین تھی اور چپ رہے جب نکلے امام تو ہوگا کفارہ صغیرہ گناہونکا اوسکے پہلے جمعہ تک ۔ اور روایت کی احمد نے ابو ایوب انصاری اور ابو الدرداء سے اور حاکم نے ابوذر سے ایسی ہی ۔ واخرج البیہقی عن جابر بن عبد اللہ قال کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم برد یلبسہ فی العیدین والجمعۃ اور جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چادر جسکو عیدین اور جمعہ مین پہنتے تھے واخرج ابو داود عن ابن سلام انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما علی احدکم ان وجد ان یتخذ ثوبین لیوم الجمعۃ سوی ثوبی مہنتہ ۔ واخرج ابن ماجہ مثلہ من حدیث عائشہ والبیہقی فی الشعب مثلہ من حدیث انس اور ابن سلام سے روایت ہے کہ اونہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے کیا نقصان ہے تم مین سے کسی کو اگر مقدور رکہو کہ بناوے دو کپڑے جمعہ کے دن کے واسطے سوا دو کپڑون اپنے کاروبار کرنیکے اور ایسی ہی روایت کی ابن ماجہ نے حدیث عائشہ سے اور بیہقی نے شعب مین حدیث انس سے ف کپڑے کاروبار کے وہ

جنکو ہمیشہ گہر مین پہنے رہتا ہے کہ اوسنے کار گہر کا بہی کرتا ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی کپڑے جمعہ اور عیدین کے لیے بنا رکہے تو منافی زہد کی نہین چنانچہ حضرت کے بہی تہی کہ خاص عید اور جمعہ ہی کو پہنتے تہے **واخرج** الطبرانی فی الاوسط عن عائشة قالت کان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثوبان یلبسہما فی جمعتہ فاذا انصرف طویناہما الی مثلہ - اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو کپڑے جنکو پہنتے تہے جمعہ مین پہر جب لوٹتے آپ جمعہ سے لپیٹ رکہتے ہم اونکو دوسرے جمعہ کے واسطے **واخرج** فی الکبیر عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ وملائکتہ یصلون علی اصحاب العمائم یوم الجمعة اور ابو الدرداء سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر اللہ اور فرشتے اوسکی رحمت بہیجتے ہین عمامہ والون پر جمعہ کے دن **ف** کہا غزالی نے عمامہ جمعہ کے دن مستحب ہے اور مسلم نے عمرو بن حریث سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا جمعہ کے دن اور سر مبارک پر عمامہ سیاہ تہا جسکے دونوں سرے دونوں مونڈہون کے درمیان چہوڑے تہے اور در مختار مین ہے کہ سیاہ کپڑا پہنا سنت ہے (یعنے امام کو) مظاہر حق مین آیا ہے کہ نماز پڑہنے عمامہ سے بہتر ہے ستر نمازون سے جو بغیر عمامہ کے ہون اور کہا طیبی نے کہ اس حدیث سے یہ نکلا کہ کہ زینت کا کپڑا پہننا جمعہ کے دن اور عمامہ سیاہ باندہنا اور لٹکانا دونون سرون کا مونڈہون کے بیچ مین سنت ہے انتہی — اور میرک نے کہا کہ یہ خطبہ حضرت کے مرض موت مین تہا اور زیلعی نے کہا کہ سنت ہے سیاہ کپڑا پہننا - اور صاحب مدخل نے لکہا ہے کہ حضرت کا عمامہ سات ہاتہ کا تہا اور سیوطی نے نقل کیا ہے باندہنا عمامہ سیاہ کا بہت صحابہ اور تابعین سے اونمین سے انس بن مالک اور عمار بن یاسر اور معاویہ اور ابو درداء اور ربا اور عبد الرحمن بن عوف اور واثلہ اور سعید بن مسیب اور حسن بصری اور سعید بن جبیر وغیرہ ہین اور نووی نے لکہا ہے کہ جائز ہے باندہنا عمامہ کا ساتہ چہوڑنے شملہ کے اور کسی مین ان دونون مین سے کراہت نہین اور مدارج النبوة مین ہے کہ جمعہ کے دن سیاہ عمامہ مستحب ہے اور حنفیہ کے نزدیک سب وقتون مین درست ہے اور بعض روایتون مین

ذکر سفید لباس کا خاص واقع ہوا ہے کہ وہ آپ کو بہت پسند تھا شرح سفر السعادت مین ہے کہ دونون سرے عمامہ کے مونڈہون مین چہوڑنا جسکو بعض نے تکویر عمامہ سے تعبیر کیا ہے آپ کی عادت نہ تہی بلکہ گاہ گاہ یہ آپ کا فعل تہا جمعہ کے ساتہہ خاص نہین۔

الخصوصیۃ الحادیۃ والثلثون تجمیر المسجد اکتیسوین خصوصیت عود سلگانا مسجد مین

اخرج الزبیر بن بکار فی اخبار المدینۃ من مرسل حسن بن علی بن حسین ابن حسن ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم امر باجمار المسجد یوم الجمعۃ روایت کی زبیر بن بکار نے اخبار المدینۃ مین مرسل حسن بن علی بن حسین ابن حسن سے کہ مقرر رسول اللہ صلے اللہ علیہ نے حکم دیا خوشبو کرنے مسجد کا جمعہ کے دن **واخرج** من مرسل مکحول قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جنبوا مساجدکم صبیانکم ومجانینکم وشرائکم وبیعکم ورفع اصواتکم وسلاحکم وجمروہا فی کل جمعۃ۔ اور مرسل مکحول سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بچاؤ اپنی مسجدونکو اپنے بچون اور مجنونون اور خرید وفروخت اور اونچی آوازون اور ہتیارون اپنے سے اور خوشبو کرو مسجدونکو ہر جمعہ کے دن **واخرج** ابن ابی شیبۃ وابو یعلے عن ابن عمران عمر کان یجمر المسجد فی کل جمعۃ اور ابن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت عمر رض خوشبو کرتے تہے مسجد کو ہر جمعہ مین

ف شرح سفر السعادت مین ہے کہ تجمیر کے معنے عود جلانے کے ہین اور اصل مراد خوشبو کرنا مسجد کا ہے کسی خوشبو سے ہو بسبب حضور ملائکہ اور جمع ہونے ملائکہ کے نزدیک بو ہی خوش کی اور نفرت ہونا انکو بو بد سے اور اسیواسطے ذکر کی مجلسونمین اسکو مستحسن رکہا ہے اور نیز واسطے دفع کرنے بوے بد کے کہ لوگونکے کپڑون اور پسینون سے آتی ہے۔

الخصوصیۃ الثانیۃ والثلثون التبکیر بتیسوین خصوصیت اول وقت جانا مسجد مین

روی الشیخان عن انس قال کنا نبکر بالجمعۃ ونقیل بعد الجمعۃ انس رض سے روایت ہے کہ کہا انس نے ہم اول وقت جاتے تہے جمعہ مین اور سوتے تہے دوپہر کا سونا جمعہ کے بعد **واخرج** الشیخان عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال من اغتسل یوم الجمعۃ ثم راح فی الساعۃ الاولے فکانما قرب بدنۃ ومن راح فی الساعۃ الثانیۃ

فکانما قرب بقرة ومن راح فی الساعة الثالثة فکانما قرب کبشا اقرن ومن راح فی الساعة الرابعة فکانما

قرب دجاجة ومن راح فی الساعة الخامسة فکانما قرب بیضة فاذا خرج الامام حضرت الملائکة یستمعون الذکر

اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نہایا جمعہ کے دن

پہر اول ساعت مسجد مین آیا تو جیسے اونٹ قربانی کیا اور جو دوسری ساعت آیا تو جیسے گاے بیل قربانی

کیا اور جو تیسری ساعت آیا تو جیسے سینگ والا دنبہ قربانی کیا اور جو چوتہی گہری آیا تو جیسے مرغی قربانی

کی اور جو پانچوین گہری آیا تو جیسے ایک انڈا خدا کی راہ مین دیا پہر جب امام خطبہ پڑہنے کو نکلا تو فرشتے

خطبہ اور نماز سننے کو دروازہ چہوڑ مسجد مین آجاتے ہین ف واضح ہو کہ اس مسئلہ مین اختلاف ہے

کہ یہ ساعات بعد فجر کے ہین یا بعد زوال کے امام مالک اور بعض علما کے نزدیک بعد زوال کے ہین اور

یہ ساعات سے چہوٹے چہوٹے لحظے مین بعد زوال اور امام شافعی اور جمہور شافعیہ اور ابن حبیب مالکی

اور جمہور علما کا یہ مذہب ہے کہ بعد فجر کے ہین اور ساعت سے مراد بارہوان حصہ دن کا ہے کیونکہ فضل

اور استحباب تبکیر اور تعجیل مین ہے اور بعد زوال کے تو خود وقت نماز کا ہو جاتا ہے اور بعد اذان

اول کے سعی نکرنا خود حرام اور امام مالک پر بعض مالکیہ نے انکار کیا ہے کہ یہ قول اونکا مخالف حدیث

کے ہے اور شرح سفر السعادت مین ہے کہ خلاصہ یہ ہے کہ ساعت اور ساعت نماز کے واسطے

ابتدا طلوع فجر سے ہے اور نہایت خروج امام تک خطبہ کے واسطے اور عادت سلف کی مختلف تہی

اور نووی نے کہا یہی صواب ہے اور یہی مقتضاے حدیث اور معنی کا ہے اور غزالی نے کہا تعین

ساعات اسطرح ہے کہ ساعت اول طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک۔ دوسری ارتفاع

تک۔ تیسری انبساط تک۔ چوتہے پیرون کے جلنے تک گرمی سے۔ پانچوین زوال تک واللہ

اعلم بالصواب۔ واخرج البخاری عن ابی ہریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان

یوم الجمعة کان علی کل باب من ابواب المسجد ملائکة یکتبون الاول فالاول فاذا جلس الامام طووا الصحف وجاؤا

یستمعون الذکر اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمعہ کا

دن ہوتا ہے تو مسجد کے سب دروازون پر فرشتے ہوتے ہین لکہتے جاتے ہین کہ فلانا شخص آیا اوسکے بعد

فلانا پھر جب امام خطبہ کے واسطے منبر پر بیٹھا تو لپیٹ ڈالتے ہین اون کاغذونکو جنمین لوگونکے نام لکھتے جاتے تھے اور مسجد مین آجاتے ہین خدا کا ذکر سننے کو یعنے خطبہ اور نماز۔

ف فرشتے جمعہ کے دن مسجدونکے دروازونپر لکھتے جاتے ہین کہ کون آگے آیا اور کون پیچھے آیا جب تک امام خطبہ نہین شروع کرتا اور خطبہ کے وقت مسجد مین آبیٹھتے ہین پھر آنیوالونکے نام اپنے دفتر مین نہین لکھتے اور یہ فرشتے سواے لکھنے والون اعمال کے ہین اور شرح سفر السعادت مین ہے کہ ایک حدیث مین آیا ہے کہ فرشتے دعا کرتے ہین آنیوالونکے حق مین۔ خداوندا اگر گمراہ ہے تو اوسکو ہدایت کر اگر فقیر ہے تو غنی کر اگر بیمار ہے تو عافیت دے۔

واخرج ابن ماجہ والبیہقی عن ابن مسعود انہ اتی الجمعۃ فوجد ثلاثۃ سبقوہ فقال رابع اربعۃ وما رابع اربعۃ ببعید انی سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول ان الناس یجلسون من اللہ یوم القیمۃ علے قدر رواحہم الی الجمعات الاول والثانی والثالث قال البیہقی قولہ من اللہ ای من عرشہ وکرامتہ ۔ ابن مسعود رض سے روایت ہے کہ وہ آئے جمعہ مین سو پائے تین شخص کہ اونسے پہلے آچکے تھے تو کہا ابن مسعود نے اپنے دل مین کہ مین چوتھا چار مین کا ہون اور کسقدر چوتھا چار مین کا دور ہے سنا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے کہ بیٹھینگے لوگ قیامت کے دن اللہ سے بقدر اپنے جانیکے جمعون مین پہلا اور دوسرا اور تیسرا کہا بیہقی نے اللہ سے یعنی اوس کے عرش اور کرامت سے **ف** کسقدر چوتھا چار کا دور ہے یہ کلام ابن مسعود کا بطور تعجب اور استفہام کے ہے یعنی چوتھا چار کا بہت دور ہی ثواب سے گویا اپنے نفس کو ڈرایا دیر آنے پر اور یہ بھی احتمال ہے کہ ما نافیہ ہو یعنی نہین چوتھا چار کا دور کہ دور رہی خیر اور جنت سے اور احیاء العلوم مین ہے کہ قرن اول مین دیکھتے تھے کہ بعد فجر کے سب طرفین بھری ہوتی تھین آدمیون سے کہ جاتے تھے چراغون کی روشنی مین اور ازدحام کرتے تھے جامع مسجد کے جانے مین مثل ایام عیدین کے تاآنکہ یہ سب باتین متروک ہوگیین تو کہتے تھے کہنے والے اول بدعت جو اسلام مین پیدا ہوئی ترک کرنا ہے اول وقت جانے کا جمعہ مین اور کیسے نہو کہ

کہ مسلمانون کو حیا نہین یہود اور نصاری سے کہ وہ اول وقت جاتے ہین اپنے کلیسا اور
عبادت خانونمین سنیچر اور اتوار کے دن - **واخرج** سعید بن منصور عن ابن مسعود
قال بادروا بالغداة فی الدنیا الی الجمعات فان اللہ یبرز لاہل الجنة یوم الجمعة علے کثیب من کافور
ابیض فیکون الناس منہ فی الدنو کغدوہم فی الدنیا الی الجمعة اور ابن مسعود سے روایت ہے کہا
اونہون نے اول وقت صبح کے آؤ دنیا مین جمعہ کے واسطے مقرر اللہ ظاہر ہوگا اہل جنت کے واسطے
جمعہ کے دن کافور سفید کے ڈہیر پر تو ہونگے لوگ نزدیکی مین اللہ سے جیسے دنیا مین اول وقت
جاتے تہے جمعہ مین **ف** یعنے نزدیکی اللہ کی باعتبار اول وقت آنے جمعہ کے حاصل ہوگی سو
جو سب سے پہلے اول وقت جمعہ کو جاویگا وہ سب سے زیادہ قریب ہوگا اللہ سے اور علی ہذا القیاس
درجہ بدرجہ واللہ اعلم **واخرج** حمید بن زنجویہ فی فضائل الاعمال عن القاسم بن مخیمرة
قال اذا راح الرجل الی المسجد کانت خطاہ بخطوة درجة وبخطوة کفارة وکتب لہ بکل انسان جاء بعدہ
قیراط قیراط - اور قاسم بن مخیمرہ سے روایت ہے کہا جب اول وقت گیا مرد مسجد مین ہونگے قدم
اوسکے یون کہ ایک قدم پر ایک درجہ اور دوسرے قدم پر کفارہ اور لکہا جاوے اوس کے حق مین
بمقابلہ پیچہے آنیوالے کے ایک ایک قیراط ثواب -

الخصوصیة الثالثة والثلاثون لا یستحب الابراد بہا فی شدة الحر بخلاف سائر الایام
تینتیسوین خصوصیت مستحب نہین اور دیر سے پڑہنا نماز جمعہ کا گرمی کی شدت مین بخلاف اور دنونکے
اخرج البخاری عن انس کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم اذا اشتد الحر ابرد بالصلوة لغیر الجمعة
انس رض سے روایت ہے کہا جب گرمی کی شدت ہوتی تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم دیر سے
پڑہتے نماز سوائے نماز جمعہ کے **ف** یعنے گرمی کے موسم مین نمازین دیر سے پڑہتے اور
سردی مین سویرے مگر جمعہ کی نماز گرمی مین بہی سویرے ہی پڑہتے -

الخصوصیة الرابعة والثلاثون تاخیر الغداء والقیلولة منہا چونتیسوین خصوصیت
دیر کرنا قیلولہ اور دن کے کہانے مین نماز جمعہ سے **ف** قیلولہ کہتے ہین استراحت کرنیکو

دوپہر مین خواہ سووی یا نہ سووی اور غدا کہتے ہین دوپہر سے پہلے کہانا کہانیکو —

اخرج الشیخان عن سہل بن سعد قال ما کنا نقیل ولا نتغدی الا بعد الجمعة —
سہل بن سعد سے روایت ہے کہا ہم نہ قیلولہ کرتے تہے اور نہ کہاتے کہانا دن کا مگر بعد نماز جمعہ کے **ف** حاصل یہ ہے کہ سویرے نماز جمعہ کو جاتے تہے قیلولہ اور کہانا کہانے مین مشغول نہوتے تہے بلکہ یہ کام بعد نماز کے کرتے تہے — **واخرج** البخاری عنہ قال کنا نصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم الجمعة ثم تکون القائلة — اور سہل بن سعد سے روایت ہے کہا سہل نے کہ ہم نماز جمعہ پڑہتے تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اوسکے بعد سوتا تہا قیلولہ **واخرج** سعید بن منصور فی سننہ عن محمد بن سیرین قال کان یکرہ النوم یوم الجمعة ویقال فیہ قولا شدیدا وکانوا یقولون مثلہ کمثل سریة خفقوا وتدری ما خفقوا لم یصیبوا شیئا —

اور محمد بن سیرین سے روایت ہے کہا اونہون نے مکروہ تہا سونا نماز جمعہ سے پہلے اور اس سونے کے باب مین سخت بات کہی جاتی تہی اور کہتے تہے کہ مثل سونے والے کی مانند مثل ایک لشکر کے ہے کہ اونگہہ گیا اور تو جانتا ہے کیا اونگہنا یہ ہے کہ نہ پہونچا یہ لشکر مراد کو —
ف یعنے لشکر جو جاتا تہا راہ مین سوگیا تو منزل مقصود کو نہ پہونچا ایسا ہی حال سونے والے کا حال ہے جو نماز جمعہ سے پہلے سوگیا اور غافل ہوگیا تو اغلب ہے کہ نماز فوت ہوجاوے اور محروم رہجاوے واللہ اعلم — کہا امام نووی نے یہ حدیثین ظاہر ہین جمعہ کے جلد جانے مین اور جمہور نے ان حدیثون کو مبالغہ تعجیل پر حمل کیا ہے اور یہ لوگ غدا اور قیلولہ بعد نماز جمعہ کے کرتے تہے اسواسطے کہ ان چیزون کے مشغول ہوجانے مین ڈرہ خوف فوت ہوجانے جمعہ کا یا خوف تکبیر تحریمہ کا کرتے تہے — اور قسطلانی مین ہے کہ ما نقیل ولا نتغدی — اسی تمسک کیا ہے امام احمد نے جواز نماز جمعہ پر قبل زوال کے اور جواب یہ ہے کہ قیلولہ اور غدا جو کہ جمعہ کے تہے مین قبل جمعہ کے فوت ہوجاتا تہا اوسکے عوض بعد نماز جمعہ کے کرتے تہے —

الخصوصیت الخامسة والثلاثون تضعیف اجر الذاہب الیہا بکل خطوة

اجر سنۃ ستینسویں خصوصیت کثرت ثواب جانے والے جمعہ کے ہر قدم پر ایک سال کا ثواب

اخرج احمد والاربعۃ والحاکم عن اوس بن اوس الثقفی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول من غسل یوم الجمعۃ واغتسل ثم بکر وابتکر ومشی ولم یرکب ودنا من الامام واستمع
ولم یلغ کان لہ بکل خطوۃ عمل سنۃ اجر صیامہا وقیامہا۔ **واخرج** احمد بسند صحیح نحوہ عن
ابن عمر۔ روایت ہے اوس بن اوس ثقفی سے کہا اونہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے آپ فرماتے تھے جو کوئی نہلاوے جمعہ کے دن اور نہاوے پھر اول وقت جاوے
اور اول ہی خطبہ پاوے اور پیادہ جاوے نہ سوار اور نزدیک ہو امام سے اور خطبہ سنے اور
نہ بک بک کرے ہوگا اوس کے واسطے ہر قدم کے عوض ثواب عمل ایک برس کا دن کے
روزہ کا رات کے قیام کا اور ایسی ہی روایت ہے ابن عمر سے **ف** نہلاوے اپنی عورت کو
مراد یہ کہ صحبت کرے اپنی بی بی سے اور باعث اوس کے غسل کا ہو۔ جیسا کہ چوبیسوین خصوصیت
مین مذکور ہوا یا یہ کہ دہلاوے اپنے کپڑے یا سر دہووے یا یہ کہ مبالغہ کرے دہونے مین اپنے
اعضا کے تین تین بار۔ اور کنز العباد مین سراجیہ سے نقل کیا ہے کہ سوار ہو کر جانا جمعہ اور عیدین
مین دنشت نہین مگر پیادہ جانا افضل ہے **وصح** فی فضائل الاعمال عن یحیی بن یحیی الغسانی
قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مشیک الی المسجد وانصرافک الی اہلک فی الاجر سواء
واخرج سعید بن منصور نحوہ من مرسل الزہری ومکحول والطبرانی فی الاوسط من حدیث
ابی بکر الصدیق فی حدیث واذا اخذ فی المشی الی الجمعۃ کان لہ بکل خطوۃ عمل عشرین سنۃ وسندہ ضعیف
اور یحیی بن یحیی الغسانی سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانا مسجد کا
اور مسجد سے گھر کا لوٹنا دونون ثواب مین برابر ہین (یعنے جیسے ثواب مسجد کے جانے مین ہوتا ہے
ویسا ہی مسجد سے اپنے گھر کو لوٹنے مین ہوتا ہے یعنی ثواب ہر قدم پر ایک سال کا) اور ایسے ہی
روایت کی سعید بن منصور نے مرسل زہری سے اور ابو بکر صدیق رض سے ایک حدیث مین یہ روایت
ہے کہ جب چلنے لگا جمعہ کے واسطے تو ہوگا ہر قدم کے عوض ثواب عمل بیس برس کا اور سند اس کی ضعیف ہے

الخصوصیۃ السادسۃ والثلاثون لہا اذانان ولیس لصلوٰۃ غیرہا الا الصبح ۔

چھتیسوین خصوصیت جمعہ کی دو اذانین ہین اور سوا اسکے اور کسی نماز کے واسطے نہین مگر نماز صبح کے واسطے ۔ف یعنی جیسے نماز جمعہ کے واسطے دو اذانین ہین ایسی ہی صبح کی نماز کے واسطے دو اذانین ہین ایک تو اذان معمولی دوسری اذان تثویب یعنی حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح الصلوٰۃ یرحمکم اللہ درمیان اذان اور اقامت کے دوبارہ کہنا چنانچہ کتب فقہ مین مذکور ہے

اخرج البخاری عن السائب بن یزید قال کان النداء یوم الجمعۃ اولہ اذا جلس الامام

علی المنبر علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر فلما کان عثمان وکثر الناس زاد النداء الثانی علی الزوراء فثبت الامر علی ذلک ۔ سائب نے یزید سے روایت کی کہا تھی پہلی اذان جمعہ کی دن جسوقت بیٹھتا امام منبر پر زمانہ مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر عمر رضی اللہ عنہما پھر جب خلیفہ ہوے حضرت عثمان رضی اور کثرت ہوئی آدمیونکی زیادہ ہوئی دوسری اذان زوراء پر پھر مقرر ہوگیا امر اوسپر ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین سنت یہ تھی کہ جب آپ تشریف لاتے اور منبر پر بیٹھتے تو اذان کہی جاتی اور اذان اول جو بعد دخول وقت نماز کے کہتے ہین یہ نہ تھی اور اسیطرح حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے زمانہ مین دستور رہا جب حضرت عثمان رض نے کثرت لوگون کی دیکھی اور دیکھا کہ حضرت کے زمانہ مین لوگ کم تھے اور قریب قریب مسجد کے رہتے تھے ۔ اور اکثر خدمت بابرکت مین حاضر رہتے تھے اور اب لوگ مسجد سے دور دور رہتے ہین اور اپنے کاروبار مین مصروف رہتے ہین تو جب وقت نماز کا آتا اذان کہی جاتی تا لوگ دور کے بھی آجاوین اور خطبہ مین حاضر ہون اور زوراء ایک مقام ہے بازار مدینہ مین ۔

الخصوصیۃ السابعۃ والثلاثون الاشتغال بالعبادۃ حتی یخرج الخطیب لتقدم فیہ اثر ثعلبۃ بن مالک ۔ سینتیسوین خصوصیت مشغول ہونا عبادت کے ساتھ جب تک خطیب نکلے اس بارہ مین حدیث ثعلبۃ بن مالک کے مذکور ہوچکی ۔

الخصوصیۃ الثامنۃ والثلاثون قراءۃ الکہف یومہا اڑتیسوین خصوصیت پڑھنا سورۂ کہف کا

جمعہ کے دن اخرج الحاکم والبیہقی عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
من قرأ سورۃ الکہف یوم الجمعۃ اضاء لہ من النور فیما بینہ وبین البیت العتیق ۔ ابو سعید خدری رض
سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جو پڑہے سورہ کہف جمعہ کے دن تو اوسکے
واسطے نور ہوگا وہانسے کعبہ تک واخرج عن خالد بن معدان قال من قرأ سورۃ الکہف قبل
ان یخرج الامام کانت لہ کفارۃ فیما بینہ وبین الجمعۃ وبلغ نورہا البیت العتیق اور خالد بن معدان سے
روایت ہے کہا جو پڑہے سورہ کہف امام کے نکلنے سے پہلے ہوگی وہ سورہ کفارہ اوس کے
گناہوں صغیرہ کا اوسوقت سے دوسرے جمعہ تک اور پہونچیگا اوسکا نور کعبہ معظمہ تک ۔
واخرج ابن مردویہ عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من قرأ
سورۃ الکہف یوم الجمعۃ سطع لہ نور من تحت قدمہ الی عنان السماء یضیئ لہ الی یوم القیامۃ وغفر لہ ما بین
الجمعتین ۔ اور ابن عمر رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو پڑہے
سورہ کہف جمعہ کے دن بلند ہوگا نور اوس کے قدم سے صفحہ آسمان تک اور روشنی دیگا اوسکو
روز قیامت تک اور بخشے جاوینگے اوس کے گناہ صغیرہ اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک ۔
واخرج الضیاء فی المختارۃ عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ
الکہف یوم الجمعۃ فہو معصوم الی ثمانیۃ ایام وان خرج الدجال عصم منہ اور حضرت علی رض سے
روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو پڑہے سورہ کہف جمعہ کے دن
نگاہ رکہا جاویگا گناہ سے آٹھ دن تک اور اگر نکلے دجال بچایا جاویگا اوس سے ۔
الخصوصیۃ التاسعۃ والثلاثون قراءۃ الکہف لیلتہا ۔ انتالیسوین خصوصیت
پڑہنا سورہ کہف کا جمعہ کی رات مین ۔ اخرج الدارمی فی مسندہ عن ابی سعید الخدری
قال من قرأ سورۃ الکہف لیلۃ الجمعۃ اضاء لہ من النور فیما بینہ وبین البیت العتیق ۔ ابو سعید
خدری سے روایت ہے کہا جو پڑہے سورہ کہف شب جمعہ کو روشن ہوگا اوس کے واسطے
نور وہانسے کعبہ تک ۔ الخصوصیۃ الاربعون قراءۃ الاخلاص والمعوذتین بعد الفاتحۃ بعد

چالیسوین خصوصیت پڑھنا قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور الحمد کا بعد جمعہ کے۔ اخرج ابو عبید وابن الضریس فی فضائل القرآن عن اسماء بنت ابی بکر قالت من صلی الجمعۃ ثم قرا بعدہا قل ہو اللہ احد والمعوذتین والحمد سبعا سبعا حفظ من مجلسہ ذلک الی مثلہ۔ اسماء بنت ابی بکر رض سے روایت ہے کہا انہون نے جو پڑھے نماز جمعہ کے پیچھے اوسکے بعد قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور الحمد سات سات بار محفوظ رہے گا اوسوقت سے اوسیوقت تک (یعنی اوس جمعہ سے آیندہ جمعہ تک) واخرج سعید بن منصور عن مکحول قال من قرأ فاتحۃ الکتاب والمعوذتین و قل ہو اللہ احد سبع مرات یوم الجمعۃ قبل ان یتکلم کفر عنہ ما بین الجمعتین وکان معصوما۔ اور مکحول سے روایت ہے کہا جو پڑھے سورہ فاتحہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور قل ہو اللہ احد سات سات بار جمعہ کے دن پہلے بات کرنے سے کفارہ ہوگا اوس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور بچایا جاوے گا گناہ سے۔ واخرج حمید بن زنجویہ فی فضائل الاعمال عن ابن شہاب قال من قرا قل ہو اللہ احد والمعوذتین بعد صلوۃ الجمعۃ حین یسلم الامام قبل ان یتکلم سبعا سبعا کان مضمونا ہو وما لہ وولدہ من الجمعۃ الی الجمعۃ۔ اور ابن شہاب سے روایت ہے کہا جو پڑھے قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس بعد نماز جمعہ کے جسوقت سلام دیتا ہے امام پہلے کلام کرنے سے سات سات بار ہوگا ضمانت مین اللہ کی وہ اور اوسکا مال اور اوسکی اولاد اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک۔

الخصوصیۃ الحادیۃ الاربعون قراءۃ الکافرین والاخلاص فی مغرب لیلتہا۔

اکتالیسوین خصوصیت پڑھنا سورہ کافرون اور سورہ اخلاص کا نماز مغرب مین شب جمعہ کے۔ اخرج البیہقی فی سننہ عن جابر بن سمرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی صلوۃ المغرب لیلۃ الجمعۃ قل یا ایہا الکافرون وقل ہو اللہ احد وکان یقرا فی صلوۃ العشاء الاخرۃ لیلۃ الجمعۃ سورۃ الجمعۃ والمنافقین۔ جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہا پڑھا کرتے تھے نبی

صلے اللہ علیہ وسلم نماز مغرب مین شب جمعہ کی قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد اور نماز عشا مین پڑہتے تہے شب جمعہ کی سورہ جمعہ اور منافقون ف احیاء العلوم مین ہے کہ عابد لوگ دوست رکہتے تہے پڑہنا جمعہ کے دن قل ہو اللہ احد ایکہزار بار اور کہتے تہے جو پڑہے گا دس رکعت مین یا بیس رکعت مین سورہ افضل ہے ختم قرآن سے۔

الخصوصیۃ الثانیۃ والاربعون قراءۃ سورۃ الجمعۃ والمنافقین فی عشاء لیلتہا للحدیث المذکور۔ بیالیسوین خصوصیت پڑہنا سورہ جمعہ اور منافقون کا نماز عشاء مین شب جمعہ کی حدیث مذکور ہوچکی

الخصوصیۃ الثالثۃ والاربعون منع التحلق قبل الصلوۃ تینتالیسوین خصوصیت منع حلقہ باندہکر بیٹہنا پہلے نماز جمعہ سے اخرج ابوداود من طریق عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم نہی عن التحلق قبل الصلوۃ یوم الجمعۃ قال البیہقی یکرہ التحلق فی المسجد اذا کانت الجماعۃ کثیرۃ والمسجد صغیرا وکان فیہ منع المصلین عن الصلوۃ - عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا حلقہ کرکے بیٹہنے سے نماز جمعہ سے پہلے کہا بیہقی نے مکروہ ہے حلقہ کرکے بیٹہنا مسجد مین جبکہ جماعت کثیر ہو اور مسجد چہوٹی اور حلقہ کرنا مانع ہو نمازیونکو نماز سے۔

الخصوصیۃ الرابعۃ والاربعون تحریم السفر فیہ قبل الصلوۃ - چوالیسوین خصوصیت حرام ہونا سفر کا جمعہ کے دن نماز سے پہلے۔ ف سفر السعادت مین ہے کہ سروجی نے شرح ہدایہ مین نقل کیا ہے کہ امام اعظم کے نزدیک جمعہ کے دن بعد زوال کے سفر مکروہ ہو اور امام شافعی کے نزدیک اگرچہ قبل از وقت زوال ہو سفر حرام ہے۔ اور سراجیہ مین ہے کہ جب ارادہ سفر کا جمعہ کے دن کرے تو مضائقہ نہین اگر قبل داخل ہونے وقت ظہر کے آبادی سے نکل گیا اور امام مالک کے نزدیک زوال کے بعد سفر مکروہ ہے اور امام شافعی کے نزدیک طلوع فجر سے۔

اخرج ابن ابی شیبۃ عن حسان بن عطیۃ قال من سافر یوم الجمعۃ دعی علیہ ان لا یصحب ولا یعان علے سفرہ حسان بن عطیہ سے روایت ہے کہا جنے سفر کیا جمعہ کے دن فرشتے اوسکو بد دعا دیتے ہین کہ نہو کوئی اوسکا ساتہی اور نہ اوسکو مدد ملے اس سفر مین۔

واخرج الخطیب فی روایة مالک بسند ضعیف عن ابی ہریرہ مرفوعا من سافر یوم الجمعة
دعا علیہ ملکاہ ان لا یصاحب فی سفرہ ولا تقضی لہ حاجة - اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے
مرفوعا کہ جو سفر کرے جمعہ کے دن بددعا دیتے ہین اوسکو دونون فرشتے اوسکی کہ کوئی ساتھی نہو
اوسکا اس سفر مین اور نہ روا ہو اوسکی حاجت - واخرج الدینوری فی المجالسة عن
سعید بن المسیب ان رجلا اتاہ یوم الجمعة یودعہ لسفر فقال لہ لا تعجل حتی تصلی فقال اخاف ان
تفوتنی اصحابی ثم عجل فکان سعید یسال عنہ حتی قدم قوم فاخبروہ ان رجلہ انکسرت فقال سعید
انی کنت اظن ان سیصیبہ ذلک اور سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا اون کے
پاس جمعہ کے دن سفر کی رخصت کو سو کہا اوس سے سعید نے کہ جلدی نکر تا نماز پڑھ لے وہ
بولا مجکو جوف ہے اپنے ساتھیون کے چھوٹ جانیکا پھر وہ جلدی کرکے چلا گیا سو سعید ہمیشہ پوچھتے
رہتے تھے اوس کا حال یہانتک کہ کچھ لوگون نے اونسے آکر کہا کہ اوس شخص کا پاؤن ٹوٹ گیا
کہا سعید نے کہ مین ایسا ہی گمان کرتا تھا -
واخرج عن الاوزاعی قال کان عندنا صیاد فکان یخرج فی الجمعة لا یمنعہ اماد الجمعة
من الخروج فخسف بہ وببغلتہ فخرج الناس وقد ذہب ببغلتہ فی الارض فلم یبق لہا الا اذناہا
ذنبہا - اور اوزاعی سے روایت ہے کہا ہمارے نزدیک ایک شکاری تہا کہ نکلجاتا تہا جمعہ کے دن اور نہ
باز رہتا نکلنے سے نماز جمعہ کے واسطے سو دہنسا یا گیا وہ معہ اپنی خچر کے زمین مین پھر نہ باقی رہا
خچر میں سے سوا دو کان اور دم کے - واخرج ابن ابی شیبہ عن مجاہد ان قوما خرجوا فی سفر
حین حضرت الجمعة فاضطرم خباہم نارا من غیر نار یرونہا - اور مجاہد سے روایت ہے کہ کچھ لوگ سفر
کو چلے گئے جمعہ کے وقت سو آگ لگ گئی اونکے خیمون مین جسکو نہ دیکھا - ف یعنی خیمون
مین آگ لگ گئی مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ آگ کہان سے آئی -
الخصوصیة الخامسة والاربعون تکفیر الاثام پینتالیسوین خصوصیت جمعہ کے
دن کفارہ ہونا گنا ہونکا - اخرج ابن ماجة عن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم الجمعۃ الی الجمعۃ کفارۃ لما بینہما مالم تغش الکبائر۔ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ دوسرے جمعہ تک کفارہ ہوگا گناہوں کا جب تک نہ کئے کبیرہ گناہ واخرج من سلمان قال قال لی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اتدری مالیوم الجمعۃ قال اللہ ورسولہ اعلم قال ہوالیوم الذی جمع اللہ فیہ بین ابویکم لایتوضا فیحسن الوضوء ثم یاتی المسجد لجمعۃ الاکانت کفارۃ لما بینہا۔ وبین الجمعۃ الاخرے اور سلمان سے روایت ہے کہا پوچھا مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تو جانتا ہے کیا ہے روز جمعہ عرض کیا اللہ اور رسول اوسکا بہتر جانتا ہے فرمایا وہ دن ہے جسمین جمع کیا اللہ نے تمہارے ماباپ کو نہین وضو کرتا کوئی شخص اچھا وضو پہر آوے مسجد مین جمعہ کے واسطے مگر ہوگا کفارہ صغیرہ گناہون کا اوس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک۔

الخصوصیۃ السادسۃ والاربعون الامان من عذاب القبر لمن مات یومہا اد لیلتہا

چھیالیسوین خصوصیت امان عذاب قبر سے اوسکو جو مرا جمعہ کے دن یا رات مین

اخرج ابویعلے عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات یوم الجمعۃ وقی عذاب القبر۔ انس رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو مرے جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات مین وہ بچایا جاویگا عذاب قبر سے۔ واخرج البیہقی فی کتاب عذاب القبر عن عکرمۃ بن خالد المخزومی قال من مات یوم الجمعۃ او لیلۃ الجمعۃ ختم لہ بخاتم الایمان ووقی عذاب القبر۔ اور عکرمہ بن خالد مخزومی سے روایت ہے کہا عکرمہ نے جو مرے جمعہ کی دن یا رات۔ اوسپر مہر ہوگی ایمان کی اور بچایا جاویگا عذاب قبر سے۔

الخصوصیۃ السابعۃ والاربعون الامان من فتنۃ القبر لمن مات یومہا او لیلتہا فلا یسئل فی قبرہ

سینتالیسوین خصوصیت امان فتنہ قبر سے اوسکو جو مرا جمعہ کے دن یا رات

اخرج الترمذی وحسنہ البیہقی وابن ابی الدنیا وغیرہم عن ابن عمرو قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مامن مسلم یموت لیلۃ الجمعۃ او یوم الجمعۃ الا وقاہ اللہ فتنۃ القبر وفی لفظ الابری

ومن فتنة القبر وفي لفظ الاو في الفتان - ابن عمر رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو کوئی مسلمان مرے جمعہ کی رات یا دن میں بچایا گیا ہے اوسکو اللہ فتنہ قبر سے
اور ایک لفظ میں یہ ہے کہ بری کیا جاتا ہے فتنہ قبر سے اور ایک لفظ میں بچایا جاتا ہے فتان سے
ف فتان جمع فاتن کی یعنی گمراہ کرنے والی قبر میں یعنی طرح طرح کی قبر میں جانچ ہوتی ہے جیسے
ضغطہ قبر اور سوال اور تعذیب اور اہوال قیامت اور ابوداود میں فتانی القبر بصیغہ تثنیہ ہے
اور اوس سے مراد منکر نکیر ہیں - قال الحكيم الترمذي وحكمته انه انكشف الغطاء عماله عند الله لان جهنم
لا تسجر في هذا اليوم وتغلق فيه ابوابها ولا يعمل فيه سلطانها ما يعمل في سائر الايام فاذا قبض الله
فيه عبدا كان دليلا لسعادته وحسن مآبه وانه لم يقبض في هذا اليوم العظيم الا من كتب له السعادة عنده
فلذلك يقيه فتنة القبر لان سببها انما هو تمييز المنافق من المومن - کہا حکیم ترمذی نے حکمت یہ ہے
کہ کھل گیا پردہ اوس ثواب سے جو اسکے واسطے اللہ پاس تھا - (یعنی بسبب شرف اسوقت کی)
کیونکہ دوزخ جمعہ کی دن گرم نہیں کیا جاتا ہے اور اوس کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں
اور سلطان جہنم کا اسدن عمل نہیں کرتا - جو اور دنوں میں ہوتا ہے سو جب موت دی اللہ نے
کسی بندہ کو اسدن تو یہ دلیل اوسکی سعادت اور اچھے ٹھکانے کی ہے اور ایک یہ بات کہ اس روز
بزرگ میں وہی مرتا ہے جسکے حق میں اللہ کے ہاں سعادت لکھی گئی سو اسواسطے اللہ اوسکو فتنہ
قبر سے بچاتا ہے کیونکہ سبب فتنہ قبر کا یہی تمیز منافق کی ہے مومن سے - (یعنی فتنہ قبر تو
تمیز کے واسطے ہوتا ہے اور وہ مومن ٹھہر چکا تو تمیز کی حاجت نہ رہی)

الخصوصية الثامنة والاربعون رفع العذاب عن اهل البرزخ فيه - اڑتالیسویں
خصوصیت اوٹھا لینا عذاب کا اہل برزخ سے جمعہ کے دن - ف برزخ کہتے ہیں دنیا
اور آخرت کے درمیان کو سو جو مرا برزخ میں داخل ہوا - قال اليافعي في روض الرياحين
بلغنا ان الموتى لا يعذبون ليلة الجمعة تشريفا لهذا الوقت قال ويحتمل اختصاص ذلك بعصاة
المومنين دون الكفار - کہا امام یافعی نے روض الریاحین میں - ہمکو یہ بات پہونچی کہ جمعہ کی رات

مردون کو عذاب نہین ہوتا بسبب شرافت اوسوقت کے کہا احتمال ہے کہ یہ امر خاص ہو
گنہگار مسلمانونکے ساتھہ نہ کافرونکے - ف یعنے جو شخص مرے شب جمعہ کو اوس کو عذاب
نہین ہوتا نہ یہ کہ ہر مردے کو جمعہ کی رات مین عذاب نہین ہوتا چاہے کسی دن مرے اور خاص
ہونا گنہگار مسلمانونکے ساتھہ یعنی کافرون کو اگرچہ شب جمعہ مین مرین تا ہم عذاب قبر سے محفوظ نہین

الخصوصیة التاسعة والاربعون اجتماع الارواح فیہ - اونچاسوین خصوصیت جمع
ہونا مردونکی روحون کا جمعہ کے دن - **اخرج** ابن ابی الدنیا والبیہقی فی الشعب
عن رجل من آل عاصم الجحدری انہ رای عاصما الجحدری فی النوم فقال لہ انا فی روضة من ریاض
الجنة انا فی نفر من اصحابی نجتمع کل لیلة جمعة وصبیحتہا الی بکر بن عبداللہ المزنی فنتلاقی اخبارکم
قلت ہل تعلمون بزیارتنا قال نعلم بہا عشیة الجمعة ویوم السبت الی طلوع الشمس قلت وکیف ذاک
دون الایام کلہا قال لفضل یوم الجمعة وعظمہ - روایت کی ابن ابی الدنیا نے اور بیہقی نے شعب
مین ایک شخص سے جو آل عاصم جحدری سے تہا یہ کہ اوس نے دیکہا عاصم جحدری کو خواب مین
سو کہا اوسکو عاصم نے مین اور میرے چند یار ایک باغ مین ہین جنت کے باغون مین سے
ہم جمع ہوتے ہین ہر جمعہ کی رات بکر بن عبداللہ مزنی کے پاس سو ہم پاتے ہین تمہاری خبرین
مینے کہا کیا تم کو ہماری زیارت کرنے کا علم ہو جاتا ہے کہا ہمکو اوسکا علم ہو جاتا ہے شب جمعہ اور
سارا دن جمعہ اور ہفتہ کے دن طلوع آفتاب تک مینے پوچہا یہ کیونکر ہے خاص جمعہ کے دن
کو نہ اور دنون مین جواب دیا کہ بسبب فضیلت اور عظمت جمعہ کی ہے -

الخصوصیة الخمسون انہ سید الایام - پچاسوین خصوصیت یہہ کہ جمعہ کا دن
سب دنونکا سردار ہے -

روی مسلم عن ابی ہریرة ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال خیر یوم طلعت علیہ الشمس یوم الجمعة
فیہ خلق آدم وفیہ ادخل الجنة وفیہ اخرج منہا ولا تقوم الساعة الا فی یوم الجمعة - ابو ہریرہ رض سے
روایت ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بہترین دن جس پر آفتاب نکلا جمعہ کا دن ہے

اوسدن آدم پیدا ہوے اور اوسیدن بہشت مین داخل کیے گئے اور اوسیدن بہشت سے نکالے گئے اور اوسیدن قیامت قایم ہوگی۔

ف چہہ دن مین تمام عالم پیدا ہوا ایک شنبہ سے پیدایش شروع ہوئی جمعہ پر ختم ہوئی تو یہود یہہ سمجہے کہ سنیچر کو خدا نے عالم کی پیدایش سے فراغت پائی تو اونہون نے سنیچر کی عبادت لازم سمجہی اور نصاریٰ سمجہے کہ ابتدا پیدایش عالم یکشنبے سے ہوئی اور اونکے گمان فاسد مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام مقتول اور مصلوب ہوکر تین دنکے بعد اسی یکشنبہ کے دن زندہ ہوے تو یہی اونکے نزدیک بڑا دن ٹہرا اور اسلام مین جمعہ ٹہرا دن ہے اسواسطے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدایش اور دخول اور خروج جنت اسیدن ہوا اور قیامت بہی اسیدن ہوگی تو جنس انسان کو صرف جمعہ کے دن سے ساتہہ نہایت خصوصیت ہے روز جمعہ مین پیدایش حضرت آدم علیہ السلام اور دخول جنت سے جو فضیلت ہے وہ تو ظاہر ہے۔ لیکن بہشت سے نکلنے مین فضیلت یہہ ہے کہ حضرت آدم کے آنے سے عالم مین بڑی بڑی برکتین ہوئین انبیا اور اولیا اور ایماندار لوگ پیدا ہوے اور زمین آدم کی اولاد سے قیامت تک آباد و گلزار ہوگئی علی الخصوص وجود باجود حضرت خاتم النبیین و سید المرسلین علیہ افضل صلوۃ المصلین واذکی سلام المسلمین اور ایسے ہی قایم ہونا قیامت کا سبب ہے دخول جنت کا کہ اوسمین وعدے حق تعالے کے متقیون کے لئے ظاہر ہونگے اور اوسکے دشمنونکو دوزخ ملیگا۔ اور سوا اسکے جو کچہہ حکمتین اسمین ہین بیان اونکا ممکن نہین۔

و اخرجہ الحاکم بلفظ سید الایام یوم الجمعۃ الی آخرہ و ابوداود ونحوہ وزاد فیہ وتیب علیہ وفیہ مات ومامن دابۃ الا وہی مسیخۃ یوم الجمعۃ من حین یصبح حتی تطلع الشمس شفقا من الساعۃ الا الجن والانس۔ اور حاکم نے حدیث بلفظ سید الایام روایت کی یعنے سردار سب دنونکا روز جمعہ ہے آخر تک۔ اور ایسی ہی روایت ہے ابوداود سے اور اسقدر زیادہ ہے اور اسیدن توبہ قبول ہوئی آدم کی اور اسیدن وفات پائی اور ہر جانور کان لگائے چپ سنتا ہے یعنی

منتظر قایم ہونے قیامت کا ہے جمعہ کے دن جسوقت سے کہ صبح کرتا ہے آفتاب کے طلوع تک بسبب خوف قایم ہونے قیامت کے سواے جن اور انسان کے **ف** صبح سے طلوع تک اسواسطے کہ ظہور قیامت اسیوقت ہوگا۔ طیبی مین ہے کہ تعجب نہین غیر عاقل کو خبر ہونا قیامت کی اور شاید حکمت اسکے چھپانے مین جن اور انسان سے یہ ہو کہ اگر اونکو یہ کھلجاوے تو قاعدہ تکلیف مین خلل واقع ہو اور شرف یوم جمعہ کو بسبب قبول ہونے توبہ آدم کے ظاہر ہے لیکن شرف بسبب موت کے یہ ہے کہ موت سبب وصول ہے جوار رب العالمین تک۔ اور حکمت خبر اور شعور دینے مین جانورونکے قیام ساعت اور اوسکے احوال سے وہ ہی جانتا ہے مگر آدمی بجہت گرفتاری عقل کے اور شغل تدبیر مبداء اور معاد کے اس علم سے محجوب رہا اور وجہ انتظار جانورونکی قیامت کو یہہ بھی ہے کہ اسدن بڑے بڑے امور اور انواع تجلیات و شئون اسقدر ظاہر ہوتے ہین کہ نزدیک ہے زمین پر زلزلہ آجاوے اور جانورونکو اوس کے دیکھنے سے ڈر اور رعب پیدا ہوتا ہے کہ شاید قیامت قایم ہوگی

واخرج ابن ماجہ والبیہقی فی الشعب عن ابی لبابۃ بن عبد اللہ المنذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یوم الجمعۃ سید الایام واعظمہا عند اللہ وہو اعظم عند اللہ من یوم الاضحی ویوم الفطر فیہ خمس خلال خلق آدم واہبط فیہ آدم وفیہ ساعۃ لا یسال اللہ العبد فیہ شیئا الا اعطاہ ما لم یسال حراما وفیہ تقوم الساعۃ ما من ملک مقرب ولا سماء ولا ارض ولا ریاح ولا جبال ولا بحر الا وہن یشفقن من یوم الجمعۃ

اور ابو لبابہ ابن عبد اللہ المنذر سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بے شک جمعہ کا دن سب دنونکا سردار ہے اور سب مین بڑا ہے اللہ کے نزدیک اور بڑا ہے اللہ کے نزدیک عید قربان اور عید الفطر سے اس مین پانچ چیزین ہین۔ اسمین پیدا ہوئے آدم اسمین اوتارے گئے زمین پر۔ اسمین وفات پائی۔ اسمین ایک ساعت ہے کہ نہین مانگتا بندہ اوسمین اللہ سے کچھ مگر کہ دیتا ہے اللہ اوسکو جبتک کہ نہ مانگے حرام (یعنی حرام مانگنا قبول نہین)۔ اور اسمین قایم ہوگی قیامت اور فرشتے مقرب اور آسمان اور زمین اور ہوا اور پہاڑ اور دریا یہ سب

ڈرتے ہین جمعہ کے دن سے (یعنے اسلئے کہ قیامت اوسمین ہوتی ہے مبادا ناگہان برپا ہو)

واخرج سعید بن منصور نے سنن مین عن مجاہد قال اذا کان یوم الجمعۃ فزع البر والبحر وماخلق اللہ من شئی الا الانسان۔ اور مجاہد سے روایت ہے کہا مجاہد نے جب ہوتا ہے جمعہ کا دن تو ڈرتے ہین جنگل اور دریا اور جو کچھ کہ پیدا کیا ہے اللہ نے سوا انسان کے۔

واخرج عبد اللہ بن احمد نے زوائد الزہد عن ابی عمران الجونی قال بلغنا انہ لم یات لیلۃ الجمعۃ الا اتت لاہل السماء فزعۃ۔ اور ابو عمران جونی سے روایت ہے کہا پہونچی ہمکو یہ بات کہ نہین شب آتی ہے جمعہ کی رات پیدا ہوتا ہے اہل آسمان کو خوف۔ **فائدہ** فی بعض کتب الحنابلۃ اختلف اصحابنا ہل لیلۃ الجمعۃ افضل او لیلۃ القدر فاختار ابن بطۃ وجماعۃ ان لیلۃ الجمعۃ افضل وقال بہ ابو الحسن التمیمی فیہا ہذا اللیلۃ التی انزل فیہا القرآن واکثر العلماء علے ان لیلۃ القدر افضل واستدل الاولون بحدیث اللیلۃ الغراء والیوم الاغر من التی خیارہ دربانہ جابہ فی فضل یومہا ما لم یجی لیوم لیلۃ القدر واجابوا عن ذالک لیلۃ القدر خیر من الف شہر فان التقدیر خیر من الف شہر لیس فیہا لیلۃ الجمعۃ کما ان تقدیرہا عند الاکثرین خیر من الف شہر لیس فیہا لیلۃ القدر والفیا فان لیلۃ الجمعۃ باقیۃ فی الجنۃ لان فی یومہا تقع الزیارۃ الی اللہ تعالے وہی معلومۃ فی الدنیا بعینہا علے القطع ولیلۃ القدر مظنون فیہا انتہی ملخصا۔

بعض کتابون مین حنبلیون کی ہے کہ اختلاف کیا ہے ہمارے اصحاب نے اس امر مین کہ آیا شب جمعہ افضل ہے یا شب قدر سو مختار ابن بطہ اور ایک جماعت کا یہ ہے کہ شب جمعہ افضل ہے اور یہی کہا ہے ابو الحسن تمیمی نے سوا اوس رات کے جسمین قرآن مجید نازل ہوا اور اکثر علما اسپر ہین کہ شب قدر افضل ہے اور دلیل پکڑی پہلون نے (یعنے جو شب جمعہ کو افضل کہتے ہین) حدیث لیلۃ الغراء کے ساتھ (یعنی جو فضیلت مین شب جمعہ کی وارد ہوئی ہے) اور غرہ کہتے ہین عمدہ کو اور دوسری دلیل اونکی یہ ہے کہ جیسی فضیلت روز جمعہ کی آئی ہے ایسی روز شب قدر کی نہین آئی اور اس قول باریتعالے کا (لیلۃ القدر خیر من الف شہر) یعنے شب قدر بہتر ہے ہزار مہینون سے جواب یہ دیا ہے کہ اصل مین یون سمجھنا چاہیے (خیر من الف شہر لیس فیہا لیلۃ الجمعۃ) یعنے شب قدر بہتر ہے

اون ہزار مہینون سے جنمین شب جمعہ نہین یعنے باستثنا رشب جمعہ کے جیسے اکثر مفسرین کی
نزدیک دراصل یون ہے (کہ خیر من الف شہر لیس فیہا لیلۃ القدر) یعنے بہتر ہے اون ہزار
مہینون سے جنمین شب قدر نہین اور یہ بھی دلیل ہے کہ شب جمعہ باقی رہیگی جنت مین کیونکہ جمعہ کے
دن ہوگی زیارت خداوند تعالے وتقدس کی اور شب جمعہ دنیا مین معلوم یقیناً ہے بعینہ اور شب قدر
ایسے معلوم نہین تمام ہوا بطور خلاصہ کے —

الخصوصیۃ الحادیۃ والخمسون

انہ یوم المزید - اکیاونین خصوصیت یہ ہے کہ جمعہ دن زیادتی کا ہے — اخرج الشافعی فی الام عن انس بن مالک قال اتی جبرئیل بمرآۃ بیضاء فیہا نکتۃ الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ماہذہ قال ہذہ الجمعۃ فضلت بہا انت وامتک فان الناس فیہا تبع الیہود والنصاری ولکم فیہا خیر وفیہا ساعۃ لا یوافقہا مومن یدعو اللہ بخیر الا استجیب لہ وہو عندنا یوم المزید قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم یا جبرئیل وما یوم المزید قال ان ربک اتخذ فی الفردوس وادیا افیح فیہ کثب مسک فاذا کان یوم الجمعۃ انزل اللہ فیہ ناسا من الملائکۃ وحولہ منابر من نور علیہا مقاعد النبیین وحفت تلک المنابر من ذہب مکللۃ بالیاقوت والزبرجد علیہا الشہداء والصدیقون فجلسوا من ورائہم علی تلک الکثب فیقول اللہ انا ربکم قد صدقتکم وعدی فسلونی اعطیکم فیقولون ربنا نسئلک رضوانک فیقول قد رضیت عنکم ولکم علی ما تمنیتم ولدی مزید فہم یحبون یوم الجمعۃ لما یعطیہم فیہ ربہم ولہ طرق عن انس وفی بعضہا انہم یکونون فی جلوسہم ہذا الی مقدار منصرف الناس من الجمعۃ ثم یرجعون الی غرفہم اخرجہ الاجری فی کتاب الرویۃ — انس بن مالک سے روایت ہے کہا انس نے لائے جبرئیل علیہ السلام ایک سفید آئینہ جسمین نکتہ تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سو فرمایا آپنے یہ کیا ہے کہا جبرئیل نے یہ آئینہ مثال روز جمعہ کے ہے فضیلت دیئے گئے آپ اور آپکی امت اسکے ساتھ اور لوگ اسمین آپکے پیچھے ہین یعنے یہود ونصاری اور اسمین تمہارے لئے برکت ہے اور نکتہ سیاہ ایک ساعت ہے جو بندہ مومن دعا کرے اور دعا اوسکی اس ساعت مین آئی ہی

لوٹے بے شک قبول ہوا اور یہ روز جمعہ ہمارے نزدیک یوم المزید ہے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے اے جبرئیل کیا ہے یوم المزید جواب دیا مقرر تیرے رب نے پیدا کیا ہے فردوس مین
ایک میدان فراخ اوسمین تو سیر ہین مشک کے پہر جمعہ کے دن بہیجے گا اللہ اوسمین کچھ فرشتے
اور گرداگرد اوس میدان کے منبر ہونگے لوز کی اونپر بیٹھینگے ہونگی نبیونکی اور اون منبرون
لوز کے گرداگرد اور منبر سونے کے جڑا ویا قوت اور زبرجد سے جنپر شہدا اور صدیقین ہونگے
سو بیٹھینگے شہدا و صدیقین پیچھے انبیا کے اون مشک کے تو ہیرون پر پہر فرماتے گا اللہ
مین تمہارا رب ہون بیشک مینے سچا کیا تمسے اپنا وعدہ اور لایا تمکو بہشت مین سو تم مجھسے مانگو
مین دونگا عرض کرینگے یا اللہ ہم تجھسے تیری رضا کو بہترین مقامات کا ہے مانگتے ہین فرماویگا
اللہ تعالے ہین تمسے راضی ہوا اور مجھپر ہے دینا جو کچھ تم آرزو کرو اور میرے پاس زیادتی ہے
ہر چیز مین (کیونکہ نعمت خداوند تعالے کی اور رحمت اور فضل اوسکا بے نہایت اور بے اندازہ ہے)
سو وہ دوست رکہینگے جمعہ کے دنکو کہ اسدن عطا کرے گا اونکو اونکا رب۔ اور اس حدیث کی
اور بہی طریق روایت کی ہین انس سے اور بعض طریق مین یہ ہے کہ اونکو رہنا ہوگا اس جلوس
مین جتنی دیر مین جمعہ کی نماز سے لوٹتے ہین پہر لوٹ جاوینگے اپنے بالاخانون مین روایت کیا اسکو
آجری نے کتاب الرویۃ مین —

ف میرے پاس زیادہ ہے یعنی جسقدر تم خواہش و آرزو رکہتے ہوا دس سے زیادہ مین تمکو دونگا
پہر لوٹ جاوینگے یعنی جمعہ کے دن دیدار الہی سے مشرف ہوکر اپنے اپنے مکانون مین چلے جاوینگے
اور ہر جمعہ کے دن ایسا ہی ہوگا چنانچہ اگلی حدیث مین مذکور ہوگا اور حدیث شریف مین آیا ہے
کہ بہشت مین سو درجہ ہین فضل درمیان دو درجون کی جیسا فضل زمین و آسمان مین ہے اور
فردوس بالاترین بہشتون کا ہے درجہ مین —

واخرج الاجری فی کتاب الرویۃ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
قال اہل الجنۃ اذا دخلوہا نزلوا بفضل اعمالہم فیوذن لہم فی مقدار یوم الجمعۃ من ایام الدنیا فیزورون

فيبرز الله لهم عرشه ويتبدى لهم في روضة من رياض الجنة وتوضع لهم منابر من لؤلؤ ومنابر من
ياقوت ومنابر من ذهب ومنابر من فضة ويجلس ادناهم وما فيهم دني على كثبان المسك
والكافور ويرون اصحاب الكراسي بافضل منهم مجلسا الحديث وفيه الرؤية وسماع الكلام وذكر
سوق الجنة ـ اور ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
جب اہل جنت جنت میں داخل ہونگے قدر منزلت پاوینگے بقدر فضیلت اپنی اپنی اعمال کی پہر
زیارت کرینگے سو باہر نکالیگا اللہ اونکے لئے اپنا عرش اور ظاہر ہوگا اونکے واسطے ایک
باغ میں باغوں جنت سے اور رکھے جاوینگے اونکے واسطے منبر نور کی اور منبر موتی کی اور منبر یاقوت
کی اور منبر سونے کی اور منبر چاندی کی اور بیٹھیگا جو اونمین زیادہ قریب ہوگا اور جو اونمین زیادہ
قریب ہوگا مشک اور کافور کے ڈھیروں پر (یعنی اپنے اپنے مرتبہ کے رو سے بیٹھینگے) ـ اور
نہ دیکھینگے کرسی والے اپنے سے زیادہ کسیکو افضل بیٹھنے میں آخر حدیث تک اور اس حدیث میں
بیان رویت اور سننے کلام الہی کا اور ذکر بازار جنت کا ہے ـ

واخرج ايضا عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ان اهل الجنة يزورون
ربهم عز وجل في كل يوم جمعة في رمال الكافور واقربهم منه مجلسا اسرعهم اليه يوم الجمعة وابكرهم غدوا ـ
اور ابن عباس رض سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنتی زیارت کرینگے
اپنے رب عز وجل کی ہر جمعہ کے دن ریگستان کافور میں اور زیادہ قریب اللہ سے بیٹھنے میں وہ لوگ
ہونگے جو سب سے زیادہ جلدی کرتے ہیں جمعہ کے جانے میں اور سب سے پہلے اول وقت جاتے ہیں
ف قرآن اور حدیث سے بخوبی ثابت ہے کہ دیدار الہی بہشت میں خواص مومنوں کو ہر روز صبح و شام اور عوام کو ہر جمعہ کے دن حاصل ہوگا ـ کذا فی تکمیل الایمان

الخصوصية الثانية والخمسون ـ انه مذكور في القرآن دون ساير ايام الاسبوع
قال الله تعالى اذا نودي للصلوة من يوم الجمعة ـ باونویں خصوصیت یہ کہ روز جمعہ مذکور ہے
قرآن میں اور دن ہفتہ کے مذکور نہیں فرمایا اللہ تعالے نے اذا نودي للصلوة من يوم الجمعة

الخصوصية الثالثة والخمسون انه الشاهد والمشهود في الاية وقد اقسم الله به ـ

ترمین دین خصوصیت یہ کہ روز جمعہ شاہد اور مشہود ہے کلام اللہ مین اور بیشک قسم کہائی اللہ نے اوسکی

اخرج ابن جریر عن علی بن ابیطالب فی قولہ تعالے وشاہد ومشہود قال الشاہد یوم الجمعۃ والمشہود یوم عرفۃ — علی ابن ابیطالب رض سے روایت ہے اس قول خداوند تعالے مین وشاہد ومشہود کہا حضرت علی نے شاہد روز جمعہ ہے اور مشہود روز عرفہ ہے۔

اخرج حمید بن زنجویہ فی فضایل الاعمال عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیوم الموعود یوم القیامۃ والمشہود یوم عرفۃ والشاہد یوم الجمعۃ ما طلعت الشمس ولا غربت علی یوم افضل من یوم الجمعۃ — ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یوم موعود روز قیامت ہے اور مشہود روز عرفہ اور شاہد روز جمعہ نہ طلوع ہوا آفتاب نہ غروب ہوا کسی دن مین جو افضل ہو روز جمعہ سے —

ف یعنی سورہ بروج مین جو آیا ہے والیوم الموعود وشاہد ومشہود۔ سو یوم موعود روز قیامت ہے کہ حق سبحانہ تعالے نے اوسکے آنے پر وعدہ کیا ہے مومنون سے بہشت کی نعمتون کا اوس دن اور نیز وعدہ ہوا ہے آسمانون کے شق ہونے اور فنا ہونے وغیرہ کا اور شاہد روز جمعہ ہے کہ حاضر ہوتا ہے خلق پر اور گواہ ہے اوسکا جو اوسکی نماز پڑہے اور نماز مین حاضر ہو اور مشہود روز عرفہ ہے کہ اوسمین ہر طرف سے مسلمان لوگ آکر جمع ہوتے ہین اور فرشتے بہی —

واخرج ابن جریر عن ابن عباس قال الشاہد الانسان والمشہود یوم الجمعۃ — اور ابن عباس سے روایت ہے کہ شاہد انسان ہے اور مشہود روز جمعہ۔ **ف** شاہد انسان اسواسطے ہے کہ اس نے روز الست مین شہادت کی ہے لقولہ تعالے قالوا بلی شہدنا اور مشہود روز جمعہ اسواسطے کہ مسلمان لوگ اوسمین نماز کے واسطے جمع ہوتے ہین اور فرشتے بہی —

واخرج عن ابن الزبیر وابن عمر قالا الیوم الذبح ویوم الجمعۃ اور ابن زبیر اور ابن عمر سے روایت ہے کہا شاہد مشہود روز ذبح اور روز جمعہ ہے **ف** روز ذبح یعنے روز عید قربان شاہد اسواسطے کہ شہادت کرے گا روز قیامت اون لوگون کے حق مین جو اسدن حاضر ہوئے ہین

ایمان اور استحقاق رحمت کے ساتھ اور مشہود اسواسطے کہ اوسدن مشارق مغارب سے حاجی لوگ منا اور مزدلفہ مین حاضر ہوتے ہین اور روز جمعہ کے شاہد اور مشہود ہونیکی وجہ اوپر بیان ہو چکی **واخرج** عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اکثروا من الصلوۃ علے یوم الجمعۃ فانہ یوم مشہود تشہدہ الملائکۃ اور ابو درداء رضہ سے روایت ہے اونہون نے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کثرت سے درود بھیجو مجھپر جمعہ کے دن اسواسطے کہ وہ روز مشہود ہے کہ حاضر ہوتے ہین اوسمین فرشتے۔

الخصوصیۃ الرابعۃ والخمسون انہ المؤخر لہذہ الامۃ۔ چوّنوین خصوصیت یہ کہ روز جمعہ پیچھے سے ملاہے اس امت کو۔ **روی الشیخان** عن ابی ہریرۃ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول نحن الآخرون السابقون یوم القیامۃ بید انہم اوتوا الکتاب من قبلنا ثم ہذا یومہم الذی فرض اللہ علیہم فاختلفوا فیہ فہدانا اللہ لہ فالناس لنا فیہ تبع الیہود غدا والنصاری بعد غد ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ اونہون نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ہم پیچھے ہین (یعنی دنیا مین) اور پہلے اور مقدم ہونیوالے ہین قیامت کے دن (شرف اور مرتبہ مین) سوا اسکے کہ اہل کتاب کو دیگئی ہے کتاب ہمسے پہلے پھر یہ وہ دن ہے (یعنی جمعہ کا) کہ فرض کیا تھا اللہ نے اونپر (یعنی اہل کتاب پر) سو اختلاف کیا اونہون نے اوسمین پھر راہ دکھائی ہمکو اللہ نے جمعہ کے دن کیطرف سو لوگ (یعنی یہود و نصاری) اسدن مین ہمارے تابع ہین اختیار کیا یہود نے کلھ یعنی روز ہفتہ اور نصاری نے پرسون یعنی اتوار۔

ف حضرت نے فرمایا کہ جیسے ہمارا دن اونکے دنپر دنیا مین مقدم ہے اسیطرح امت محمدیہ علے نبیہا الصلوۃ والتحیۃ اونپر مقدم ہوگی کہ اول یہی امت حساب وکتاب سے فراغت پاویگی۔

اور شارحین نے اسمین اختلاف کیا ہے کہ مراد فرض کرنے جمعہ سے یہود و نصاری پر اور اونکے اختلاف سے کیا ہے بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ اللہ تعالے نے فرض کی اونپر عبادت روز جمعہ مین بعینہ اور حکم کیا جمع ہونیکا جمعہ مین عبادت کے لئے جیسا کہ ظاہر الفاظ حدیث سے

معلوم ہوتا ہے سو اونہون نے امر الٰہی سے مخالفت کی جیسے کہ اونکی عادت تھی تو یہود نے سفتہ کو
اختیار کیا اور نصاری نے اتوار کو اور اکثر اسپر ہین کہ مراد فرض کرنے سے یہ ہے کہ اونکو یہ حکم ہوا تھا
کہ ایکدن فارغ ہوکر ذکر اور عبادت کیا کرین اور وہ دن اپنی راے اور اجتہاد سے تجویز کرین امتحانا
کہ حق کو دریافت کرتے ہین یا نہین تو یہود نے سفتہ کو تعین کیا اس خیال سے کہ خداوند تعالے نے
اسدن پیدایش مخلوقات سے فراغت کی اور نصاری نے یکشنبہ اس لحاظ سے کہ ابتداء آفرینش
عالم کی اسدن ہوئی ہو سو ہو لوگون نے خطا کی اور جمعہ کا دن نہ پایا جو علم الٰہی مین تھا پھر خدا نے ہمکو راہ دکہائی
یعنے حکم دیا اس امت کو عبادت کرنے کا جمعہ کے دن بقولہ یا ایہا الذین امنوا اذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ
الخ ۔ اور توفیق دے سچا اوری اس حکم کی والحمد للہ پس راہ دکہائی اسدن کی دریافت اور تعین کے واسطے
فکر اور اجتہاد سے کہ اوس اجتہاد مین صواب کو پہونچی خطا نہوئی علے اختلاف القولین جیسا کہ مقدمۃ الکتاب
کے فصل دوم مین بیان ہوا ہے **ولمسلم** عن ابی ہریرۃ وحذیفۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اضل اللہ عن الجمعۃ من کان قبلنا وکان للیہود یوم السبت وکان للنصاری یوم الاحد فجاء اللہ بنا فہدانا
لیوم الجمعۃ ۔ اور ابوہریرہ اور حذیفہ رض سے روایت ہے کہا اونہون نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے بہکا دیا اللہ نے جمعہ سے اونکو جو ہم سے پہلے تھے تو مقرر ہوا یہود کے واسطے
سفتہ کا دن اور نصاری کے واسطے یکشنبہ پھر خدا ہمکو لایا اور سیدہا کیا اللہ نے ہم مسلمانونکو یعنے راہ
دکہائی خدا نے ہمکو جمعہ کی دن کی ۔

الخصوصیۃ الخامسۃ والخمسون انہ یوم المغفرۃ ۔ پچپنوین خصوصیت یہ کہ جمعہ
مغفرت کا دن ہے ۔ **اخرج** ۔ ابن عدی والطبرانی فی الاوسط بسند حسن عن انس
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تبارک وتعالے لیس بتارک احدا من المسلمین یوم الجمعۃ
الا غفر لہ انس رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر اللہ تبارک وتعالے نے
نہ چہوڑیگا کسی مسلمان کو جمعہ کے دن مغفرت سے ۔

الخصوصیۃ السادسۃ والخمسون انہ یوم العتق ۔ چہپنوین خصوصیت جمعہ آزادگی کا

دن ہے **اخرج** البخاری فی تاریخہ وابو یعلی عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یوم الجمعۃ ولیلۃ الجمعۃ اربعۃ وعشرون ساعۃ لیس فیہا ساعۃ الا وللہ فیہا ستمائۃ عتیق من النار کلہم قد استوجبوا النار ۔ انس رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے مقرر جمعہ کا دن اور جمعہ کی رات چوبیس گھڑیاں ہین کوئی گھڑی اونمین ایسی نہین کہ جسمین چھ سو آزاد نہون آگ سے جو سب کے سب آگ کے لائق تھے ۔

واخرجہ ابن عدی والبیہقی فی الشعب بلفظ ان للہ فی کل جمعۃ ستمائۃ الف عتیق اور ابن عدی اور بیہقی نے اسکو روایت کیا اس لفظ سے مقرر اللہ کی ہر جمعہ کے دن چھ لاکھ آزاد کئے ہوئے ہین ۔

الخصوصیۃ السابعۃ والخمسون

فیہ ساعۃ الاجابۃ ۔ ستاونوین خصوصیت روز جمعہ مین ساعت اجابت کی ہے **روی** الشیخان عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر یوم الجمعۃ فقال فیہ ساعۃ لا یوافقہا عبد مسلم وہو قائم یصلی یسأل اللہ الا اعطاہ ایاہ واشار بیدہ یقللہا ۔ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا روز جمعہ کا سو فرمایا جمعہ کے دن مین ایک ساعت ہے جو پاوے گا اوس کو بندہ مسلمان اوس حال مین کہ کھڑا نماز پڑھتا ہو یا کھڑا ہو نماز کے لئے مانگے اللہ سے کوئی چیز بیشک دیگا اوسکو اللہ اور اشارہ کیا آپ نے دست مبارک سے کم کرتے تھے اوس ساعت کو (یعنی آپ اشارہ سے بتلاتے تھے کہ ساعت قلیل ہے) ولمسلم عنہ ان فی الجمعۃ لساعۃ لا یوافقہا مسلم یسأل اللہ فیہا خیرا الا اعطاہ ایاہ وہی ساعۃ خفیفۃ ۔ اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ روز جمعہ مین ایک ساعت ہے کہ جو کوئی مسلمان اوسکو پاوے مانگے اللہ سے اس ساعت مین خیر بیشک دیگا اوسکو اللہ وہ ساعت بہت کم ہے ۔ وقد اختلف اہل العلم من الصحابۃ والتابعین فمن بعدہم فی ہذہ الساعۃ علی اکثر من ثلاثین قولا ۔ اور مقرر اختلاف کیا بعض اہل علم نے صحابہ اور تابعین سے اور جو اونکے بعد ہین اس ساعت مین تیس قول سے زیادہ پر مفصل انہا

اخرج عبد الرزاق عن عبد اللہ مولے معاویۃ قال قلت لابی ہریرۃ انہم زعموا ان الساعۃ التی فی یوم الجمعۃ یستجاب فیہا الدعاء رفعت فقال کذب من قال ذلک قلت فہی کل جمعۃ قال نعم - تو بعضون نے کہا وہ ساعت اوٹہالی گئی - روایت کی عبد الرزاق نے عبد اللہ مولے معاویہ سے کہا عبد اللہ نے مینے پوچہا ابوہریرہ رض سے لوگ گمان کرتے ہین کہ ساعت جو روز جمعہ مین ہے جسمین دعا مستجاب ہوتی ہے وہ اوٹہالی گئی ہے سو ابوہریرہ رض نے جہوٹا ہے جسنے یہ کہا پوچہا مینے تو کیا وہ ہر جمعہ مین ہے کہا ہان -

وقیل انہا فی جمعۃ واحدۃ من کل سنۃ قال کعب الاحبار لابی ہریرۃ فردہ علیہ فرجع الیہ اخرجہ مالک واصحاب السنن - اور بعضون نے کہا وہ ساعت ہر سال صرف ایک جمعہ مین ہوتی ہے یہہ کہا تہا کعب احبار نے ابوہریرہ سے سو ابوہریرہ نے رد کر دیا اس قول کو پہر رجوع کیا کعب احبار نے اوسکی طرف یہہ روایت کی ہے مالک اور اصحاب حدیث نے -

ف یعنے کعب احبار نے ابوہریرہ رض سے کہا تہا کہ ساعت ہر سال مین ایکدن ہے سو ابوہریرہ نے اسکو رد کیا اور کہا نہین بلکہ ہر جمعہ مین ہے پہر کعب نے توراۃ پڑہ کر کہا سچ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور رجوع کیا کعب نے اپنے قول سے ابوہریرہ کے قول کیطرف وقیل انہا مخفیۃ فی جمیع الیوم کما اخفیت لیلۃ القدر فی العشر - اور بعضون نے کہا ساعت چہپائی گئی ہے جمعہ کے سارے دن مین جیسے چہپائی گئی شب قدر دس دن مین یعنے عشرہ اخیرہ ماہ رمضان مین - اخرج ابن خزیمۃ والحاکم عن ابی سلمۃ قال سالت ابا سعید الخدری عن ساعۃ الجمعۃ فقال سالت النبی صلے اللہ علیہ وسلم عنہا فقال قد علمتہا ثم انسیتہا کما انسیت لیلۃ القدر - ابوسلمہ سے روایت ہے کہا پوچہا مینے ابوسعید خدری سے حال ساعت جمعہ کا جواب دیا پوچہا تہا مینے صلے اللہ علیہ وسلم سے ساعت کا حال تو فرمایا آپ نے مجکو علم آگیا تہا ساعت کا پہر بہولا دی گئی مجہے جیسے بہلائی گئی شب قدر

واخرج عبد الرزاق عن کعب قال لو ان انسانا قسم جمعۃ فی جمع لاتی علی تلک

الساعة قال ابن المنذر معناه انه يبدا فيدعو في جمعة من اول النهار الى وقت معلوم ثم في
جمعة ثانية يبتدئ من ذلك الوقت الى وقت آخر حتى ياتي الى آخر النهار - اور کعب سے روایت ہے کہا کعب نے
اگر کوئی تقسیم کرے ایک جمعہ کو کئی جمعوں میں البتہ آجاوے گا اوس ساعت پر کہا ابن منذر نے
معنی اسکے یہ ہیں کہ شروع کرے اسطرح کہ دعا کرے ایک جمعہ میں اول دن سے ایک وقت معین
تک پھر دوسری جمعہ میں شروع کرے اوس وقت سے دوسرے وقت تک تاآنکہ آجاوے آخر دن کو
والحکمة في اخفائها لبعث العباد على الاجتهاد في الطلب واستيعاب الوقت بالعبادة - اور
حکمت اوسکے چھپانے میں آمادہ کرنا ہے بندوں کا کوشش پر اوسکی طلب میں اور صرف کرانا
سارے وقت کا عبادت میں - وقيل انها تنتقل في يوم الجمعة ولا تلزم ساعة بعينها ذكره بعضهم
احتمالا وجزم به ابن عساكر وغيره ورجحه الغزالي والمحب الطبري - اور بعض نے کہا وہ بدلتی رہتی ہے
جمعہ کے دن اور نہیں لازم ہے ساعت معین یہ قول بعض نے احتمالاً ذکر کیا ہے اور ابن
عساکر وغیرہ نے اسپر یقین کیا اور غزالی اور محب طبری نے ترجیح دی ہے اس قول کو - وقيل هي
عند اذان المؤذن لصلوة الغداة اخرجه ابن ابي شيبة عن عائشة اور بعض نے کہا وہ وقت اذان
صبح کی ہے اسکو روایت کیا ابن ابی شیبہ نے عائشہ رضہ سے - وقيل من طلوع الفجر الى طلوع الشمس
رواه ابن عساكر عن ابي هريرة اور بعض نے کہا وہ طلوع فجر سے ہے طلوع آفتاب تک یہ روایت
کی ہے ابن عساکر نے ابوہریرہ رضہ سے وقيل عند طلوع الشمس حكاه الغزالي اور بعض نے کہا وقت
طلوع آفتاب کے یہ قول نقل کیا ہے غزالی نے وقيل اول ساعة بعد طلوع الشمس حكاه الجيلي
والمحب الطبري شارحا التنبيه - اور بعض نے کہا کہ پہلی ساعت ہے بعد طلوع آفتاب کے حکایت
کیا اسکو جیلی اور محب طبری شارحین تنبیہ نے - وقيل في آخر الساعة الثالثة من النهار لحديث ابي هريرة
مرفوعا في آخر ثلاث ساعات منه ساعة من دعا الله فيها استجيب له اخرجه احمد اور بعض نے کہا
وہ تیسری ساعت ہے تین ساعتوں اخیر جمعہ میں سے بسند حدیث ابوہریرہ رضہ کی مرفوعا کہ تین ساعتوں
اخیر جمعہ سے ایک ساعت ہے جو دعا کرے اللہ سے اوس ساعت میں قبول ہو روایت کیا اسکو احمد نے

وقیل اذا زالت الشمس حکاہ ابن المنذر عن ابی العالیۃ ورواہ عبد الرزاق عن الحسن اور بعض نے
کہا وہ ساعت وقت زوال آفتاب کے ہے نقل کیا اسکو ابن منذر نے ابو العالیہ سے اور روایت
کیا اسکو عبد الرزاق نے حسن سے وروی ابن عساکر عن قتادۃ قال کانوا یرون الساعۃ المستجاب
فیہا الدعاء اذا زالت الشمس قال ابن حجر وکان ماخذہم فی ذلک انہا وقت اجتماع الملائکۃ وابتداء دخول
وقت الجمعۃ والاذان ونحو ذلک۔ اور ابن عساکر نے قتادہ سے روایت کی کہا تھے لوگ کہ سمجھتے
تھے کہ ساعت جسمین دعا قبول ہوتی ہے وقت زوال آفتاب کے ہے کہا ابن حجر نے دلیل انکی
اس مین یہ ہے کہ وہ وقت جمع ہونے فرشتونکا ہے اور ابتدا داخل ہونے وقت جمعہ کا اور اذان
وغیرہ کا۔ وقیل اذا اذن المؤذن لصلوۃ الجمعۃ اخرج ابن المنذر عن عائشۃ قالت یوم الجمعۃ مثل
یوم عرفۃ تفتح ابواب السماء وفیہ ساعۃ لا یسأل اللہ فیہا العبد شیئا الا اعطاہ قیل ایۃ ساعۃ قالت اذا اذن
المؤذن لصلوۃ الجمعۃ۔ اور بعض نے کہا جس وقت مؤذن اذان دے نماز جمعہ کی کے لئے روایت کی
ابن منذر نے عائشہ رض سے کہا عائشہ رض نے روز جمعہ مانند روز عرفہ کے ہے اوسمین کھولی جاتی ہین
دروازے آسمان کے اور اوس مین ایک ساعت ہے کہ جو کچھ بندہ اوسمین اللہ سے مانگتا ہے
دیتا ہے کسینے پوچھا وہ کونسی ساعت ہے کہا جس وقت اذان دے مؤذن جمعہ کے لئے۔
وقیل من الزوال الی ان یصیر الظل ذراعا اخرجہ ابن المنذر عن ابی ذر۔ اور بعض نے کہا وقت زوال سے
سایہ کے ایک ذراع ہوجانے تک روایت کیا اسکو ابن منذر نے ابو ذر سے۔ وقیل الی ان یخرج
الامام حکاہ القاضی ابو الطیب۔ اور بعض نے کہا زوال سے امام کے نکلنے تک نقل کیا اسکو قاضی
ابو الطیب نے۔ وقیل الی ان یدخل فی الصلوۃ حکاہ ابن المنذر عن ابی السوار العدوی۔ اور بعض نے
کہا زوال سے نماز مین داخل ہونے تک نقل کیا اسکو ابن منذر نے ابو السوار عدوی سے۔
وقیل من الزوال الی غروب الشمس حکاہ الذماری فی نکت التنبیہ۔ اور بعض نے کہا زوال سے
غروب آفتاب تک نقل کیا اسکو ذماری نے نکت التنبیہ مین وقیل عند خروج الامام رواہ ابن
زنجویہ عن الحسن۔ اور بعض نے کہا وقت خروج امام کے روایت کیا اسکو ابن زنجویہ نے حسن سے

وقیل ما بین خروج الامام الی ان تقام الصلوٰۃ رواہ ابن المنذر عن الحسن والمروزی فی کتاب الجمعہ عن عوف ابن حصرہ - اور بعض نے کہا درمیان خروج امام کی نماز کے قایم ہونے تک روایت کیا اسکو ابن منذر نے حسن سے اور مروزی نے کتاب الجمعہ میں عوف ابن حصرہ سے -

وقیل ما بین خروجہ الی انقضاء الصلوٰۃ رواہ ابن جریر عن موسیٰ وابن عمر موقوفا عن الشعبی - اور بعض نے کہا درمیان خروج امام کے نماز کے ختم ہونے تک روایت کیا اسکو ابن جریر نے موسیٰ اور ابن عمر سے موقوفا اور شعبی سے -

وقیل ما بین ان یحرم البیع الی ان یحل رواہ ابن ابی شیبۃ وابن المنذر عن الشعبی - اور بعض نے کہا وقت حرام ہونے بیع سے اوسکے حلال ہونے تک روایت کیا اسکو ابن ابی شیبہ اور ابن منذر نے شعبی سے **ف** وقت حرمت بیع کا امام ابوحنیفہ کے نزدیک اذان اول سے ہے - اور امام شافعی کے نزدیک اذان دوم سے جو خطیب کے سامنے ہوتی ہے اور وقت حلت کا بعد فراغ نماز کے - وقیل ما بین الاذان الی انقضاء الصلوٰۃ رواہ ابن زنجویہ عن ابن عباس - اور بعض نے کہا اذان سے نماز کے تمام ہونے تک روایت کیا اسکو ابن زنجویہ نے ابن عباس سے

وقیل ما بین ان یجلس الامام علی المنبر الی ان تنقضی الصلوٰۃ روی مسلم وابوداود من حدیث ابی موسیٰ الاشعری انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ہی ما بین ان یجلس الامام الی ان تنقضی الصلوٰۃ قال ابن حجر وہذا القول یمکن ان یتحد مع الذین قبلہ - اور بعض نے کہا امام کے بیٹھنے کے وقت سے منبر پر نماز کے ادا ہو جانے تک روایت کی مسلم اور ابوداود نے حدیث ابوموسیٰ اشعری سے کہ اونہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ساعت وقت جلوس امام سے ہے نماز کے تمام ہو جانے تک کہا ابن حجر نے ممکن ہے کہ یہ قول پہلے دو قول کے ساتھ لیا جاوے -

ف یعنے قول اول وقت حرمت بیع سے حلت بیع تک - قول ثانی اذان کے وقت سے نماز کے تمام ہونے تک تو ان دونوں قول میں یہ تیسرا قول داخل ہو سکتا ہے - وقیل من حین یفتتح الخطبۃ حتی یفرغہا رواہ ابن عبد البر بسند ضعیف عن ابن عمر مرفوعا - اور بعض نے کہا

وقت شروع ہونے خطبہ سے خطبہ سے فارغ ہونے تک روایت کیا اسکو ابن عبد البر نے بسند ضعیف ابن عمر سے مرفوعا۔ وقیل عند الجلوس بین الخطبتین حکاہ الطیبی اور بعض نے کہا وقت بیٹھنے امام کے دونوں خطبہ میں اسکو نقل کیا طیبی نے وقیل عند نزول الامام من المنبر رواہ ابن المنذر عن ابی بردہ اور بعض نے کہا وقت اترنے امام کے منبر سے روایت کیا اسکو ابن منذر نے ابو بردہ سے

وقیل عند اقامۃ الصلوٰۃ رواہ ابن المنذر عن الحسن وروی الطبرانی بسند ضعیف عن میمونۃ بنت سعد انہا قالت یا رسول اللہ افتنا عن صلوٰۃ الجمعۃ قال فیہا ساعۃ لا یدعوا العبد فیہا ربہ الا استجاب له قلت ایۃ ساعۃ ہی یا رسول اللہ قال ذلک حین یقوم الامام۔ اور بعض نے کہا وقت اقامت یعنی تکبیر اولی نماز جمعہ کی ہے روایت کیا اس کو ابن منذر نے حسن سے اور روایت کی طبرانی نے بسند ضعیف میمونہ بنت سعد سے کہ اوس نے کہا یا رسول اللہ جواب دیجئے ہمکو نماز جمعہ کی فضیلت سے فرمایا آپ نے اوسمیں ایک ساعت ہے جب دعا کرتا ہے بندہ اوس ساعت میں اپنے رب سے بے شک قبول ہوتی ہے عرض کیا میں نے وہ کونسی ساعت ہے یا رسول اللہ فرمایا وقت کھڑے ہونے امام کے ہے نماز جمعہ کے واسطے۔

وقیل من حین اقامۃ الصلوٰۃ الی تمام الصلوٰۃ لحدیث الترمذی وحسنہ وابن ماجہ عن عمرو بن عوف قالوا ایۃ ساعۃ یا رسول اللہ قال حین تقوم الصلوٰۃ الی الانصراف منہا ورواہ البیہقی فی الشعب بلفظ ما بین ان ینزل الامام من المنبر الی ان تنقضی الصلوٰۃ۔ اور بعض نے کہا وقت اقامت سے نماز جمعہ کے تمام ہونے تک بدلیل حدیث ترمذی اور ابن ماجہ کے عمرو بن عوف سے کہا انہوں نے کونسی ساعت ہے یا رسول اللہ فرمایا نماز کے قایم ہونے کے وقت سے نماز سے لوٹنے کے وقت تک اور روایت کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں اس لفظ سے وقت اترنے امام کے منبر سے نماز کے تمام ہونے تک۔ وقیل ہی الساعۃ التی کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فیہا الجمعۃ رواہ ابن عساکر عن ابن سیرین۔ اور بعض نے کہا وہ ساعت ہے جسمیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز پڑھتے تھے روایت کیا اسکو ابن عساکر نے ابن سیرین سے۔

وقیل من صلوۃ العصر الی غروب الشمس رواہ ابن جریر عن ابن عباس موقوفا والترمذی بسند ضعیف مرفوعا التمسوا الساعۃ التی ترجی فی یوم الجمعۃ بعد العصر الی غیبوبۃ الشمس وابن مندۃ عن ابی سعید مرفوعا فالتمسوہا بعد العصر اغفل ما یکون الناس۔ اور بعض نے کہا عصر کی نماز سے غروب آفتاب تک روایت کیا اسکو ابن جریر نے ابن عباس سے اور ترمذی نے ڈھونڈو ساعت کو جس میں امید ہے مقبول ہونے دعا کی جمعہ کے دن بعد عصر کے آفتاب کے غائب ہونے تک اور ابن مندہ نے روایت کی ابو سعید سے ڈھونڈو ساعت کو بعد عصر کے کہ یہہ وقت زیادہ غفلت کا ہے اور ڈھونڈو جنمیں لوگ غافل ہوتے ہیں۔ وقیل فی صلوۃ العصر رواہ عبد الرزاق عن یحیی بن اسحاق بن ابی طلحۃ مرفوعا مرسلا۔ اور بعض نے کہا ساعت عصر کے نماز میں ہے روایت کی عبد الرزاق نے یحیی بن اسحاق ابن ابی طلحہ سے

وقیل بعد العصر الی اخر وقت الاختیار حکاہ الغزالی۔ اور بعض نے کہا بعد عصر کے ہے آخر وقت اختیار تک نقل کیا اسکو غزالی نے۔ وقیل من حین تصفر الشمس الی ان تغیب رواہ عبد الرزاق عن طاوس۔ اور بعض نے کہا آفتاب کے زرد ہونے کے وقت سے اوس کے غائب ہونے تک روایت کی یہہ عبد الرزاق نے طاوس سے۔

وقیل اخر ساعۃ بعد العصر اخرجہ ابوداود والحاکم عن جابر مرفوعا ولفظہ فالتمسوہا اخر ساعۃ بعد العصر اور بعضوں نے کہا آخر ساعت ہے عصر کی بعد روایت کے ابوداود اور حاکم نے جابر سے اور لفظ اوسکا یہہ ہے کہ ڈھونڈو اسکو آخر ساعت میں بعد عصر کے۔

واخرج اصحاب السنن عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر یوم طلعت علیہ الشمس یوم الجمعۃ وفیہ ساعۃ لا یصادفہا عبد مسلم وہو یصلی یسال اللہ شیئا الا اعطاہ ایاہ فقال کعب ذلک فی کل سنۃ یوم فقلت بل فی کل جمعۃ فقرا کعب التوراۃ فقال صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابوہریرۃ ثم لقیت عبد اللہ بن سلام فحدثتہ فقال قد علمت ایۃ ساعۃ ہی اخر ساعۃ فی یوم الجمعۃ فقلت کیف وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصادفہا عبد مسلم وہو یصلی وتلک الساعۃ لا یصلی فیہا فقال الم یقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جلس

مجاب منتظر الصلوٰۃ فہو فی صلوٰۃ قلت بلی قال فہو ذاک وفی الترغیب للاصفہانی من حدیث

ابی سعید الخدری مرفوعا الساعۃ التی یستجاب فیہا الدعاء یوم الجمعۃ اخر ساعۃ من یوم الجمعۃ قبل

غروب الشمس اغفل ما یکون عنہ الناس ۔ اور روایت کی اصحاب حدیث نے ابو ہریرہ

رض سے کہا اونہون نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بہترین دن جسپر آفتاب طلوع

ہوا دن جمعہ کا ہے اور اوسمین ایک ساعت ہے کہ جو بندہ مسلمان اوسکو پاوے اور وہ نماز پڑہتا ہو

مانگے اللہ سے کچھ دیتا ہے اوسکو اللہ وہ چیز کہا کعب نے کہ محل ہونے ساعت کا سال

مین ایکدن ہے کہا مینے نہین بلکہ ہر جمعہ مین ہے پہر پڑہی کعب نے توراۃ اور کہا سچ فرمایا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ابو ہریرہ نے پہر ملا مین عبد اللہ بن سلام سے اور

مینے اوسکو خبر دی سو کہا عبد اللہ بن سلام نے مجکو معلوم ہے وہ کونسی ساعت ہے وہ آخر

ساعت ہے روز جمعہ کی کہا مینے یہ کیونکر ہوسکتا ہے حالانکہ فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے جو پاتا ہے اوسکو بندہ مسلمان اور وہ نماز پڑہتا ہو اور اسوقت نماز نہین پڑہی جاتی ہے

(اسواسطے کہ مکروہ ہے) تو کہا عبد اللہ بن سلام نے کیا نہین فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے جو کوئی بیٹہے ایک جگہ نماز کے انتظار مین تو وہ نماز ہی مین ہے کہا ابو ہریرہ نے

پس کہا مینے ہان یون ہے فرمایا ہے آپ نے کہا عبد اللہ بن سلام نے پس وہ یہی ہے بات

(یعنی مراد نماز سے انتظار نماز کا ہے اور وہ آخر روز مین ہوسکتا ہے) اور اصفہانی کی ترغیب مین

ابو سعید خدری سے یہہ روایت ہے کہ ساعت جسمین دعا قبول ہوتی ہے روز جمعہ مین سے آخر ساعت

روز جمعہ کے غروب آفتاب سے پہلے کہ زیادہ غافل ہوتے ہین اوس سے لوگ ۔ وقیل

اذا تدلی نصف الشمس للغروب اخرجہ الطبرانی فی الاوسط والبیہقی فی الشعب عن فاطمۃ بنت النبی

صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت للنبی صلے اللہ علیہ وسلم ای ساعۃ ہی قال اذا تدلی نصف الشمس للغروب

اور بعض نے کہا جب لٹک آوے آدہا سورج واسطے ڈوبنے کے روایت کی طبرانی نے

اور بیہقی نے حضرت سیدۃ النساء فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا بنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ

پوچھا اونھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کونسی ساعت ہے فرمایا آپ نے
جب لٹک آوے نصف آفتاب غروب کے واسطے ۔ **ف** یہہ حدیث مرجانہ نے حضرت
سیدۃ النسا رض سے روایت کی ہے اور آخر اوسکا یہہ ہے کہ پھر حضرت فاطمہ چھوڑ دیتی تھین
اپنے غلام کو جسکا زید نام تہا کہ دیکھتا رہے آفتاب کو غروب کے وقت اور جب آپکو خبر پہونچائی
تھی غروب نصف آفتاب سے متوجہ ہو جاتی تھین آپ دعا کیطرف تاآنکہ آفتاب بالکل غروب
ہو جاتا ۔ فہذہ جملۃ الاقوال فی ذلک قال المحب الطبری اصح الاحادیث فیہا حدیث ابی موسی فی
مسلم واشہر الاقوال فیہا قول عبد اللہ بن سلام قال ابن حجر وما عداہما اما ضعیف الاسناد او موقوف
استند قائلہ الی اجتہاد دون توقیف ۔ سو یہہ جملہ اقوال ہین ساعت کے بیان مین کہا محب
طبری نے سب حدیثون مین زیادہ صحیح حدیث اس باب مین حدیث ابو موسی کی ہے مسلم مین ۔ اور
قولون مین زیادہ مشہور قول عبد اللہ بن سلام کا ہے کہا ابن حجر نے اور ماسوا ان دونون
کے یا ضعیف الاسناد ہے یا موقوف ہے کہ منسوب کیا اوسکے کہنے والے نے اپنی رائے
اور اجتہاد کیطرف نہ کسیکے بتلانے سے ثم اختلف السلف ای القولین المذکورین ارجح فرجح کل من المرجحین فرجح
ما فی حدیث ابی موسی البیہقی وابن العربی والقرطبی وقال النووی انہ الصحیح او الصواب
ورجح قول ابن سلام احمد بن حنبل وابن راہویہ وابن عبد البر وابن الزملکانی من الشافعیۃ ۔
پہر اختلاف کیا ہے سلف نے کہ دونون قول مذکورین سے کونسا قول زیادہ راجح ہے سو
ترجیح دی ہے ہر اک قول کو ترجیح دینے والون نے تو جو کچھ ابو موسی کی حدیث مین ہے اوسکو
بیہقی اور ابن عربی اور قرطبی نے ترجیح دی ہے اور کہا نووی نے یہہ صحیح ہے یا صواب ہے
اور عبد اللہ بن سلام کے قول کو احمد بن حنبل اور ابن راہویہ اور ابن عبد البر اور ابن زملکانی نے
شافعیہ مین سے ترجیح دی ہے ۔ قلت وبہا امر وذلک ان ما اوردہ ابو ہریرۃ علی ابن
سلام من انہا لیست ساعۃ صلوۃ وارد علی حدیث ابی موسی ایضا لان حال الخطبۃ لیست ساعۃ
صلوۃ وتتمیز بالعد العصر بانہا ساعۃ دعاء وقد قال فی الحدیث یسأل اللہ شیئا ولیس حال الخطبۃ

ساعة دعاء لانه مامور فيها بالانصات وكذلك غالب الصلوة ووقت الدعاء منها اما عند الاقامة او في

السجود او التشهد فان حمل الحديث على هذه الاوقات اتضح وتحمل قوله وهو قائم يصلي على حقيقتهم

في هذين الوضعين وعلى مجازه في الاقامة اى يريد الصلوة وهذا التحقيق حسن فتح الله به ويظهر

ترجيح رواية ابي موسى على قول ابن سلام لابقاء الحديث على ظاهره من قوله يصلي ويسال

فانه اولى من حمله على انتظار الصلوة لانه مجاز بعيد وموهم ان انتظار الصلوة شرط في الاجابة

ولانه لا يقال في منتظر الصلوة قائم يصلي وان صدق انه في صلوة لان لفظ قائم يشعر بملابسة الفعل

میں کہتا ہوں یہاں ایک امر ہوا اور وہ یہ ہے کہ جو اعتراض ابو ہریرہ نے عبد اللہ بن سلام پر کیا ہے کہ آخر ساعت روز جمعہ کی ساعت نماز کی نہیں

ابو موسی کی حدیث بھی وارد ہے کیونکہ وقت خطبہ کا بھی وقت نماز کا نہیں ہوا اور بعد عصر کو تو اصلاً نماز ہی نہیں ہے کہ وہ ساعت دعا کی ہو

حالانکہ حدیث میں کہا ہے کہ دعا کرو اور خطبہ کا وقت دعا کا وقت نہیں ہے کیونکہ خطبہ کے

وقت تو حکم چپ رہنے کا ہے اور ایسے ہی اکثر نماز میں خاموشی ہے اور دعا کا وقت نماز میں

یا تکبیر اولے ہے یا سجدہ یا تشہد یعنے التحیات تو اگر حدیث میں ان تینوں وقتوں میں سے

کوئی وقت مراد ہو تو مطلب واضح ہو جاوے گا اور درصورت اس قول سے کہ وہ کھڑا نماز پڑھتا ہو

سجدہ اور تشہد میں حقیقی معنے نماز کے مراد لئے جاویں گے اور تکبیر اولے میں معنے مجازی

یعنے ارادہ نماز کا۔ اور یہ اچھی تحقیق ہے جو اللہ نے کھولی اور اس سے ظاہر ہوتی ہے ترجیح

روایت ابو موسے کی عبد اللہ بن سلام کے قول پر اسواسطے کہ اسصورت میں حدیث اپنے ظاہر معنی پر

باقی رہتی ہے اس قول میں (کہ نماز پڑھتا ہو اور سوال کرے) کیونکہ یہ بہتر ہے اس سے کہ نماز

پڑھنے سے انتظار نماز کا مراد ہو کہ یہ مجاز بعید ہو اور اس سے یہ وہم ہوتا ہے کہ انتظار نماز کا

قبول دعا کے واسطے شرط ہے اور اسواسطے کہ نماز کے منتظر کو یہ نہیں کہہ سکتے کہ کھڑا نماز پڑھتا ہے

اگرچہ یہ سچ ہے کہ وہ نماز میں ہے (یعنی حدیث کی رو سے) کیونکہ لفظ قائم کا خبر دیتا ہے تعلق

فعل سے۔ (یعنی قیام نماز کا پایا جاوے نہ یہ کہ صرف انتظار ہی ہو اور قیام کچھ بھی نہو) ـ

والذي استخير الله واقول به من هذه الاقوال انها عند اقامة الصلوة وغالب الاحاديث المرفوعة

تشہد لہ اما حدیث میمونۃ فصریح فیہ ولذا حدیث عمرو بن عوف ولا تنافیہ حدیث ابی موسیٰ لانہ
ذکرانہا فیما بین ان یجلس الامام الی ان تنقضی الصلوۃ وذلک صادق بالاقامۃ بل منحصر
منہا لان وقت الخطبۃ لیس وقت صلوۃ ولا دعاء ووقت الصلوۃ لیس وقت دعاء فی
غالبہا ولا یظن انہ اراد استغراق ہذا الوقت قطعا لانہا خفیفۃ بالنصوص والاجماع ووقت الخطبۃ
والصلوۃ متسع وغالب الاقوال المذکورۃ بعد الزوال او عند الاذان تحمل علی ہذا فترجع الیہ
ولا تنافی وقد اخرج الطبرانی عن عوف بن مالک الصحابی قال انی لارجو ان تکون ساعۃ
الاجابۃ فی احدی الساعات الثلث اذا اذن المؤذن وما دام الامام علی المنبر وعند الاقامۃ واقوی
شاہد لہ حدیث الصحیحین وہو قایم یصلی فاحمل وہو قایم علی القیام للصلوۃ عند الاقامۃ و یصلی
علی الحال المقدرۃ فتکون ہذہ الجملۃ الحالیۃ شرطا فی الاجابۃ فانہا مختصۃ لمن شہد الجمعۃ لیخرج
من تخلف عنہا ہذا ما ظہر لی فی ہذا المحل من التقدیر واللہ اعلم بالصواب ۔ اور جس امر کا مین
استخارہ کرتا ہون اللہ سے اور جسکا مین قائل ہون ان قولون مین سے یہہ ہے کہ ساعت
تکبیر اولے کے وقت ہی اور بہت سی حدیثین مرفوع اسپر شہادت کرتی ہین حدیث میمونہ تو اس
باب مین صاف و صریح ہے اور ایسے ہی حدیث عمرو بن عوف کی اور حدیث ابو موسیٰ کی بھی کچہہ اسکے
برخلاف اور منافی نہین کیونکہ اونہون نے کہا ہے کہ ساعت وقت بیٹھنے امام کے ممبر پر نماز کے
ختم ہونے تک ہے اور یہ تکبیر اولے پر صادق آتا ہے بلکہ تکبیر ہی مین منحصر ہے اسلئے کہ خطبہ کا
وقت نماز کا وقت نہین نہ دعا کا اور نماز کا وقت غالبًا دعا کا وقت نہین اور یہہ نہ گمان کیا جاوے
کہ سارا وقت مراد ہے کیونکہ ساعت بہت تہوڑی ہے حدیثون اور اجماع کی رو سے اور خطبہ
اور نماز کا وقت بہت فراخ ہے اور اکثر قول جنمین بعد زوال یا وقت اذان مذکور ہے اسیطرف
رجوع ہو سکتے ہین (یعنے وقت تکبیر اولے کیطرف) اور کچہہ مخالفت نہین اور روایت کی طبرانی نے
عوف بن مالک صحابی سے کہا عوف نے مین امید کرتا ہون کہ ساعت اجابت کی ان تین وقت مین سے
کسیوقت ہو وقت اذان موذن کے ۔ اور جب تک امام منبر پر رہے اور وقت تکبیر کے اور زیادہ قوی

شاہد اسکا حدیث بخاری اور مسلم کی ہے جسمین یہہ لفظ ہے (کہڑا نماز پڑہتا ہو) سو محمول کیا گیا کہڑا ہونا نماز کے کہڑے ہونے پر تکبیر کے وقت اور نماز پڑہنا حال مقدر ہے اور ہوگا یہ جملہ حالیہ (یعنی یہ جملہ کہ درحالیکہ کہڑا نماز پڑہتا ہو) شرط اجابت دعا کی اسلئے کہ اجابت اوسیکے لئے ہے جو جمعہ مین حاضر ہوا تاکہ خارج رہے اس سے وہ شخص جسنے جمعہ ترک کیا یہہ وہ ہے جو مجکو ظاہر ہوا اس مقام پر تقریر سے واللّٰہ اعلم بالصواب —

وقال ابن سعد فی طبقاتہ اخبرنا عفان بن مسلم حدثنا حماد بن سلمۃ اخبرنا علی بن زید بن جدعان ان عبداللّٰہ بن نوفل والمغیرۃ بن نوفل کانوا من قراء قریش وکانوا یبکرون الی الجمعۃ اذا طلعت الشمس یریدون بذلک الساعۃ التی ترجے فنام عبداللّٰہ بن نوفل فرح فی ظہرہ وقیل ہذہ الساعۃ التی تریدفرفع راسہ فاذا شبل غمامۃ تصعد الی السماء وذاک حین زالت الشمس —

اور کہا ابن سعد نے طبقات مین کہ خبر دی مجکو عفان ابن مسلم نے اونسے حدیث کی حماد بن سلمہ اونکو خبر دی علی بن زید بن جدعان نے یہ کہ عبداللّٰہ بن نوفل اور مغیرہ بن نوفل تھے قریش کی قاریوں مین اور سویرے جاتے تھے جمعہ مین جب طلوع ہوتا آفتاب بارادہ اوس ساعت کے جسمین امید اجابت دعا کی ہے تو سو گئے عبداللّٰہ بن نوفل تو کسینے کہہ اونکی پیٹھ مین چبویا اور کہا یہ وہ ساعت ہے جسکو تو چاہتا ہے پہر سر اوٹہایا عبداللّٰہ بن نوفل نے تو ناگہان ایک بادل سا آسمان پر چڑہتا دیکہا اور یہہ وقت زوال آفتاب کے تہا —

فائدہ احتج من قال بتفضیل اللیل علے النہار بان فی کل لیلۃ ساعۃ اجابۃ کما ثبت فی الاحادیث الصحیحۃ ولیس ذلک فی النہار سوی فی یوم الجمعۃ — دلیل لایا ہے وہ شخص جو قائل ہے رات کی فضیلت کا دن پر یہہ کہ ہر رات مین ایک ساعت اجابت دعا کی ہے چنانچہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہوا ہے اور دنون مین نہین سوا روز جمعہ کے —

ف حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے ستروین مکتوب مین جلد ثالث مکتوبات سے لکہا ہے کہ حضرت خواجہ احرار قدس سرہ نے فرمایا کہ ہم ایک عجائب

درویشون کی تہی کہ سخن ساعت مرجوہ سے جو روز جمعہ مین ودیعت رکہی ہے درمیان آیا کہ اگر میسر ہو تو اوس ساعت مین حق سبحانہ تعالے سے کیا مانگے پہر کسیکے کچہہ کہا جب میری نوبت پہونچی تو مینے کہا کہ اوس ساعت مین صحبت ارباب جمعیت کی طلب کرے جسکے ضمن مین سب سعادتین میسر ہین۔ انتہی۔ **مترجم** واحق ما قال

الخصوصیۃ الثامنۃ والخمسون الصدقۃ فیہ تتضاعف علی غیرہا من الایام۔ اٹہاونوین خصوصیت صدقہ کا ثواب روز جمعہ مین دونا ہوتا ہے اور دنون سے۔

اخرج ابن ابی شیبۃ فی المصنف عن کعب قال الصدقۃ تضاعف یوم الجمعۃ۔ ابن ابی شیبہ نے کعب سے روایت کی کہا ثواب صدقہ کا دونا ہوتا ہے روز جمعہ مین۔

الخصوصیۃ التاسعۃ والخمسون ان الحسنۃ والسیئۃ فیہ تضاعف۔ اونسٹہوین خصوصیت یہ کہ نیکی اور بدی دونی ہوتی ہے جمعہ کے دن۔ **اخرج** ابن ابی شیبۃ عن کعب قال یوم الجمعۃ تضاعف فیہ الحسنۃ والسیئۃ۔ کعب سے روایت ہے کہا جمعہ کے دن دونی ہوتی ہے نیکی اور بدی۔ **واخرج** الطبرانی فی الاوسط من حدیث ابی ہریرۃ مرفوعا تضاعف الحسنات یوم الجمعۃ۔ اور حدیث ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نیکیان دونی ہوتی ہین جمعہ کے دن۔ **واخرج** حمید بن زنجویہ فی فضائل الاعمال من طریق الہیثم بن حمید قال اخبرنی ابو سعید قال بلغنی ان الحسنۃ تضاعف یوم الجمعۃ والسیئۃ تضاعف یوم الجمعۃ۔ اور ابو سعید سے روایت ہے کہا اونہون نے مجہکو خبر پہونچی کہ نیکی دوچند ہو جاتی ہے جمعہ کے دن اور بدی دوچند ہو جاتی ہے جمعہ کے دن۔

واخرج عن المسیب ابن رافع قال من عمل خیرا فی یوم الجمعۃ ضعف بعشرۃ اضعافہ فی سائر الایام ومن عمل شرا فمثل ذلک۔ اور مسیب بن رافع سے روایت ہے کہا جسنے نیک عمل کیا جمعہ کے دن زیادہ کیا جاوے گا دس گنے تک اور دنون سے اور جسنے برا عمل کیا تو وہ بہی ایسا ہے۔

الخصوصیۃ الستون قراءۃ حم الدخان یوم الجمعۃ ولیلتہا۔ ساٹھویں خصوصیت پڑھنا سورہ حم دخان کا جمعہ کے دن اور رات میں۔

اخرج الترمذی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ حم الدخان فی لیلۃ الجمعۃ غفر لہ۔ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے پڑھی سورہ حم دخان شب جمعہ میں بخشا گیا۔ واخرج الطبرانی والاصبہانی عن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ حم الدخان فی لیلۃ الجمعۃ اویوم الجمعۃ بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ۔ اور ابوامامہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے حم الدخان جمعہ کی رات [illegible] یا جمعہ کے دن میں بنا دیگا اللہ اوس کے لئے گھر بہشت میں۔

واخرج الدارمی عن ابی رافع قال من قرأ الدخان فی لیلۃ الجمعۃ اصبح مغفورا لہ وزوج من الحور العین۔ اور ابورافع سے روایت ہے کہ جسنے پڑھی سورہ دخان شب جمعہ میں صبح کریگا بخشا گیا اور حورعین سے اوسکا نکاح کیا جاویگا۔

الخصوصیۃ الحادیۃ والستون قراءۃ یس لیلتہا۔ اکسٹھویں خصوصیت شب جمعہ میں سورہ یس کا پڑھنا۔ اخرج البیہقی فی الشعب عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ لیلۃ الجمعۃ حم الدخان ویس اصبح مغفورا لہ۔ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے شب جمعہ میں سورہ حم دخان اور سورہ یس صبح کریگا بخشا گیا۔ واخرجہ الاصبہانی بلفظ من قرأ یس فی لیلۃ الجمعۃ غفر لہ۔ اور اصبہانی نے اس لفظ کے ساتھ روایت کی کہ جو پڑھے سورہ یس شب جمعہ میں بخشا جاویگا۔

الخصوصیۃ الثانیۃ والستون قراءۃ ال عمران فیہ۔ باسٹھویں خصوصیت پڑھنا سورہ ال عمران کا جمعہ کے دن۔ اخرج الطبرانی بسند ضعیف عن ابن عباس

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ السورۃ التی یذکر فیہا آل عمران یوم الجمعۃ صلی اللہ
علیہ وملائکتہ حتی تغیب الشمس ۔ اور ابن عباس رض سے بسند ضعیف روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ
علیہ وسلم نے جسنے پڑھی وہ سورہ جسمین آل عمران کا ذکر ہے جمعہ کے دن رحمت بھیجتا ہے
اللہ اور اوس کے فرشتے اوسپر غروب آفتاب تک ۔

الخصوصیۃ الثالثۃ والستون قراءۃ سورۃ ہود فیہ ۔ تریسٹھوین خصوصیت پڑھنا
سورہ ہود کا جمعہ کے دن ۔ **اخرج** الدارمی فی مسندہ والبیہقی فی الشعب وابو
الشیخ وابن مردویہ فی تفسیرہما عن کعب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اقرؤا سورۃ ہود یوم الجمعۃ
کعب رض سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھو تم سورہ ہود جمعہ کے دن

الخصوصیۃ الرابعۃ والستون قراءۃ البقرۃ وآل عمران لیلتہا ۔ چونسٹھوین خصوصیت
پڑھنا سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران کا شب جمعہ مین ۔

اخرج الاصفہانی فی الترغیب عن عبد الواحد بن ایمن تابعی قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ سورۃ البقرۃ وآل عمران فی لیلۃ الجمعۃ کان لہ من الاجر ما بین لبیدا
وعروبا فلبیدا الارض السابعۃ وعروبا السماء السابعۃ عبد الواحد بن ایمن تابعی سے روایت ہے
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے پڑھی سورہ بقرہ اور آل عمران شب جمعہ مین
ملے گا اوسکو ثواب لبیدا اور عروبا تک سو لبیدا ساتوین زمین ہے اور عروبا ساتوان آسمان ۔
ف مراد اس سے کثرت ثواب ہے ۔ واللہ اعلم ۔

واخرج حمید بن زنجویہ عن وہب بن منبہ قال من قرأ لیلۃ الجمعۃ سورۃ البقرۃ
وآل عمران کان لہ نورا ما بین عریبا وعجیبا فعریبا العرش وعجیبا اسفل الارضین ۔ اور وہب
بن منبہ سے روایت ہے کہ جسنے پڑھی شب جمعہ مین سورہ بقرہ اور آل عمران ہوگا اوس کے لئے
نور عریبا سے عجیبا تک سو عریبا عرش ہے اور عجیبا سب سے نیچے کی زمین ۔

الخصوصیۃ الخامسۃ والستون ۔ الذکر الموجب للمغفرۃ قبل صبح یومہا ۔

پینتیسوین خصوصیت ذکر جو موجب مغفرت کا ہے جمعہ کے صبح سے پیشتر ۔

اخرج الطبرانی فی الاوسط عن انس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
من قال قبل صلوۃ الغداۃ یوم الجمعۃ ثلاث مرات استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ
غفرت ذنوبہ وان کانت اکثر من زبد البحر ۔ انس رض سے روایت ہے ۔ فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہا قبل نماز صبح کے جمعہ کے دن تین بار استغفر اللہ الذی
لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ بخشے جاوینگے اوس کے گناہ اگرچہ دریا کے جھاگ
سے زیادہ ہون ۔

الخصوصیۃ السادسۃ والثلثون ۔ ما یقال لیلۃ الجمعۃ ۔ چھتیسوین خصوصیت
جمعہ کی رات جو پڑھا جاتا ہے ۔ اخرج البزار عن انس ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم
کان اذا دخل رجب قال اللہم بارک لنا فی رجب وشعبان وبلغنا شہر رمضان واذا کان لیلۃ الجمعۃ
قال ہذہ لیلۃ غراء ویوم ازہر ۔ انس رض سے روایت ہے کہ جب رجب کا مہینا آتا یعنے رجب کا
چاند دیکھتے تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کہتے ۔ اللہم بارک لنا فی رجب وشعبان وبلغنا رمضان
(یعنے بار خدایا برکت دے ہمارے لیے یعنے طاعت اور عبادت مین ہمارے رجب شعبان مین
اور پہونچا ہمکو رمضان تک یعنے سارا رمضان پاوین اور توفیق ہو اوسکی روزون اور تراویح کی)
اور جب جمعہ کی رات آتی تو کہتے ہذہ لیلۃ غراء ویوم ازہر (یعنے یہہ رات روشن اور دن چمکتا ہے)

الخصوصیۃ السابعۃ والثلثون الاکثار من الصلوۃ علے النبی صلے اللہ علیہ وسلم
یومہا ولیلتہا ۔ سینتیسوین خصوصیت کثرت سے درود بھیجنا نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر
جمعہ کے دن اور رات مین ۔

واخرج ۔ ابو داود والحاکم وصححہ وابن ماجہ عن اوس بن اوس قال قال رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم ان من افضل ایامکم یوم الجمعۃ فیہ خلق آدم وفیہ قبض وفیہ النفخۃ وفیہ الصعقۃ
فاکثروا من الصلوۃ علے فیہ فان صلوتکم معروضۃ علے ۔ اوس بن اوس سے روایت ہے

کہا فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے تمہارے بہتر دنوں مین سے جمعہ کا دن ہے اوس مین پیدا کیے گئے آدم اور اوسمین قبض کی گئی اونکی روح اور اوسمین ہوگا صور پہونکنا واسطے زندہ کرنے مردونکے اور اسی مین ہوگا نفخہ موت کا سو بہت بہیجو درود مجھپر جمعہ کے دن کہ مقرر درود تمہارا پیش کیا جاتا ہے مجھپر

واخرج الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اکثروا من الصلوۃ علّی فی اللیلۃ الزہراء والیوم الازہر فان صلوتکم تعرض علی ـ اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کثرت سے درود بہیجو مجھپر چمکتے رات اور چمکتی دن تحقیق درود تمہارا پیش کیا جاتا ہے مجھپر ـ

واخرج ـ البیہقی فی الشعب عن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اکثروا من الصلوۃ علّی فی کل یوم جمعۃ فمن کان اکثرہم علّی صلوۃ کان اقربہم منی منزلۃ ـ اور ابو امامہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کثرت سے بہیجو درود مجھپر جمعہ کے دن سو جو زیادہ بہیجنے والا ہے مجھپر درود زیادہ نزدیک ہوگا مجھسے مرتبہ مین ـ

واخرج عن انس قال قال رسول اللہ علیہ وسلم اکثروا من الصلوۃ علّی فی یوم الجمعۃ ولیلۃ الجمعۃ فمن فعل ذلک کنت شہیدا او شافعا یوم القیامۃ ـ اور انس رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بہت بہیجو درود مجھپر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات سو جو کوئی ایسا کرے گا لکہا جاویگا شہید یا شافع قیامت کے دن ـ

ف یعنے شہید کا درجہ پاوے گا یا شفاعت کا درجہ یعنی شفاعت کرے گا گنہگارون کی ـ

واخرج عن انس مرفوعا من صلے علّی یوم الجمعۃ ولیلۃ الجمعۃ قضی اللہ لہ مائۃ حاجۃ سبعین من حوائج الاخرۃ وثلاثین من حوائج الدنیا ـ اور انس رض سے روایت ہے کہ جو درود بہیجیگا مجھپر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات مین روا کرے گا اللہ اوسکی سو حاجتین ستر آخرت کی اور تیس دنیا کی ـ

واخرج عن علّی قال من صلے علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم یوم الجمعۃ مائۃ مرۃ جاء

یوم القیامۃ و علے وجہہ نور۔ اور علی رضؓ سے روایت ہے کہا جو درود بہیجے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر جمعہ کے دن سو بار آوے گا قیامت کے دن اس حال مین کہ اوسکے موں پر نور ہوگا۔

واخرج الاصبہانی فی ترغیبہ عن انس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من صلے علیّ فی یوم الجمعۃ الف مرۃ لم یمت حتی یری مقعدہ فی الجنۃ۔ اور انس رضؓ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو درود بہیجے مجہہ پر جمعہ کے دن ہزار بار وہ نمرے گا جب تک اپنی جگہ بہشت مین نہ دیکہہ لے گا۔

واخرج ابو نعیم فی الحلیۃ عن زید بن وہب قال قال لی ابن مسعود لا تدع اذا کان یوم الجمعۃ ان تصلے علے النبی صلے اللہ علیہ وسلم الف مرۃ تقول اللہم صل علے محمد وال محمد النبی الامی۔ اور زید بن وہب سے روایت ہے کہا زید نے کہا مجہسے ابن مسعود نے مت چہوڑ تو درود بہیجنا نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر جمعہ کے دن ہزار بار اللہم صل علے محمد وال محمد النبی الامی۔

مترجم کہتا ہے کہ درود شریف کے فضائل اور اعمال اور اوقات اور صیغون سے کتب سلف اور خلف بہری ہوئی ہین خداوند تعالے ہر مسلمان کو توفیق دے آمین۔

الخصوصیۃ الثامنۃ والتاسعۃ والسبعون والسبعون۔

عیادۃ المریض وشہود الجنازۃ وشہود النکاح والعتق فیہ۔ اٹہترہوین اور اونہترہوین ستروین خصوصیت بیمار پرسی[٧٨] اور حاضر ہونا جنازہ[٧٩] اور نکاح مین اور غلام[٨٠] کا آزاد کرنا جمعہ کے دن۔

اخرج الطبرانی عن ابی امامۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی الجمعۃ وصام یومہ وعاد مریضا وشہد جنازۃ وشہد نکاحا وجبت لہ الجنۃ۔

واخرجہ ابو یعلی من حدیث ابی سعید وزاد والتصدق واعتق ولم یذکر شہود النکاح ابو امامہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے نماز جمعہ کی پڑہی اور روزہ رکہا اور عبادت کی مریض کی اور حاضر ہوا جنازہ اور نکاح مین واجب ہوئی اوسکے واسطے جنت اور روایت کیا اس حدیث کو ابو یعلے نے حدیث ابی سعید سے اور یہ لفظ زیادہ کیا (اور خیرات کی اور غلام

ازاد کیا) اور نکاح کا حاضر ہونا ذکر نہین کیا۔

واخرج البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اصبح یوم الجمعۃ صائما وعاد مریضا وشہد جنازۃ وتصدق بصدقۃ فقد اوجب ۔ اور ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے صبح کی جمعہ کے دن حالت روزہ مین اور عیادت کی مریض کی اور حاضر ہوا جنازہ مین اور کچھہ خیرات کی تو اوس نے مقرر جنت واجب کی ۔

واخرج ابن عدی والبیہقی فی الشعب عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من اصبح یوم الجمعۃ صائما وعاد مریضا واطعم مسکینا وشیع جنازۃ لم یتبعہ ذنب اربعین سنۃ قال البیہقی ہذا یؤکد حدیث ابی ہریرۃ وکلاہما ضعیف ۔ اور جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے صبح کی جمعہ کے دن حالت روزہ مین اور مریض کی عیادت کی اور کہانا کہلایا مسکین کو اور پیچہے چلا جنازہ کے نہ لاحق ہوگا اوسکو کوئی گناہ چالیس برس تک کہا بیہقی نے یہ حدیث تاکید کرتی ہے ابوہریرہ کی حدیث کے اور دونون ضعیف ہین ۔

الخصوصیۃ الحادیۃ والسبعون اخرج البیہقی فی الشعب عن انس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من قال ہذہ الکلمات سبع مرات فی لیلۃ الجمعۃ فمات فی تلک اللیلۃ دخل الجنۃ ومن قالہا یوم الجمعۃ فمات فی ذلک الیوم دخل الجنۃ من قال اللہم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وابن عبدک وفی قبضتک وناصیتی بیدک اصبحت علی عہدک ووعدک ما استطعت اعوذ بک من شر ما صنعت ابوء بنعمتک وابوء بذنبی فاغفر لی انہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ الخصوصیت انس رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہے یہ کلمات سات بار جمعہ کی رات مین پہر مر گیا اس رات مین داخل ہوگا جنت مین اور جسنے کہے جمعہ کے دن پہر مر گیا اوس دن داخل ہوگا جنت مین جسنے کہا اللہم انت ربی لا الہ الا انت

خلقتنی وانا عبدک وابن عبدک دفی قبضتک دناصیتی بیدک امسیت علی عہدک ووعدک ما استطعت واعوذ بک من شر ما صنعت ابوء بنعمتک وابوء بذنبی فاغفرلی انہ لا یغفر الذنب الا انت

الخصوصیۃ الثانیۃ والسبعون اخرج ایضاً عن عائشہ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج فی الصیف استحب ان یخرج لیلۃ الجمعۃ واذا دخل البیت فی الشتاء استحب ان یدخل البیت لیلۃ الجمعۃ واخرج مثلہ عن ابن عباس ۔ بہتروین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب باہر نکلنا چاہتے گرمی کے موسم مین تو دوست رکھتے جمعہ کی رات کو باہر نکلنا اور جب داخل ہونا چاہتے اپنے گھر جاڑون مین تو دوست رکھتے داخل ہونا جمعہ کی رات اور ایسے ہی ابن عباس سے روایت ہو ۔

الخصوصیۃ الثالثۃ والسبعون اخرج الطبرانی عن عبد اللہ بن بسر صاحب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انہ کان اذا صلے الجمعۃ یخرج فدار فی السوق ساعۃ ثم رجع الی المسجد فقیل لہ لم تفعل ہذا فقال رایت سید المرسلین یفعلہ قلت کان حکمتہ امتثال قولہ تعالیٰ فاذا قضیت الصلوۃ فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ ۔ تہتروین خصوصیت عبد اللہ بن بسر صاحب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہو کہ جب وہ پڑھ چکتے نماز جمعہ کی تو ٹہلتے بازار مین تھوڑی دیر پھر لوٹ آتے مسجد مین سو انسے پوچھا گیا کہ ایسا کیون کرتے ہو بولے مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ایسا کرتے تھے مین کہتا ہون شاید حکمت اسکی بجا آوری حکم الٰہی کی ہو کہ فرمایا ہے اللہ تعالےٰ نے پھر جب تمام ہو چکی نماز تو پھیل پڑو زمین مین ۔ اور ڈھونڈو اللہ کا فضل ۔

الخصوصیۃ الرابعۃ والسبعون انتظار العصر بعد الجمعۃ یعدل عمرۃ ۔ چوہتروین خصوصیت انتظار نماز عصر کا بعد جمعہ کے برابر عمرہ کے ہے ثواب مین ۔

اخرج البیہقی فی الشعب عن سہل بن سعد الساعدی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان لکم فی کل جمعۃ حجۃ وعمرۃ فالحجۃ الہجیر الی الجمعۃ والعمرۃ انتظار العصر بعد الجمعۃ ۔

سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک تمہارے
لئے ہر جمعہ کے دن حج اور عمرہ ہے سو حج دن ڈھلتے ہی جانا ہے جمعہ میں اور عمرہ انتظار عصر کا ہے
بعد جمعہ کے۔

الخصوصیۃ الخامسۃ والسبعون صلوٰۃ حفظ القرآن فی لیلتہا ۔ جمعہ میں

خصوصیت نماز حفظ قرآن کی شب جمعہ میں۔

اخرج الترمذی والحاکم والبیہقی فی الدعوات عن ابن عباس ان علیا قال لرسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تفلت ہذا القرآن من صدری فما اجدنی اقدر علیہ فقال الا اعلمک کلمات
ینفعک اللہ بہن وتنفع بہن من علمتہ ویثبت ما تعلمت فی صدرک اذا کان لیلۃ الجمعۃ فان استطعت
ان تقوم فی ثلث اللیل الاخر فانہا ساعۃ مشہودۃ والدعاء فیہا مستجاب وقد قال اخی یعقوب لبنیہ
سوف استغفر لکم ربی یقول حتی تاتی لیلۃ الجمعۃ فان لم تستطع فقم فی وسطہا فان لم تستطع فقم فی
اولہا فصل اربع رکعات تقرا فی الرکعۃ الاولی بفاتحۃ الکتاب وسورۃ یس وفی الرکعۃ الثانیۃ بفاتحۃ
الکتاب وحم الدخان وفی الرکعۃ الثالثۃ بفاتحۃ الکتاب والم تنزیل السجدہ وفی الرکعۃ الرابعۃ بفاتحۃ
الکتاب وتبارک المفصل فاذا فرغت من التشہد فاحمد اللہ واحسن الثناء علی اللہ وصل علی وعلی
سائر النبیین واستغفر للمومنین والمومنات ولاخوانک الذین سبقوک بالایمان وقل فی آخر ذلک
اللہم ارحمنی بترک المعاصی ابدا ما ابقیتنی وارحمنی ان اتکلف ما لا یعنینی وارزقنی حسن النظر فیما یرضیک
عنی اللہم بدیع السموات والارض ذا الجلال والاکرام والعزۃ التی لا ترام اسالک یا اللہ یا رحمن
بجلالک ونور وجہک ان تلزم قلبی حفظ کتابک کما علمتنی وارزقنی ان اتلوہ علی النحو الذی یرضیک
عنی اللہم بدیع السموات والارض ذا الجلال والاکرام والعزۃ التی لا ترام اسالک یا اللہ یا رحمن
بجلالک ونور وجہک ان تنور بکتابک بصری وان تطلق بہ لسانی وان تفرج بہ عن قلبی وان
تشرح بہ صدری وان تستعمل بہ بدنی فانہ لا یعیننی علی الحق غیرک ولا یوتیہ الا انت ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی
العظیم تفعل ذلک ثلث جمع او خمسا او سبعا باذن اللہ تعالیٰ والذی بعثنی بالحق

مومن قط قال ابن عباس فواللہ مالبث علی الا خمسا او سبعا حتی جاء رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی مثل ذلک المجلس فقال یا رسول اللہ انی کنت فیما خلا لا آخذ الا اربع ایات ونحوھن فاذا قرأتھن علے نفسی تفلتن وانا اتعلم الیوم اربعین آیۃ ونحوھا فاذا قرأتھا علے نفسی فکانما کتاب اللہ بین عینی ولقد کنت اسمع الحدیث فاذا رددتہ تفلت وانا الیوم اسمع الاحادیث فاذا تحدثت بھا لم اخرم منھا حرفا فقال لہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عند ذلک مومن ورب الکعبہ۔

ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ کہا حضرت علی رضہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نکل گیا یہ قرآن میرے سینہ سے سو مین اپنے تئین اوسپر قادر نہین پاتا سو فرمایا آپنے مین تعلیم کرتا ہون تجکو کلمات کہ نفع دیگا اللہ تجکو اوسسے اور نفع دیگا اوسکو جسکو تو سکہاوے اور جم جاویگا جو کچہہ تو سیکہیگا تیرے سینہ مین جب ہورات جمعہ کی سو اگر تجکو قدرت ہو کہڑے ہونے کی رات کے اخیر تہائی مین تو بہتر ہے کیونکہ اوسوقت فرشتے حاضر ہوتے ہین اور دعا قبول ہوتی ہے اور تحقیق کہا تہا میرے بہائی یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹون سے کہ مین بخشش چاہونگا تمہاری اپنے رب سے یہہ کہنا اسواسطے تہا کہ شب جمعہ آجاوے (یعنی فی الفور دعا مغفرت نکرنا اور آیندہ کا وعدہ کرنا بانتظار شب جمعہ کے تہا) پہر اگر تجکو نہ قدرت ہو اوسپر تو کہڑا ہو رات کے بیچ مین۔ (یعنی آدہی رات کے وقت) پہر اگر اس کے بہی قدرت نہو تو کہڑا ہو اول شب مین تو پڑہ چار رکعت نماز پہلی رکعت مین سورہ فاتحہ اور سورہ یس اور دوسری مین سورہ فاتحہ اور سورہ حم دخان اور تیسری مین سورہ فاتحہ اور الم تنزیل السجدہ اور چوتہی مین سورہ فاتحہ اور تبارک الذی پہر جب فارغ ہو التحیات سے تو خوب حمد و ثنا کر اللہ کی اور درود بہیج مجہپر اور سب نبیونپر اور دعاء مغفرت کر واسطے ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتونکے اور اپنے اگلے ایمان والے بہائیونکے لئے اور اوسکے آخر مین یہہ دعا پڑہ۔ اللھم ارحمنی بترک المعاصی ابدا ما ابقیتنی وارحمنی ان اتکلف ما لا یعنینی وارزقنی حسن النظر فیما یرضیک عنی اللھم بدیع السموات والارض ذوالجلال والاکرام والعزۃ التی لا ترام اسئالک یا اللہ یا رحمن بجلالک ونور وجہک ان تلزم قلبی حفظ کتابک کما علمتنی وارزقنی ان اتلوہ علی النحو

الذی یرضیک عنی اللهم بدیع السموات والارض ذا الجلال والاکرام والعزة التی لاترام اسألک یا الله یا رحمن بجلالک ونور وجهک ان تنور بکتابک بصری وان تطلق به لسانی وان تفرج به عن قلبی وان تشرح به صدری وان تستعمل به بدنی فانه لا یعیننی علی الحق الا انت ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم ۔ اسکو کرتین جمعہ یا پانچ یا سات بحکم اللہ تعالی قسم اوسکی جسنے مجھکو بھیجا ہے حق کیساتھہ نہ چھوٹیگا کوئی مومن ہرگز ۔
کہا ابن عباس نے سو قسم ہے اللہ کی نگذری تہی علی پر مگر پانچ یا سات جمعہ کہ تشریف لے آئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ویسے ہی جیسے مین تو کہا علی نے یا رسول اللہ مین اس سے پہلے نہین سیکھ لیتا تہا مگر چار آیت یا اوس کے قریب پہر جب مین پڑھتا تہا اونکو اپنے دل مین نکلجاتے تہین اور اب چالیس آیت اور اوس کے قریب سیکھہ لیتا ہون پہر جب پڑھتا ہون اونکو اپنے دل مین تو گویا کتاب اللہ کی میری آنکہونکے سامنے ہے اور مقرر مین حدیث کو سنتا تہا پہر جب دوہراتا نکلجاتے تہے اور اب مین سنتا ہون بہت سی حدیثین پہر جب روایت کرتا ہون تو نہین بہولتا اونمین سے ایک حرف سو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسوقت تو مومن ہے قسم رب الکعبہ کی ۔

الخصوصیة السادسة والسبعون زیارة القبور یومها ولیلتها ۔

چہتر وین خصوصیت زیارة کرنا قبرونکا جمعہ کے دن اور رات مین ۔

اخرج الحکیم الترمذی فی نوادر الاصول والطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من زار قبر ابویہ او احدہما فی کل جمعة غفر لہ وکتب برا ۔

اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے زیارت کی قبر اپنے ماباپ کی یا ایک کی اونمین سے جمعہ کے دن مغفرت ہوگی اوس کی اور لکہا جاویگا نیکی کرنیوالا والدین کے ساتہہ ۔

الخصوصیة السابعة والسبعون علم الموتی بزیارة الاحیاء فیہ

ستروین خصوصیت مردون کو علم ہوجانا زندون کی زیارت کرنے کا جمعہ کے دن (یعنے اور دلون سے زیادہ)

اخرج ابن ابی الدنیا والبیہقی فی الشعب عن محمد بن واسع قال بلغنی ان الموتے یعلمون بزوارہم یوم الجمعۃ ویوما قبلہ ویوما بعدہ - محمد بن واسع سے روایت ہے کہا پہونچی مجکو یہہ بات کہ مردون کو علم ہو جاتا ہے اپنی زیارت کرنیوالون کا جمعہ کے دن اور ایک دن اوس سے پہلے اور ایکدن اوس سے پیچھے -

ف بسبب قرب معنوی کے قبور سے اور بعض روایات مین آیا ہے کہ تنا حنت اول روز مین زیادہ ہو اخر سے اور اسیواسطے زیارت قبور کے اول وقت مستحب ہے اور حرمین شریفین مین اسیکی عادت ہے (شرح سفر السعادت)

واخرجا عن الضحاک قال من زار قبرا یوم السبت قبل طلوع الشمس علم المیت بزیارتہ قیل وکیف ذلک قال لمکان یوم الجمعۃ - اور ضحاک سے روایت ہے کہا جنے زیارت کی کسی قبر کے سفتہ کے دن قبل طلوع آفتاب کے جان لیتا ہے مردہ اوسکی زیارت کرنے کو کسینے پوچھا یہہ کیونکر جواب دیا بسبب مرتبہ روز جمعہ کے -

الخصوصیۃ الثامنۃ والسبعون عرض اعمال الاحیاء علے اقاربہم من الموتے فیہ - اٹہترومن خصوصیت پیش ہونا اعمال زندونکا مردونپر اونکے کنبہ والون مین سے جمعہ کے دن - اخرج الترمذی الحکیم فی نوادر الاصول من حدیث عبدالغفور بن عبدالعزیز عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تعرض الاعمال یوم الاثنین ویوم الخمیس علے اللہ وتعرض علے الانبیاء والاباء والامہات یوم الجمعۃ فیفرحون بحسناتہم وتزداد وجوہہم بیاضا واشراقا - نوادر الاصول مین حدیث عبدالغفور بن عبدالعزیز سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پیش کیے جاتے ہین اعمال دوشنبہ اور پنجشنبہ کے دن اللہ صاحب پر اور پیش کیے جاتے ہین - انبیا اور مادران اور پدران پر

جمعہ کے دن سو وہ خوش ہوتے ہین اونکی نیکیون سے اور زیادہ ہو جاتی ہے اون کے موبہہ پر سفیدی اور روشنی ۔

واخرج احمد بسند جید عن ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول ان اعمال بنی آدم تعرض کل خمیس لیلۃ الجمعۃ فلا یقبل عمل قاطع رحم اور ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہا سنا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ عمل آدمیون کے پیش کیے جاتے ہین پنجشنبہ جمعہ کی رات کو نہین قبول ہوتا عمل قاطع رحم کا ۔

الخصوصیۃ التاسعۃ والسبعون ۔ یقول الطیر فیہ سلام سلام یوم صالح ۔ اوناسیوین خصوصیت کہتے ہین پرندے جمعہ کے دن سلامتی ہو سلامتی دن نیک ہے ۔

اخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی عن مطرف انہ سمعہ من الموتے یقولون ذلک کرامۃ لہ وہو بین النایم والیقظان ۔ مطرف سے روایت ہے کہ اونہون نے سنا یہ مردون سے کہ کہتے ہین یہ یعنے سلام سلام یوم صالح بسبب بزرگی روز جمعہ کے اور مطرف کچہ سوتے کچہ جاگتے تہے ۔

واخرج الدینوری فی المجالسۃ عن بکر بن عبداللہ المزنی قال ان الطیر لتلقی الطیر بعضہا بعضا لیلۃ الجمعۃ فتقول لہا اشعرت ان الجمعۃ غدا ۔ اور بکر بن عبداللہ مزنی سے روایت ہے کہا بے شک پرند جانور ملاقات کرتے ہین ایک دوسرے سے جمعہ کی رات مین سو کہتے ہین کہ تجکو خبر ہے کہ کلکہ جمعہ ہے ۔

مترجم کہتا ہے عنوان اس خصوصیت کا روایات سے ظاہرا مطابق نہین ہے واللہ اعلم بالصواب ۔

الخصوصیۃ الثمانون اخرج الطبرانی فی الاوسط عن انس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا راح منا سبعون رجلا الی الجمعۃ کانوا کسبعین موسی الذین وفدوا الی ربہم او افضل ۔ اسیون خصوصیت انس رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب جاتے ہین ہم مین سے ستر آدمی جمعہ کے لیے تو وہ ستر موسے کی مانند ہین جنہون نے سفر کیا اپنے رب کیطرف یا اون سے افضل ۔

الخصوصیۃ الحادیۃ والثمانون اخرج الطبرانی والبیہقی فی الشعب والاصبہانی فی الترغیب عن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول من صام یوم الاربعاء والخمیس والجمعۃ ثم تصدق یوم الجمعۃ بما قل عن مالہ او کثر غفر لہ کل ذنب حتی یصیر کیوم ولدتہ امہ۔ اکیاسیوین خصوصیت ابن عمر رض سے روایت ہے کہا سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جسنے روزہ رکھا چارشنبہ اور پنجشنبہ اور جمعہ کا پہر صدقہ دیا اپنے مال سے تھوڑا یا بہت بخشے گئے اوس کے سب گناہ یہانتک کہ ہوگیا جیسے اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔

اخرج البیہقی فی الشعب عن ابن عباس انہ کان یحب ان یصوم الاربعاء والخمیس والجمعۃ ویخبر ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کان یامر بصومہن وان یتصدق بما قل او کثر فان فیہ الفضل الکثیر اور ابن عباس رض سے روایت ہے کہ وہ دوست رکھتے تھے روزہ رکھنا چارشنبہ اور پنجشنبہ اور جمعہ کے دن اور خبر دیتے تھے کہ مقرر نبی صلے اللہ علیہ وسلم حکم دیتے تھے ان روزونکے رکھنے کا اور صدقہ دینے کا تھوڑا یا بہت کہ بیشک اسمین بڑی فضیلت ہے۔

واخرج البیہقی وضعفہ عن انس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من صام الاربعاء والخمیس والجمعۃ بنی اللہ لہ قصرا فی الجنۃ من لؤلؤ ویاقوت وزمرد وکتب اللہ لہ براءۃ من النار۔ اور انس رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو روزہ رکھے چارشنبہ اور پنجشنبہ اور جمعہ کا اللہ اوس کے لئے ایک محل بنادے گا موتی اور یاقوت اور زمرد کا اور لکھے گا اوسکے واسطے آزادگی آگ سے۔

واخرج البیہقی عن ابی قتادۃ العدوی قال ما من یوم اکرہ الی ان اصومہ من یوم الجمعۃ ولا احب الی ان اصوم من یوم الجمعۃ قیل وکیف ذلک فقال یعجبنی ان اصومہ فی ایام متتابعات لما اعلم من فضیلتہ واکرہ ان اخصہ من بین الایام وان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نہی ان نخصہ من بین الایام۔ ابو قتادہ عدوی سے روایت ہے کہا کسی دن کا روزہ مجھکو زیادہ مکروہ نہین جمعہ کے

جمعہ کے روزہ سے اور نہ کسی دن کا روزہ دوست زیادہ جمعہ کے روزہ سے پوچھا گیا یہ کیونکر جواب دیا کہ مجکو خوش آتا ہے کہ روزہ رکھون جمعہ کا اور روزون کے ساتھ یک لخت کیونکہ مین اسکی فضیلت جانتا ہون اور برا جانتا ہون مین کہ خاص کرون جمعہ کو روزہ کے واسطے اور دونون سے اسلئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے خاص کرنا جمعہ کا روزہ کے واسطے - وقال سعید بن منصور

فی سننہ حدثنا عبدالعزیز بن محمد عن صفوان بن سلیم قال اخبرنے رجل من جشم عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم من صام یوم الجمعۃ کتب اللہ لہ عشرۃ ایام غر من ایام الاخرۃ لا تشاکلہا ایام الدنیا

اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو روزہ رکھے جمعہ کا لکھیگا اللہ اوسکے لئے دس دن روشن ایام آخرت سے کہ نہین ہمشکل اوسکے دنیا کے دن -

ف ایک دن آخرت کا دنیا کے ایکہزار برس کے برابر ہے تو دس دن دس ہزار برس کے برابر ہوے یعنے ایک روزہ سے ثواب دس ہزار برس کے روزہ کا پاوے گا مگر اسطرح کہ اور دن کے ساتھ ملاکر روزہ رکھے نہ تنہا واللہ اعلم -

الخصوصیۃ الثانیۃ والثمانون اخرج البزار ان رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وسلم کان اذا دخل رجب قال اللہم بارک لنا فی رجب وشعبان وبلغنا رمضان واذا کانت لیلۃ الجمعۃ قال ہذہ لیلۃ غراء ویوم ازہر - بیاسیوین خصوصیت بزار نے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب آتا مہینا رجب کا یعنے جب چاند دیکھتے رجب کا تو یہ دعا کرتے الہی برکت دے ہمارے لئے رجب اور شعبان مین اور پہونچا ہمکو رمضان تک اور جب آتی جمعہ کی رات فرماتے یہ رات روشن ہے اور دن چمکتا ہے -

مترجم کہتا ہے کہ یہ حدیث چہیاسٹوین خصوصیت کے آخر مین مذکور ہو چکی ہے -

الخصوصیۃ الثالثۃ والثمانون - اخرج الاصبہانی عن ابن عباس

قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من صلی المغرب رکعتین فی لیلۃ الجمعۃ یقرأ فی کل واحدۃ

منہا بفاتحۃ الکتاب مرۃ واذا زلزلت خمس عشرۃ ہون اللہ علیہ سکرات الموت واعاذہ من عذاب القبر

ولیسر لہ الجواز علی الصراط یوم القیامۃ ۔ تراسیوین خصوصیت اصبہانی نے ابن عباس رضہ سے روایت کی کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو پڑہے بعد مغرب کے دو رکعت شب جمعہ بیز ہر رکعت مین سورہ فاتحہ ایکبار اور اذا زلزلت پندرہ بار آسان کرے گا اللہ اوسپر سختی موت کی اور بچاویگا اللہ اوسکو عذاب قبر سے ۔ اور آسان کرے گا اوسپر گذرنا پلصراط کا قیامت کے دن ۔

الخصوصیۃ الرابعۃ والثمانون اخرج ابو نعیم فی الحلیۃ عن عائشہ قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا سلمت الجمعۃ سلمت الایام ۔ چوراسیوین خصوصیت ابو نعیم نے حلیہ مین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سلامتی سے گذرا جمعہ سلامتی سے گذرے سب دن ۔

ف یعنے جب جمعہ کا دن نماز وغیرہ عبادات سے معمور رہا تو اور سب دن بہی سلامت رہے سو اسطے کہ جمعہ کا ثواب اور دونو نکے گناہونکا کفارہ ہوتا ہے ۔

الخصوصیۃ الخامسۃ والثمانون اخرج ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ عن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا دخل المسجد یوم الجمعۃ اخذ بعضادتی الباب ثم قال اللہم اجعلنی اوجہ من توجہ الیک واقرب من تقرب الیک وافضل من سألک ورغب الیک قال النووی فی الاذکار یستحب لنا ان نقول من اوجہ ومن اقرب ومن افضل بزیادہ من ۔ بچاسیوین خصوصیت ابن سنی نے عمل یوم ولیلہ مین ابوہریرہ رضہ سے روایت کی کہا تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوتے مسجد مین جمعہ کے دن پکڑتے دو نون بازو دروازہ مسجد کے پہر یہہ دعا پڑہتے اللہم اجعلنی اوجہ من توجہ الیک واقرب من تقرب الیک وافضل من سألک ورغب الیک کہا نووی نے اذکار مین مستحب ہے ہمکو کہنا من اوجہ اور من اقرب اور من افضل من کے زیادتی کے ساتھ

الخصوصیۃ السادسۃ والثمانون کراہۃ الحجامۃ فیہ ۔ چہیاسیوین خصوصیت مکروہ ہونا پچہنے لگانا جمعہ کے دن ۔

اخرج ابو یعلی عن الحسین بن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان فی

یوم الجمعۃ لساعۃ لا یحتجم فیہا احد الامات حسن بن علی رض سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک جمعہ کے دن ایک ساعت ہے جو اوسمین پچھنے لگاوے مرجاوے وقد ورد النہی عن الحجامۃ یوم الجمعۃ من حدیث ابن عمر اخرجہ الحاکم وابن ماجہ وفی نسخۃ نبیط بن شریط من حدیثہ مرفوعا لا یحتجم احدکم یوم الجمعۃ فیہا ساعۃ من احتجم فیہا فاصابہ وضح فلا یلومن الا نفسہ اور تحقیق منع وارد ہوئی ہے پچھنے لگانے سے جمعہ کے دن حدیث ابن عمر سے روایت کیا اوسکو حاکم اور ابن ماجہ نے اور ایک نسخہ مین نبیط بن شریط نے کہ نہ پچھنے لگاوے کوئی تم مین سے جمعہ کے دن کہ اوسمین ایک ساعت ہے جو پچھنے لگاوے اوسمین اور پہونچے اوسکو برص تو اپنے ہی نفس کو ملامت کرے۔

ف شرح سفر السعادت مین بحوالہ احادیث کے لکہا ہے کہ روز چارشنبہ اور جمعہ اور شنبہ اور یکشنبہ کو حجامت سے پرہیز کرے۔ اور بستان فقیہ ابو اللیث مین ہے کہ حجامت روز شنبہ اور چارشنبہ مکروہ ہے اور بعض اخبار مین رخصت بہی روایت کی گئی ہے مگر پرہیز افضل ہے اور بہتر دن حجامت کے واسطے یکشنبہ اور دوشنبہ اور پنجشنبہ ہی اور بعضون نے سہ شنبہ اختیار کیا ہے۔

مترجم فصد کو بہی حجامت پر قیاس کرنا چاہئے۔ کما یدل علیہ منطوق الاحادیث۔

الخصوصیۃ السابعۃ والثمانون

حصول الشہادۃ لمن مات فیہ۔ ستاسیوین خصوصیت شہادت حاصل ہونا اوسکو جو جمعہ کے دن مرے۔

ف شہادت کا حاصل ہونا دو طرح ہے۔ ایک یہ کہ درجہ شہید کا پاوے۔ دوسرے یہ کہ فرشتے اوسکے حق مین شہادت کرین یعنے گواہی دین اوسکے ایمان کی چنانچہ دونون روایت ما بعد سے ظاہر ہوتا ہے۔

اخرج حمید بن زنجویہ من مرسل ایاس بن بکیر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من مات یوم الجمعۃ کتب اللہ لہ اجر شہید ووقی فتنۃ القبر۔ ایاس بن بکیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مرے جمعہ کے دن لکہے گا اللہ اوس کے واسطے

ثواب شہید کا اور بچاوے گا فتنہ قبر سے ۔

اخرج عن مرسل عطاء قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ما من مسلم او مسلمة یموت لیلة الجمعة او یوم الجمعة الا وقی عذاب القبر و فتنة القبر ولقی اللہ لا حساب علیہ وجاء یوم القیامة ومعہ شہود یشہدون لہ ۔ اور مرسل عطاء سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مرے مسلمان مرد یا عورت جمعہ کی رات یا دنمیں بچایا جاوے گا عذاب قبر اور فتنہ قبر سے اور سامنے ہوگا اللہ اوس حال مین کہ اوس پر کچھ حساب نہوگا اور قیامت کے دن آویگا کہ اوسکے ساتھ گواہ ہونگے جو گواہی دینگے اوسکے ایمان کی ۔

الخصوصیة الثامنة والثمانون اخرج الاصبہانی عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من صلے الضحی اربع رکعات فی یوم الجمعة فی دہرہ مرة واحدة یقرأ بفاتحة الکتاب عشر مرات وقل اعوذ برب الفلق عشر مرات وقل اعوذ برب الناس عشر مرات وقل ہو اللہ احد عشر مرات وقل یا ایہا الکافرون عشر مرات وآیة الکرسی عشر مرات فی کل رکعة فاذا تشہد وسلم استغفر سبعین مرة قال سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم رفع عنہ شر اہل السموات واہل الارض وشر الانس والجن اٹھاسیویں خصوصیت ابن عباس رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے نماز چاشت چار رکعت جمعہ کے دن اپنی عمر بھر مین ایکبار پڑھے فاتحة الکتاب دس بار و قل اعوذ برب الفلق دس بار وقل اعوذ برب الناس دس بار اور قل ہو اللہ احد دس بار اور قل یا ایہا الکافرون دس بار اور آیة الکرسی دس بار ہر رکعت مین پھر جب التحیات پڑھے اور سلام پھیرے تو استغفار پڑھے ستر بار اور تسبیح پڑھے ستر بار یون کہکر سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم ۔ تو دور کرے گا اللہ اوس سے شر اہل آسمان اور اہل زمین کا اور شر انسان اور جن کا ۔

الخصوصیة التاسعة والثمانون وقفة الجمعة تفضل غیرہا من خمسة

اوجہ فیما ذکرہ القاضی بدر الدین ابن جماعہ احدہا موافقۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم فان

وقفتہ کانت لیوم الجمعۃ وانما یختار لہ الافضل **الثانی** ان فیہا ساعۃ الاجابۃ **الثالث**

ان الاعمال تشرف بشرف الازمنۃ کما تشرف بشرف الامکنۃ ویوم الجمعۃ افضل ایام

الاسبوع فوجب ان یکون العمل فیہ افضل **الرابع** ان فی الحدیث افضل الایام یوم عرفۃ

اذا وافق یوم الجمعۃ وہو افضل من سبعین حجۃ فی غیر یوم الجمعۃ اخرجہ رزین —

الخامس اذا کان عرفۃ یوم الجمعۃ غفر اللہ لجمیع اہل الموقف قیل لہ انما ان اللہ یغفر لجمیع

اہل الموقف مطلقا فما وجہ تخصیص ذلک بیوم الجمعۃ فی ہذا الحدیث فاجاب بان اللہ یحتمل ان یغفر

لہم فیہ بغیر واسطۃ وفی غیرہ یہب قوما لقوم —

نواسیوین خصوصیت وقوف عرفات کا جمعہ کے دن فضیلت رکہتا ہے اور دنون کے وقوف پر

پانچ وجہہ سے — **پہلی** وجہہ موافقت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی کیونکہ آپ کا وقوف

عرفات مین جمعہ کے دن ہوا تہا اور آپ کو جو کام افضل ہے وہ ہی پسند تہا —

دوسرے جمعہ کے دن ساعت قبول دعا کی ہے **تیسرے** اعمال کو

شرف حاصل ہوتا ہے وقتونکے شرف سے جیسے مکانونکے شرف سے شرف ہوتا ہے

اور جمعہ کا دن ہفتہ کے سب دنون مین افضل ہے تو واجب ہوا کہ عمل جمعہ کا افضل ہو —

چوتھے حدیث مین ہے کہ افضل سب دنون مین عرفہ کا دن ہے جب آپڑے

جمعہ کے دن اور وہ بہتر ہے ستر حج سے جو جمعہ کے سوا اور دنون مین ہو اسکو روایت کیا رزین نے

پانچوین جبکہ عرفہ جمعہ کے دن ہو مغفرت کرتا ہے اللہ سب اہل موقف کی — اسمین کسیتے یہہ

کہا کہ حدیث مین آیا ہے اور مغفرت کرتا ہے اہل موقف کی مطلقًا پہر کیا وجہہ ہے خصوصیت مغفرت

کی جمعہ کے ساتھہ اس حدیث مین سوا اسکا یہہ جواب دیا کہ احتمال ہے اللہ بخشے جمعہ کے

دن بغیر واسطہ اور اور دنون مین بالواسطہ یعنے ایک قوم کو بواسطہ دوسری کے

الخصوصیۃ التسعون - اخرج الاصبہانی فی الترغیب عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قال من کانت لہ حاجۃ الی اللہ فلیصم الاربعاء والخمیس والجمعۃ فاذا کان یوم الجمعۃ تطہر وراح الی الجمعۃ فتصدق بصدقۃ قلت او کثرت فاذا صلی الجمعۃ قال اللہم انی اسألک باسمک بسم اللہ الرحمن الرحیم الذی لا الہ الا ہو عالم الغیب والشہادۃ الرحمن الرحیم واسألک باسمک بسم اللہ الرحمن الرحیم الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم الذی لا تاخذہ سنۃ ولا نوم الذی ملأت عظمتہ السموات والارض الذی عنت لہ الوجوہ وخشعت لہ الاصوات ووجلت القلوب من خشیتہ ان تصلی علی محمد وان تعطینی حاجتی وہی کذا وکذا فانہ یستجاب لہ۔

نوےویں خصوصیت عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہا جسکو کچھ حاجت ہو اللہ سے تو چاہئے کہ روزہ رکھے چہارشنبہ اور پنجشنبہ اور جمعہ کا اور جمعہ کا دن ہو تو طہارت کرے اور سویرے جاوے جمعہ کو اور صدقہ دے تھوڑا یا بہت پھر جب پڑھ چکے نماز جمعہ تو کہے اللہم انی اسألک باسمک بسم اللہ الرحمن الرحیم الذی لا الہ الا ہو عالم الغیب والشہادۃ الرحمن الرحیم واسألک باسمک بسم اللہ الرحمن الرحیم الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم الذی لا تاخذہ سنۃ ولا نوم الذی ملأت عظمتہ السموات والارض الذی عنت لہ الوجوہ وخضعت لہ الاصوات ووجلت القلوب من خشیتہ ان تصلی علی محمد وان تعطینی حاجتی وہی کذا وکذا۔ قبول ہوگی اوسکی دعا مترجم کذا وکذا کیجگہ حاجت بیان کرے اور اوسکا نام لیوے۔

واخرج ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ عن عمرو بن قیس المزنی قال بلغنی ان من صام الاربعاء والخمیس والجمعۃ ثم شہد الجمعۃ مع المسلمین ثم ثبت بتسلیم الامام وقرأ فاتحۃ الکتاب و قل ہو اللہ احد عشر مرات ثم مد یدہ الی اللہ عز وجل ثم قال اللہم انی اسألک باسمک العلی الاعلی الاعز الاکرم الاکرم لا الہ الا انت الاجل العظیم الاعظم لم یسأل اللہ شیئا الا اعطاہ ایاہ عاجلا او آجلا ولکنکم تعجلون - اور ابن سنی نے عمل الیوم واللیلۃ میں روایت کی کہا پہونچی ہمکو یہ بات کہ جو کوئی روزہ رکھے چہارشنبہ پنجشنبہ جمعہ کا پھر جمعہ میں حاضر ہو مسلمانوں کے ساتھ

پہر تہرا رہے بعد سلام امام کے اور پڑہے سورہ فاتحہ اور قل ہو اللہ احد دس بار پہر اپنا ہاتھ پہیلا وے اللہ عزوجل کیطرف اور کہے اللہم انی اسألک باسمک العلی الاعلی الاعز الاکرم الاکرم الاکرم لا الہ الا اللہ الاجل العظیم الاعظم - جو مانگیگا اللہ سے دیگا اوسکو اللہ دنیا مین یا آخرت مین لیکن تم لوگ جلدی کرتے ہو۔

ف یعنے اگر دنیا مین مراد نہ پاوے گا تو آخرت مین بعوض اوسکے نیکیاں ملینگی - بہر حال پہر عمل اوسکا ضائع نہین ہے تو چاہئے کہ جلدی نکرے اور اگر دیر ہو تو مایوس نہو مگر دعا امر حرام پر نہو۔ واللہ اعلم۔

الخصوصیۃ الحادیۃ والتسعون لا تفتح فیہ ابواب جہنم وہذہ غیر الخصلۃ السابقۃ انہا لا تسجر فیہ - اکیانوین خصوصیت جمعہ کے دن دروازہ دوزخ کے نہین کہولے جاتے اور یہہ خصوصیت پہلی خصوصیت سے علیحدہ ہے وہ یہہ تہی کہ جمعہ کے دن دوزخ جہونکا نہین جاتا۔

اخرج ابو نعیم عن ابن عمر ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال ان جہنم تسعر کل یوم وتفتح ابوابہا الا یوم الجمعۃ فانہا لا تفتح ابوابہا - ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ مقرر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک دوزخ گرم کیا جاتا ہے ہر روز اور کہلے رہتے ہین اوسکے دروازے مگر جمعہ کے روز نہ دروازہ اوسکے کہلتے ہین نہ گرم کیا جاتا ہے۔

الخصوصیۃ الثانیۃ والتسعون - یستحب السفر لیلتہا - بانوین خصوصیت مستحب ہے سفر شب جمعہ مین۔

اخرج الطبرانی عن ام سلمۃ قالت کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یحب ان یسافر یوم الخمیس - ام سلمہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دوست رکہتے تہے سفر کرنا پنجشنبہ کے دن۔

واخرج فی الاوسط عن کعب بن سعد قال ما کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یخرج الی سفر بعث بعثا الا یوم الخمیس واصلہ فی الصحیح - اور کعب بن سعد سے روایت ہے

کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب سفر کو نکلتے تو پنجشنبہ کے دن نکلتے اور جب لشکر بھیجتے تو پنجشنبہ کو بھیجتے ۔ وعن الاوسط الضیا عن بریدۃ کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ اذا اراد سفرا خرج یوم الخمیس ۔ اور بریدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے سفر کا تو پنجشنبہ کے دن نکلتے ۔

الخصوصیۃ الثالثۃ والتسعون اخرج عبداللہ بن احمد فی زوائد الزہد عن ثابر الغیاب قال بلغنا ان للہ ملائکۃ معہم الواح من فضۃ واقلام من ذہب یطوفون ویکتبون من صلے لیلۃ الجمعۃ فی جماعۃ ۔ ترانوین خصوصیت ثابر غیاب سے روایت ہے کہا پہونچی ہمکو یہ بات کہ اللہ کے کچھہ فرشتے ہین جنکے پاس تختیان ہین چاندی کی اور قلم سونے کے گشت کرتے ہین اور لکھتے ہین اوسکو جنہنے جمعہ کی رات اور دن مین نماز پڑہے جماعت کے ساتھہ ۔

الخصوصیۃ الرابعۃ والتسعون اخرج ابن عساکر فی تاریخہ من طریق محمد بن عکاشہ عن محمود بن معاویہ بن حماد الکرمانی عن الزہری قال من اغتسل لیلۃ الجمعۃ وصلی رکعتین یقرا فیہما قل ہو اللہ احد الف مرۃ رای النبی صلے اللہ علیہ وسلم فی منامہ ۔ چورانوین خصوصیت زہری سے روایت ہے کہا جو نہاوے جمعہ کی رات مین اور پڑہے دو رکعت نماز دونون رکعت مین قل ہو اللہ احد ہزار بار پڑہے زیارت ہوگی اوس کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے خواب مین ۔

الخصوصیۃ الخامسۃ والتسعون زیارۃ الاخوان فی اللہ ۔ پچانوین خصوصیت ملنا دینی بہائیون سے ۔

اخرج ابن جریر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی قولہ فاذا قضیت الصلوۃ فانتشروا فی الارض الایۃ قال لیس بطلب دنیا ولکن لعیادۃ مریض وحضور جنازۃ وزیارۃ اخ فی اللہ ۔ ابن جریر نے روایت کی کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس آیہ کے تفسیر مین فاذا قضیت الصلوۃ فانتشروا فی الارض آخر آیہ تک ۔ یعنی پھر جب تمام ہوچکے نماز تو

تہیں پڑوز مین میں ۔ فرمایا نہ واسطے طلب دنیا کے بلکہ واسطے عیادت مریض اور حاضر ہوتے جنازہ کے اور ملاقات دینی بھائی کے ۔

ف اخ فی اللہ یعنے دینی بھائی سے مراد وہ شخص ہے کہ صرف بحیثیت اسلام اور ایمان باللہ و اوس سے محبت اور الفت ہو نہ دنیا کے غرض کے لئے ۔

الخصوصیۃ السادسۃ والتسعون لا تکرہ فیہ الصلوٰۃ بعد الصبح ولا بعد العصر عند طائفۃ ۔ چھیانویں خصوصیت نہیں مکروہ جمعہ کے دن نماز بعد صبح اور نہ بعد عصر کے بعض علما کے نزدیک ۔

اخرج ابن ابی شیبۃ فی المصنف عن طاؤس قال یوم الجمعۃ صلوٰۃ کلہ وان صح ذلک کان فیہ تائید لکون ساعۃ الاجابۃ قبل الغروب ولا یرد انہا لیست بساعۃ صلوٰۃ ۔ طاؤس سے روایت ہے کہا روز جمعہ تمام نماز ہے ۔ اور اگر صحیح ہوے روایت تو اسمین تائید ہے ہونے ساعت اجابت کی قبل غروب کے اور یہ شبہ نہوگا کہ وہ ساعت نماز کی نہیں ہے ۔ **مترجم** کہتا ہے اسکی بحث ، ، ہ خصوصیت مین گذر چکی ہے ۔

الخصوصیۃ السابعۃ والتسعون اخرج الدارقطنی فی الغرائب والخطیب فی رواۃ مالک عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من دخل یوم الجمعۃ المسجد فصلی اربع رکعات یقرا فی کل رکعۃ بفاتحۃ الکتاب وقل ھو اللہ احد خمسین مرۃ فذلک مائتا مرۃ فی اربع رکعات لم یمت حتی یری منزلہ فی الجنۃ او یرے لہ ۔ ستانویں خصوصیت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو داخل ہو جمعہ کے دن مسجد مین پہر پڑھے چار رکعت نماز ہر رکعت مین پڑھے سورہ فاتحہ اور قل ہو اللہ احد پچاس بار تو یہ دو سو بار ہوا چار رکعت مین نمرنگا وہ جب تک نہ دیکھ لے اپنا گھر جنت مین یا دکھایا جاوے اوسکو

الخصوصیۃ الثامنۃ والتسعون اخرج الدیلمی عن عائشۃ مرفوعا لا یفقہ الرجل کل الفقہ حتی یترک مجلس قومہ عشیۃ الجمعۃ ۔ اٹھانویں خصوصیت عائشہؓ سے

روایت ہے کہ نہیں دانشمند اور فقیہ آدمی پورا فقیہ اور دانشمند جب تک نہ چھوڑے اپنے قوم کی مجلس شب جمعہ سے۔

ف یعنے کامل فقیہ اور دانشمند وہ ہے جو جمعہ کی رات سے اپنی معمولی جگہہ مجلس کی چھوڑ دے اور علیحدہ مسجد میں عبادت کے لئے جا بیٹھے۔

الخصوصیۃ التاسعۃ والتسعون اخرج ابن سعد فی طبقاتہ عن الحسن بن علی رضی اللہ عنہما سبط رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ تعالے یباہی ملائکتہ بعبادہ یوم عرفۃ یقول عبادی جاؤنی شعثا یتعرضون رحمتی فاشہدکم انی قد غفرت لمحسنہم وشفعت محسنہم فی مسیئہم واذا کان یوم الجمعۃ فمثل ذلک۔ ننانویں خصوصیت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا بیشک اللہ فخر کرتا ہے اپنے فرشتوں میں اپنے بندوں کے ساتھ عرفہ کے دن فرماتا ہے میرے بندے آئے میرے پاس دوڑ کر تلاش کرتے میری رحمت کو سو میں تمکو گواہ کرتا ہوں کہ بیشک بخشا میں نے نیک لوگوں کو اور شفیع بنایا نیکوں کو بدونکے حق میں اور جب ہوتا ہے جمعہ کا دن تو ایسے ہی۔

الخصوصیۃ الموفیۃ للمائۃ قال الخطیب فی تاریخہ اخبرنی محمد بن احمد بن یعقوب اخبرنا محمد بن نعیم الضبی حدثنی ابو علی الحسین بن علی الحافظ حدثنا ابو جعفر احمد بن حمدان العابد حدثنا اسحاق بن ابراہیم الثقفی حدثنا خالد بن یزید العمری ابو الولید حدثنا ابن ابی ذیب حدثنا محمد بن المنکدر قال سمعت جابر بن عبد اللہ یقول عرض ہذا الدعاء علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لو دعی بہ علی شئ من المشرق الی المغرب فی ساعۃ من یوم الجمعۃ لاستجیب لصاحبہ لا الہ الا انت یا حنان یا منان یا بدیع السموات والارض یا ذا الجلال والاکرام۔ سو کی پوری کرنے والی خصوصیت محمد بن منکدر سے روایت ہے کہا میں نے سنا جابر بن عبد اللہ سے کہتے تھے کہ یہ دعا پیش کی گئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں فرمایا آپ نے اگر دعا کیجاوے اس دعا کے ساتھ کسی چیز پر مشرق سے مغرب تک کسی ساعت میں روز جمعہ کی البتہ قبول ہوگی دعا اسکی۔ دعا یہ ہے

لا الہ الا انت یاحنان یامنان یابدیع السموات والارض یاذا الجلال والاکرام ـ

الخصوصیۃ الحادیۃ بعد المائۃ اخرج الحاکم وابن خزیمۃ والبیہقی عن ابی موسے الاشعری قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ یبعث الایام یوم القیامۃ علے ہیئتہا ویبعث الجمعۃ زہراء منیرۃ اہلہا یحفون بہا کالعروس تہدی الے کریمہا تضیٔ لہم یمشون فی ضوئہا الوانہم کالثلج بیاضا وریحہم یسطع کالمسک یخوضون فی جبال الکافور ینظر الیہم الثقلان لا یطرفون تعجبا حتی یدخلوا الجنۃ لا یخالطہم احد الا المؤذنون المحتسبون ـ ایکسوایکوین خصوصیت یہ ہے کہ ابوموسی اشعری سے روایت ہے کہ بیشک اللہ اوٹھاویگا دنون کو قیامت کے دن اونکی ہیئت اور صورت پر اور اوٹھاویگا جمعہ کے دن کو چمکتا روشن کہ اہل جمعہ اوسکو گہیر لینگے جیسے دولہن بہیجی جاتی ہے اپنے عزیز کے پاس (یعنے شوہر کے پاس) روشنی دیگا اونکو جمعہ کا دن چلینگے اوسکی روشنی مین رنگ ان کے صفائی اور سفیدی مین جیسے برف اور خوشبو اونکی جیسے مشک کی خوشبو اور بیٹھینگے کافور کے پہاڑون مین دیکہین گے اونکی طرف جن اور انسان پلک نمارینگے تعجب اور حیرت سے یہانتک کہ داخل ہوجاوین گے بہشت مین نملیگا اونسے کوئی سوا اون موذنونکے جنہون نے خدا کے واسطے اذان کہی ہے ـ

خاتمۃ الکتاب

کہا امام حجۃ الاسلام ابن حامد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ بدایۃ الہدایۃ مین

آداب الجمعۃ

اعلم ان الجمعۃ عید المومنین وہو یوم شریف خص اللہ عزوجل بہ ہذہ الامۃ وفیہ ساعۃ مبہمۃ لا یوافقہا عبد مسلم یسأل اللہ تعالے فیہا حاجۃ الا اعطاہ ایاہا فاستعد لہا من یوم الخمیس بتنظیف الثیاب وبکثرۃ التسبیح والاستغفار عشیۃ الخمیس فانہا ساعۃ توازی فی الفضل ساعۃ یوم الجمعۃ وانو صوم یوم الجمعۃ لکن مع السبت او الخمیس اذ جاء فی افرادہا نہی فاذا طلع علیک الصبح فاغتسل فان غسل

يوم الجمعة واجب على كل محتلم اي ثابت مؤكد ثم تزين بالثياب البيض فانها احب الثياب الى الله
تعالى واستعمل من الطيب اطيب ما عندك وبالغ في تنظيف بدنك بالحلق والقص والتقليم
والسواك وسائر انواع النظافة وتطييب الرائحة ثم بكر الى الجامع واسع اليها على الهينة والسكينة
فقد قال صلى الله عليه وسلم من راح في الساعة الاولى فكانما قرب بدنة ومن راح في الساعة الثانية فكانما
قرب بقرة ومن راح في الساعة الثالثة فكانما قرب كبشا ومن راح في الساعة الرابعة فكانما قرب دجاجة
ومن راح في الساعة الخامسة فكانما قرب بيضة قال فاذا خرج الامام طويت الصحف ورفعت الاقلام
واجتمعت الملائكة عند المنبر يستمعون الذكر ويقال ان الناس في قربهم عند النظر الى وجه الله تعالى على قدر
بكورهم الى الجمعة ثم اذا دخلت الجامع فاطلب الصف الاول فان اجتمع الناس فلا تتخط رقابهم ولا تمر بين ايديهم
وهم يصلون واجلس بقرب حائط او اسطوانة حتى لا يمرون بين يديك ولا تقعد حتى تصلي التحية والاحسن ان تصلي
اربع ركعات تقرأ في كل ركعة خمسين مرة سورة الاخلاص ففي الخبر من فعل ذلك لم يمت حتى يرى
مقعده من الجنة او يرى له ولا تترك التحية وان كان الامام يخطب ومن السنة ان تقرأ في اربع
ركعات سورة الانعام والكهف وطه ويس فان لم تقدر فسورة يس والدخان والم السجدة وسورة الملك
ولا تدع قراءة هذه السور ليلة الجمعة ففيها فضل كثير ومن لم يحسن ذلك فليكثر من قراءة سورة الاخلاص
واكثار الصلوة على رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذا اليوم خاصة ومهما خرج الامام فاقطع الصلوة
والكلام واشتغل بجواب المؤذن ثم باستماع الخطبة والاتعاظ بها ودع الكلام اثناء الخطبة ففي الخبر
ان من قال لصاحبه والامام يخطب انصت فقد لغا ومن لغا فلا جمعة له لان قوله انصت كلام
فينبغي ان ينهى غيره بالاشارة لا باللفظ ثم اقتد بالامام كما سبق فاذا فرغت وسلمت فاقرأ
الفاتحة قبل ان تتكلم سبع مرات والاخلاص سبعا والمعوذتين سبعا فذلك يعصمك من الجمعة الى الجمعة
الاخرى ويكون حرزا لك من الشيطان وقل بعد ذلك اللهم يا غني يا حميد يا مبدئ يا معيد يا رحيم
يا ودود اغنني بحلالك عن حرامك وبطاعتك عن معصيتك وبفضلك عمن سواك ثم صل بعد الجمعة
ركعتين او اربعا او ستا مثنى مثنى فكل ذلك مروي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في احوال

مختلفہ ثم لازم المسجد الی المغرب او الی العصر وکن حسن المراقبۃ للساعۃ الشریفۃ فانہا مبہمۃ فی جمیع
الیوم فعساک ان تدرکہا وانت خاشع للہ متضرع ولا تحضر فی الجامع مجالس الحلق ولا مجالس القصاص
بل مجلس العلم النافع وہو الذی یزید فی خوفک من اللہ تعالے وینقص من رغبتک فی الدنیا فکل
علم لا یدعوک عن الدنیا الی الاخرۃ فالجہل اعود علیک منہ فاستعذ باللہ من علم لا ینفع واکثر الدعاء
عند طلوع الشمس وعند الزوال وعند الغروب وعند الاقامۃ وعند صعود الخطیب المنبر وعند قیام الناس
الی الصلوۃ فیوشک ان تکون الساعۃ الشریفۃ فی بعض ہذہ الاوقات واجتہد ان تتصدق فی ہذا
الیوم بما تقدر علیہ وان قل فتجمع بین الصلوۃ والصوم والصدقۃ والقراءۃ والذکر والاعتکاف والرباط
واجعل ہذا الیوم من الاسبوع خاصۃ لاخرتک عساہ ان یکون کفارۃ لبقیۃ الاسبوع —

جان کہ جمعہ عید ہے مومنون کی اور یہ دن شریف ہے خاص کیا ہے اللہ عزوجل نے اس
امت کو اسکے ساتھہ اور اسمین ایک ساعت ہے کہ نہین پاتا اوسکو مسلمان کہ سوال کرے اللہ
تعالے سے اوسمین کوئی حاجت مگر کہ دیتا ہے اوسکو اللہ سو تو مستعد ہو جمعہ کے واسطے روز پنجشنبہ
سے کپڑونکی صفائی اور کثرت تسبیح اور استغفار کے ساتھہ پنجشنبہ کی شام کو کہ وہ ساعت ہے جو
فضیلت مین ساعت روز جمعہ کی برابر ہے اور روزہ رکھہ جمعہ کے دن مگر شنبہ یا پنجشنبہ کے ساتھہ
اسواسطے کہ تنہا روزہ جمعہ کا ممنوع ہے پہر جب صبح طلوع ہو تو غسل کر اسواسطے کہ غسل جمعہ کا
واجب ہے ہر بالغ پر یعنے ثابت موکد ہے پہر زینت کر سفید کپڑے لے کہ سفید کپڑا زیادہ محبوب ہے
اللہ تعالے کو۔ اور استعمال کر خوشبو کا اور مبالغہ کر اپنے بدن کی صفائی مین سر مونڈانے اور مونچہین
کتروانی اور ناخن کٹوانے اور مسواک کرنی اور انواع صفائی سے پہر اول وقت جا جامع مسجد کو اور سعی کر
جمعہ کے لیے وجمعی اور تسکین کے ساتھہ کہ مقرر فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آیا پہلے
ساعت مین تو جیسے اونٹ قربانی کیا اور جو آیا دوسری ساعت تو جیسے قربانی کیا گائے یا بیل اور جو
آیا تیسری ساعت مین تو جیسے قربانی کیا دنبہ — اور جو آیا چوتہی ساعت تو جیسے مرغی قربانی کی اور
جو آیا پانچوین ساعت تو جیسے انڈا اونکی راہ مین دیا — فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہر جب

نکلا امام لپیٹے گئے صحیفے اور اوٹھائے گئے قلم اور جمع ہوئے فرشتے منبر کے پاس خطبہ اور نماز سننے کو اور
یہ کہا جاتا ہے کہ آدمی قرب مین وقت دیدار خداوند تعالے کے بقدر اول وقت جانے جمعہ کے ہونگے
پھر جب تو جامع مسجد مین داخل ہوا تو اول صف کو طلب کر اور اگر لوگ جمع ہو گئے ہون تو مت پہلانگ اونکی گردنین
اور مت گذر اونکے سامنے بحالت نماز کے اور بیٹھہ رہ قریب دیوار یا ستون کے تا نگذرین لوگ تیرے
سامنے اور مت بیٹھہ جب تک نہ پڑھ لے تحیۃ المسجد اور بہتر یہ ہے کہ چار رکعت پڑھے ہر رکعت مین
پچاس بار سورہ اخلاص سو حدیث مین آیا ہے جو یہ کریگا نمریگا جب تک اپنی جگہ جنت مین نہ دیکھہ لیگا
یا دکھائی جاوے اوسکو اور مت چھوڑ تحیۃ المسجد کو اگرچہ امام خطبہ پڑھتا ہوا اور سنت یہ ہے کہ چار رکعت
مین سورہ انعام اور کہف اور طہ اور یس پڑھے اور اگر اسکی قدرت نہو تو سورہ یس اور دخان
اور الم سجدہ اور سورہ ملک پڑھے ــ اور مت چھوڑ پڑھنا ان سورتونکا شب جمعہ مین کہ اوسمین بہت
فضیلت ہے اور جو ان سورتونکو اچھی طرح نہ پڑھ سکے تو سورہ اخلاص اور درود شریف خاص اسدن
کثرت سے پڑھے اور جب امام نکلے تو قطع کر نماز اور کلام اور مشغول ہو جواب موذن کیطرف پھر خطبہ
سننے کو اور نصیحت قبول کرنے کو اور کلام سری سے چھوڑ دے خطبہ مین سو حدیث مین آیا ہے کہ جسنے
اپنے ساتھی کو کہا چپ رہ بحالت خطبہ کے تو اوسنے بیہودہ کام کیا اور جسنے بیہودہ کام کیا تو اوسکا جمعہ
نہین تو چاہیئے کہ اشارہ سے منع کرے نہ کلام سے پھر تو اقتدا کر امام کا پھر جب تو فارغ ہوا اور سلام پھیرا
تو پڑھ پہلے کلام کرنے سے سورہ فاتحہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سات سات بار
کہ یہ تجکو محفوظ رکھے گا اگلے جمعہ تک اور ہوگا بچاؤ تیری واسطے شیطان سے اور اوسکے بعد یہہ
دعا پڑھ اللہم یا غنی یا حمید یا مبدی یا معید یا رحیم یا ودود اغننی بحلالک عن حرامک وبطاعتک عن
معصیتک وبفضلک عمن سواک ـ پھر اسکے بعد پڑھ دو رکعت یا چار یا چھہ دو دو کرکے کہ یہ سب
مروی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے احوال مختلفہ مین پھر لازم پکڑ مسجد کو مغرب تک یا عصر تک
اور خوب منتظر رہ ساعت شریفہ کا کہ وہ مبہم ہے سارے دن مین شاید تو اوسکو پاوے درحالیکہ
تضرع اور زاری کرتا ہوا اور مت حاضر ہو جامع مسجد مین خلقت کی مجلسون مین اور [illegible]

بلکہ مجلس علم نافع میں حاضر ہوا اور علم نافع وہ ہے جس سے خوف خدا کا زیادہ اور رغبت دنیا کی کم ہووے پس جو علم تجکو دنیا سے آخرت کیطرف نہ بلاوے اوس علم سے جہل زیادہ مفید ہے پس پناہ مانگ اللہ سے ایسے علم سے جو نافع نہیں اور دعا بہت کر وقت طلوع آفتاب اور وقت زوال اور وقت غروب اور وقت اقامت اور وقت بیٹھنے امام کے منبر پر اور وقت کھڑے ہونے نمازیوں کے نماز کے واسطے تو امید ہے کہ ساعت شریفہ ان وقتوں میں سے کسی وقت میں ہو اور کوشش کر اس دن خیرات کرنے میں اگرچہ قلیل ہو پس جمع کر درمیان نماز اور روزہ اور صدقہ اور قراءۃ قرآن اور ذکر اور اعتکاف اور [illegible] اور مقرر کر اس دن کو ہفتہ سے خاص واسطے کار آخرت کے پس امید ہے کہ کفارہ ہو باقی ایام ہفتہ کا —

تمت رسالہ کشف الظلمۃ فی ترجمہ نور الظلم بعون اللہ تعالے وحسن توفیقہ [illegible] آمین واخر دعوانا ان الحمد رب العالمین والصلوۃ علے محمد سید المرسلین وآلہ اجمعین —

تاریخ تالیف کتاب از منشی انوار حسین صاحب تسلیم [illegible]

چون حافظ محمد باعلی نام	[illegible]
[illegible]	[illegible]
دل وجان [illegible]	[illegible]
سن تالیف [illegible]	[illegible] کشف ظلم [illegible]

ایضاً از مولوی [illegible] صاحب

[illegible]	[illegible] کشف ظلمت [illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

اسم اعظم کے اگر طالب ہو تم — تو محمد سے علی کو ضم کرو

اور اگر ہے فکر تاریخ کتاب — گوہر یکان شریعت سے لکھو

۱۲ ۹۷ ھ

ولہ

بو و سال تصنیفش کشف ظلمت — کتابے بکار آمد اہل سنت

۱۲ ۹۷ ھ

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب مستطاب مسمّی بہ کشف الظُّلمہ فی ترجمۃ نور اللُّمعہ تالیف عالم باعمل فاضل بے بدل منظہر فیوض لم یزل حافظ مولوی محمد علی سلمہ اللہ الولی رئیس مراد آباد ۔ اوائل ماہ ربیع الاول سنہ ۱۲۹۸ ہجریہ میں بتصحیح مولف شکر اللہ تعالیٰ سعیہ کے مطبع مطلع العلوم و اخبار نیر اعظم باہتمام عاصی پر معاصی محمد امجد علی حلیہ طبع سے آراستہ ہوئی ۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وصلی اللہ علی منبع الرسالۃ و اصل الشریعۃ سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین

اشتہار

چونکہ اس کتاب کی تصنیف و تالیف مین نہایت عرقریزی و جانفشانی کی گئی ہے لہذا جمیع اہل مطابع و دیگر صاحبونکی خدمت مین التماس ہے کہ کوئی صاحب بغیر اجازت تحریری حضرت مولف دام فیوضہم کے قصد چھاپنے یا چھپوانے کا نہ فرماوین ۔ ورنہ بموجب قانون مجریہ سرکار عدالت سے سخت مواخذہ کیا جاوے گا ۔

العبد

اشفاق علی مہتمم اخبار نیر اعظم مراد آباد

الله

من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین

بعون اللہ الملک الوہاب کتاب مستطاب مطبوع طبایع اولی الالباب مسمی بہ

کشف الظلمہ

ترجمہ نور اللمعہ

از تالیفات واقف حقائق معقول کاشف دقائق منقول مظہر فیوض ازلی حافظ مولوی محمد علی مرادآبادی

در مطبع مطلع العلوم مرادآباد باہتمام محمد حسن امجد علی طبع شد

الٰہی بخش لوح نویس

فہرست رسالہ کشف الظلمۃ فی ترجمہ نور اللمعۃ

صفحہ	مضمون
۳	مقدمۃ الکتاب اور یہہ مقدمہ مشتمل ہے چہہ فصلوں پر۔
۳	فصل اول ۔ وجہہ تسمیہ جمعہ کے بیان مین۔
۴	فصل دویم فرضیت جمعہ کے بیان مین۔
۵	فصل سیوم ۔ نماز جمعہ کے بیان مین۔
۶	فصل چہارم ۔ شرائط جمعہ کے بیان مین۔
۱۸	فصل پنجم ۔ سنت قبل اور بعد جمعہ کے بیان مین۔
۱۸	فصل ششم چار رکعت نماز بعد جمعہ بہ نیت ظہر ادا کرنے کے بیان مین۔
۲۶	شروع رسالہ نور اللمعہ فی خصائص الجمعہ۔
۲۶	پہلی خصوصیت روز جمعہ اس امت کی عید ہے۔
۲۷	دوسری خصوصیت روزہ جمعہ کا تنہا مکروہ ہے۔
۳۱	تیسری خصوصیت مکروہ ہے خاص کرنا جمعہ کی رات کا قیام کے ساتھہ۔
۳۱	چوتھی خصوصیت سورہ الم تنزیل اور سورہ ہل اتی علی الانسان کا نماز صبح مین جمعہ کے۔
۳۲	پانچوین خصوصیت نماز صبح جمعہ کی اللہ کے نزدیک سب نمازون سے افضل ہے۔
۳۳	چھٹی خصوصیت نماز جمعہ اور اوس کا خاص ہونا دو رکعت کے ساتھہ۔
۳۴	ساتوین خصوصیت ۔ نماز جمعہ ایک حج کی برابر ہے ثواب مین۔

ے

قطعہ تاریخ تصنیف لطیف مرو وضع و باہنر مولوی قمر الدین صاحب قمر شاگرد مصنف کتاب ہذا

سیوطی محدث جو خاصان حق سے — سلف کے زمانہ مین کامل ہوا ہے

جمعہ کے فضائل کو عربی زبان مین — جمع اک رسالہ مین اوسنے کیا ہے

احادیث سے سارے مضمون چنے ہین — بنور اللمعہ اوسکو نامی کیا ہے

تو اب اوس رسالہ کو فضل خدا سے — کہ بے اوسکے ہرگز نہ کچھہ ہو سکا ہے

محمد علی عالم یلمی نے — پئے نفع عام اردو کیا ہے

رکھا نام کشف الظلم اسلئے ہے — کہ تاریکی جہل کو وہ ضیا ہے

ہوئی سال تاریخ کی فکر مجھکو — تو ہاتف نے خوش ہوکے مجھسے کہا ہے

قمر کہدے تو باسر انبساط اب
نہایت مدلل یہ نسخہ چہپا ہے

۱۲ ھ ۹۷